بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 71

ایڈیٹر
منصور احمد

شمارہ 26

شرح چندہ
سالانہ 800 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

29 ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری • 30 احسان 1401 ہجری شمسی • 30 جون 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

اِنِّیۡ وَجَّہۡتُ وَجۡہِیَ
لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ
حَنِیۡفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۸۰﴾

(الانعام:80)

ترجمہ: میں تو یقیناً اپنی توجہ کو اس کی طرف ہمیشہ مائل رہتے ہوئے پھیر چکا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور مَیں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 جون 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے، جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی
جس قدر دُنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں، پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آتی

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

غور کرکے دیکھ لو کہ انسان اور دنیا میں چاہتا کیا ہے؟ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سُکھ اور آرام ملے اور اُس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اُس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں اور یا اس کا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں۔

کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس بھی مال و دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیاداروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں، مگر حقیقت میں وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں تو ایک سَعِیۡر اور سَلَاسِل وَاَغۡلَال میں جکڑے ہوئے ہیں۔ جیسے فرمایا ہے اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ سَلٰسِلَا۠ وَ اَغۡلٰلًا وَّ سَعِیۡرًا (الدھر: 5) وہ نیکی کی طرف آ ہی نہیں سکتے۔ اور ایسے اغلال ہیں کہ خدا کی طرف ان اغلال کی وجہ سے ایسے دبے پڑے ہیں کہ حیوانوں اور بہائم سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہر وقت دنیا ہی کی طرف لگی رہتی ہے اور زمین کی طرف جھکتے جاتے ہیں۔ پھر اندر ہی اندر ایک سوزش اور جلن بھی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر مال میں کمی ہو جائے یا حسب مراد تدبیر میں کامیابی نہ ہو تو کڑھتے اور جلتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اوقات سودائی اور پاگل ہو جاتے ہیں یا عدالتوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ یہ واقعی بات ہے کہ بے دین آدمی سعیر سے خالی نہیں ہوتا، اس لئے کہ اس کو قرار اور سکون نصیب نہیں ہوتا، جو راحت اور تسلی کا لازمی نتیجہ ہے۔ جیسے شرابی ایک جام شراب پی کر ایک اور مانگتا ہے اور مانگتا ہی جاتا ہے اور ایک جلن سی لگی رہتی ہے۔ ایسا ہی دنیادار بھی سعیر میں ہے۔ اس کی آتش آز ایک دم بھی بجھ نہیں سکتی۔ سچی خوشحالی حقیقت میں ایک متقی ہی کیلئے ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اس کیلئے دو جنت ہیں۔

متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے، جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے، اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آتی۔ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت، عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں، ہرگز نہیں، بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 380، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غلہ اُدھار خریدنا اور بطور ضمانت کچھ گروی رکھنا

(2068) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہودی سے مقررہ میعاد کے لئے غلہ خریدا اور لوہے کی ایک زرہ اُس کے پاس گروی رکھی۔

(2069) حضرت قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ...... نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھ کر اس سے اپنے گھر والوں کے لئے جَو لائے تھے اور مَیں نے انہیں (یعنی حضرت انسؓ کو) یہ کہتے سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے پاس ایک صاع گندم یا ایک صاع کسی غلے کا شام تک نہیں رہا جبکہ آپؐ کے پاس نو بیویاں تھیں۔

حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ان احادیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: خرید و فروخت میں اگر ادائیگی کے لئے نقد قیمت نہ ہو تو کیا صورت اختیار کی جائے؟ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق عمل دو روایتیں نقل کرکے بتایا گیا ہے کہ رہن رکھے، تا تاجر مطمئن رہے۔

(بخاری، جلد 4، کتاب البیوع، مطبوعہ 2008ء قادیان)

آج سائنس نے ثابت کیا ہے کہ سب سے پہلے بچہ کے کان کام کرتے ہیں پھر آنکھیں اور سب سے آخر میں دل یعنی قوت فکریہ کام کرتی ہے
یہ ترتیب قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا ایک ثبوت ہے کیونکہ اس آیت میں وہ مضمون بیان کئے گئے ہیں جو اُس زمانہ میں مخفی تھے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ نحل آیت 79 وَاللّٰہُ اَخۡرَجَکُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِکُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَیۡـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَۃَ ۙ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فرماتا ہے کہ اَے لوگو ہم نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے جبکہ تم کچھ نہ جانتے تھے تم کو آنکھ کان اور دل دے کر دنیا میں بھیجا تاکہ تم علم سیکھو لیکن تم نے ہماری اس بخشش سے کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا۔ نہ آنکھوں سے دیکھا نہ کانوں سے سنا نہ دل سے سوچا۔ اس فقرہ میں کیسا رحم اور افسوس بھرا ہوا ہے۔ خدائے قادر اپنے بندوں کی اس غفلت پر جس نے انہیں عذاب کا مستحق بنا دیا کیسے محبت سے بھرے ہوئے الفاظ میں افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

اس آیت کا تعلق سورۃ کے مضمون سے یہ ہے کہ اس میں الہام الٰہی کی ضرورت کی ایک اور دلیل دی گئی ہے اور وہ اس طرح کہ انسان جب پیدا ہوتا ہے تو ہر ایک علم سے خالی ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اُسے آنکھ کان اور دل دے کر پیدا کرتا ہے تا وہ علم حاصل کرے اور ان کی مدد سے وہ علم سیکھتا ہے۔ پس جو دنیوی علوم انسان سیکھتا ہے وہ سبھی اللہ تعالیٰ کے مہیا کئے ہوئے ذرائع سے سیکھتا ہے۔ کوئی انسان ایسا نہیں جو کہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے ان ذرائع کی ضرورت نہیں، مَیں خود ہی اپنے لئے حصول علم کے سامان پیدا کروں گا۔ پھر روحانی علم کے سیکھنے کیلئے جو ذرائع اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے ان کے استعمال سے اُسے کیوں انکار ہوتا ہے۔

تعجب ہے کہ انسان کی سب عظمت اُن ذرائع کے استعمال سے ہوتی ہے جو اسے قدرت عطا فرماتی ہے۔ انسان کے جس قدر کمالات ہیں وہ انہیں طاقتوں کی مدد سے حاصل کئے جاتے ہیں اور ان طاقتوں کے استعمال میں وہ کوئی سبکی محسوس نہیں کرتا۔ مگر جب روحانی ذرائع کا سوال پیدا ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے ان کی کیا ضرورت ہے مَیں خود اپنا کام کر سکتا ہوں حالانکہ جس طرح اُسے مادی ترقی کیلئے عطا کردہ جوارح کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی کمالات کے حصول کیلئے اُسے ان سامانوں کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کاملہ سے اس کیلئے پیدا کرتا ہے۔

آیت کے اخیر میں فرماتا ہے کہ ان چیزوں کے دینے کی غرض تو یہ تھی کہ تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی قدر پیدا ہو۔ تم الٹا ان طاقتوں سے مغرور ہو جاتے ہو اور کہتے ہو کہ ہمیں کسی بیرونی مدد کی ضرورت نہیں۔

اس آیت میں کانوں کے بعد آنکھوں اور آنکھوں کے بعد دلوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اسی ترتیب سے یہ اعضاء انسان کے علم کے بڑھانے کا موجب ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے بچہ کے کان کام کرتے ہیں۔ ان کے بعد آنکھیں اور سب کے بعد دل یعنی قوت فکریہ کام کرتی ہے۔ آج سائنس نے ثابت کیا ہے کہ سب سے پہلے بچہ کے کان کام کرنے لگتے ہیں اور اس کے بعد آنکھیں کام شروع کرتی ہیں اور سب سے آخر میں قوت فکریہ کام کرنا شروع کرتی ہے۔ چنانچہ جانوروں میں بچوں کی آنکھیں بعض دفعہ کئی کئی دن کے بعد کھلتی ہیں۔ اس عرصہ میں صرف کان کام کر رہے ہوتے ہیں۔ انسانوں کے بچوں کی آنکھیں بہ ظاہر کھلی ہوتی ہیں لیکن ان کا فعل کانوں کے فعل کے بعد شروع ہوتا ہے اور قوت فکریہ تو ایک عرصہ کے بعد کام شروع کرتی ہے۔ یہ ترتیب بھی قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا ایک ثبوت ہے کیونکہ اس میں وہ مضمون بیان کئے گئے ہیں جو اس زمانہ میں مخفی تھے۔

(تفسیر کبیر، جلد چہارم، صفحہ 208، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 10 جون 2022ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع کے اختتامی اجلاس میں حضور انور کی آن لائن شمولیت
اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 2014 سے حضور انور کا خطاب
ذکر خیر: مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم
خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال و جواب
نماز جنازہ حاضر و غائب
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی العَالَمِ ✡ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

محی الدین کا یہ الہام اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر اُسی پر صادق آیا
اگر اس الہام کے بعد محی الدین کے گھر میں بھی کوئی لڑکا ہوا ہے جو زندہ ہے تو میَں عہد کرتا ہوں کہ میَں اُن کی بیوی کو 100 روپیہ نقد دونگا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب ”حقیقۃ الوحی“ رُوحانی خزائن جلد 22 سے پیش کررہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں 160 نمبر پر جونشان بیان فرمایا ہے وہ عبدالرحمٰن محی الدین لکھوکے والے کے متعلق ہے۔ ”لکھوکے“ ضلع فیروز پور صوبہ پنجاب کا ایک گاؤں ہے جہاں کا یہ شخص رہنے والا تھا۔ تقسیم ملک کے بعد یہ خاندان پاکستان منتقل ہوگیا۔ ان کے والد کا نام حافظ محمد اور دادا کا نام حافظ بارک اللہ تھا۔ یہ اپنے علاقے کا ایک پڑھا لکھا اور مشہور خاندان تھا۔ عبدالرحمٰن محی الدین کے والد حافظ محمد کے متعلق مولانا یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں کہ :

”لکھوکے ضلع فیروز پور میں مولوی محمد صاحب لکھوکے والے ایک مشہور عالم خاندان کے رکن تھے۔ انہوں نے پنجابی زبان میں بعض کتابیں ”احوال الآخرت“ وغیرہ تصنیف کی تھیں اور کچھ قرآن مجید کی تفسیر بھی لکھی۔ اس خاندان کے بعض افراد کو خواب بینی یا الہام کا بھی دعویٰ تھا۔“

(مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ 383، مولوی نور محمد صاحب کے نام خط)

خواب بینی اور الہام کا دعویٰ عبدالرحمٰن محی الدین لکھوکے والے کو تھا، ممکن ہے کسی اور کو بھی ہو۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی اس خاندان کا مشہور اور مرجع خلائق ہونا تسلیم کیا ہے اور محی الدین لکھوکے والے کے والد حافظ محمد کی کتاب ”احوال الآخرت“ سے چاند اور سورج گرہن کی پیشگوئی سے متعلق ان کا شعر کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ 205 میں درج فرمایا ہے۔ آپؑ سورج اور چاند گرہن کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق فرماتے ہیں :

”بات یہ ہے کہ یہ لوگ ہرگز نہیں چاہتے کہ کوئی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو یا کوئی قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہو۔ دنیا ختم ہونے تک پہنچ گئی مگر بقول انکے اب تک آخری زمانہ کے متعلق کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اور اس حدیث سے بڑھ کر اور کونسی حدیث صحیح ہوگی جسکے سر پر محدثین کی تنقید کا بھی احسان نہیں بلکہ اُسنے اپنی صحت کو آپ ظاہر کرکے دکھلا دیا کہ وہ صحت کے اعلیٰ درجہ پر ہے۔ خدا کے نشانوں کو قبول نہ کرنا یہ اور بات ہے ورنہ یہ عظیم الشان نشان ہے جو مجھ سے پہلے ہزاروں علماء اور محدثین اسکے وقوع کے اُمیدوار تھے اور منبروں پر چڑھ چڑھ کر اور رو رو کر اس کو یاد دلایا کرتے تھے۔ چنانچہ سب سے آخر مولوی محمد لکھوکے والے اسی زمانہ میں اسی گرہن کی نسبت اپنی کتاب احوال الآخرت میں ایک شعر لکھ گئے ہیں جس میں مہدی موعود کا وقت بتایا گیا ہے اور وہ یہ ہے:

تیرھویں چند ستیہویں سورج گرہن ہوسی اُس سالے — اندر ماہ رمضانے لِکھیا ہِک روایت والے

اسی کتاب کے انڈیکس صفحہ 45 پر یہ شعر عبدالرحمٰن محی الدین لکھوکے والے کی طرف منسوب ہے جو کہ درست نہیں، یہ شعر ان کے والد حافظ محمد کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر کے متعلق فوٹ نوٹ میں یہ وضاحت فرمائی ہے کہ :

”شعر میں ستائیسویں کا لفظ سہو کاتب ہے یا خود مولوی صاحب سے بباعث بشریت سہو ہوگیا ہے ورنہ جس حدیث کا یہ شعر ترجمہ ہے اُس میں بجائے ستائیس کے اٹھائیسویں تاریخ ہے۔ منہ۔“

ہم ذیل میں عبدالرحمٰن محی الدین لکھوکے والے کا وہ خط پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے اپنے ایک الہام کی بنا پر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرعون نعوذ باللہ من ذالک اور حاجی الحرمین فاضل اجل مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو ہامان قرار دیا۔ ثم نعوذ باللہ من ذالک۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس وقت مولوی عبدالرحمن محی الدین لکھوکے والے کا اپنی قلم سے لکھا ہوا ایک خط میرے ہاتھ میں ہے جس کو اسی وقت میرے دوست فاضل جلیل مولوی حکیم نوردین صاحب نے مجھ کو دیا ہے اور میں اس کو اپنے خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں اِس لئے اصل خط دستخطی مولوی صاحب مذکور کی نقل ذیل میں لکھتا ہوں اور بعد میں ظاہر کروں گا کہ وہ کیونکر میرے لئے نشان ہے اور وہ خط یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ - حَامِدًا وَ مُصَلِّیًا

امّا بعد از عبدالرحمن محی الدین بہ جمیع اہل اسلام عرض یہ ہے کہ اس عاجز نے دعا کی کہ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ مرزا کا کیا حال ہے خواب میں یہ الہام ہوا :

اِنَّ فِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَجُنُوْدَھُمَا کَانُوْا خَاطِئِیْنَ۔ وَاِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔

مرزا صاحب کی طرف سے جواب آیا کہ یہ الہام محتمل المعانی ہیں اِس میں میرا نام نہیں اور بڑے زور سے دعویٰ کیا کہ میرے نام سے الہام نہ بخشا جائے گا۔ ہر دو الہام مذکور ماہ صفر کو ہوئے تھے۔ جب مرزا کا جواب آگیا بعد ازاں ماہ صفر کو یہ الہام خواب میں ہوا مرزا صاحب فرعون الحمدللہ علیٰ ذالک اب مرزا کا دعویٰ بھی غلط ہوگیا اور مرزا صاحب مراد کو پہنچ گئے اور جس وقت مجھ کو پہلا الہام ہوا تھا بیدار ہوتے ہی یہ تعبیر دل میں آئی کہ فرعون مرزا صاحب ہیں اور ہامان نوردین، مجھے اہل اسلام کی خیر خواہی کے لئے اطلاع دینی ضرور تھی۔

ہُن تُوں بھی حق کہن دے اُتّے لک بنّھیں بھراوا
اہلِ نفاق بلائیں بُریاں لوکاں دین بُھلاوا

العبد

عبدالرحمن محی الدین لکھوکے بقلمہٖ بتاریخ 21 ماہ ربیع الاوّل 1312ھ

یہ ہے خط مولوی عبدالرحمن محی الدین کا اور بعد نقل کے بخدمت مکرمی مولوی حکیم نوردین صاحب واپس کیا گیا۔ مولوی صاحب موصوف اسکو حفاظت سے رکھیں گے جسکا جی چاہے دیکھ لے۔“ (رُوحانی خزائن جلد 22 صفحہ 366)

جو شخص کسی نبی یا ولی یا فانی فی اللہ کو جب خراب حالت میں دیکھتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دراصل اُس نے اپنی ہی حالت دیکھی ہے اور اُن کے آئینہ میں اپنا ہی عکس اُسکو نظر آیا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت جگہ اپنی تحریرات میں متعدد روایات و واقعات کے ذریعہ اس امر کو خوب واضح کیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں آپؑ کے بعض ارشادات پیش ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”آج تک تمام معبرین کا اسی پر اتفاق ہے کہ ہر ایک نوع رؤیا اور کشوف میں اکثری اصول یہی ہے کہ جو امور صور حسیّہ اور مثالیہ میں ظاہر ہوتے ہیں وہ اپنی ظاہری شکل پر حمل نہیں کئے جاتے۔ کیونکہ وہ تمام معانی ہیں جن کو ان صورتوں سے بوجہ من الوجوہ مناسبت ہے اور یہ مناسبت ہے کہ جو صرف بوجہ اعتقاد رائی قوت متخیلہ میں پیدا ہوجاتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص اپنے دشمن کو سانپ کی صورت میں دیکھتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ سانپ کی صفات ذمیمہ فی الحقیقت اس دشمن میں موجود ہیں بلکہ ممکن ہے کہ دشمن اپنی ذاتی حالت کی رُو سے پارسا اور نیک آدمی ہو اور صرف رائی کے خبث اعتقاد نے سانپ کی صورت پر اس کو کر دیا ہو اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو معانی صور مثالیہ میں مشتمل ہوکر قوت متخیلہ پر ظاہر ہوتے ہیں وہ شخص رائی کی خود اپنی ہی حالت ہوتی ہے اور جو خبث اور فساد کسی دوسرے کی نسبت وہ رائی (دیکھنے والا۔ناقل) دیکھتا ہے، حقیقت میں وہ تمام خبث اور فساد اس کے اپنے ہی نفس میں بھرا ہوا ہے اور شخص مرئی (جسے دیکھا گیا۔ناقل) جو کامل اور آئینہ صفت ہوتا ہے، وہ آئینہ کی طرح وہ خبث اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کہ جو نہایت بدشکل ہے جب وہ اپنی صورت آئینہ میں دیکھے گا تو ضرور اس کی شکل کا عکس آئینہ میں پڑے گا۔ اب یہ بات نہیں کہ آئینہ بدشکل ہے بلکہ بباعث نہایت صفائی کے اس میں انعکاس بدشکلی کا ہوگیا ہے۔ اسی جہت سے محققین علم تعبیر لکھتے ہیں کہ جو لوگ فانی ہیں وہ بباعث آئینہ صفت ہونے کے محل انعکاسی صفات ہوجایا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے قدیم سے یہ تحریر ہوتا چلا آیا ہے کہ اکثر کَفَرَۃ فَجَرَۃ نے یا ایسوں نے جن کا خاتمہ بد تھا انبیاء اور اولیاء کو خراب اور فاسد حالتوں میں دیکھا ہے اور آخر انجام ایسے لوگوں کا بد ہوا ہے اور کفر پر مرے ہیں۔ تھوڑے عرصہ کی بات ہے کہ ایک بزرگ مولوی فضل احمد نام نے کہ جو موضع فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں، ایام خوردسال میں اس احقر کے استاد بھی تھے اور اب تک بقید حیات ہیں، اس عاجز کے پاس ذکر کیا کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حالت خراب میں دیکھا اور لباس و وضع و مکان و حالت وغیرہ امور میں نالائق باتیں مشاہدہ کیں اور مولوی صاحب فرمانے لگے کہ اس خواب کے سننے سے مجھے بہت انقباض ہے اور ہرچند اس وسوسہ کو دور کرتا ہوں مگر بے اختیاری ہے۔ تب میں نے امام زین العابدین وغیرہ کے اقوال اُن کو پڑھ کر سنائے اور معتبر رسائل تعبیر کے کھول کر ان پر ظاہر کیا کہ اس پلید باطن نے اپنے ہی نفس کو دیکھا ہے، نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس کا خاتمہ بد ہوگا۔ تب مولوی صاحب سن کر بہت خوش ہوئے اور ان کا تمام انقباض دُور ہوگیا اور فرمانے لگے کہ وہ شخص کچھ تھوڑی مدت اس خواب کے بعد عیسائی بھی ہوگیا ہے۔ سو خاتمہ بد پر ہی قوی علامت ہے اور نیز مولوی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مجھ کو اس عمدہ تعبیر کی ہرگز خبر نہ تھی اب مجھ کو بہت بصیرت حاصل ہوئی۔ سچ ہے کہ بغیر علم کے انسان اندھا ہوتا ہے۔ غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو شخص فانیوں کو حالت خراب میں دیکھتا ہے وہ درحقیقت اپنے ہی نفس کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہے۔“ (مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ 385، مولوی نور محمد صاحب کے نام خط)

اسی طرح آپؑ نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں محمد حسین بٹالوی کو مخاطب کرکے فرمایا :

”اور جو آپ نے اس عاجز کی نسبت اپنی چند خوابیں تحریر کی ہیں اگر وہ صحیح بھی ہیں تب بھی اُن کی وہ تعبیر نہیں جو آپ نے سمجھی ہے بلکہ بسا اوقات انسان دوسرے کو دیکھتا ہے اور اس سے مراد اپنا نفس ہی ہوتا ہے معبرین نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص مثلاً کسی نبی کو خواب میں نابینا یا مجذوم یا کسی حیوان کی شکل میں دیکھے تو اسکی یہ تعبیر ہوگی کہ یہ دیکھنے والا خود اِن آفتوں میں مبتلا ہے۔ مثلاً اگر اُسنے کسی مقدس آدمی کو یک چشم دیکھا ہے تو اسکی یہ تعبیر ہوگی کہ دین میں وہ آپ ہی ناقص ہے اور اگر مجذوم دیکھا ہے تو اسکی یہ تعبیر ہوگی کہ وہ آپ ہی فساد میں پڑا ہوا ہے اور اگر اُسنے نبی کی مسخی صورت دیکھی ہے تو اسکی یہ تعبیر ہوگی کہ وہ آپ ہی اپنے دین میں مسخی صورت رکھتا ہے کیونکہ مقدس لوگ آئینہ کی طرح ہوتے ہیں۔ انسان جو کچھ اُنکی شکل اور وضع میں اپنی رؤیا میں فرق دیکھتا ہے، درحقیقت وہ عیب اُسکے اپنے وجود میں ہی ہوتا ہے۔ اور جس بدعملی میں اُسکو مشاہدہ کرتا ہے درحقیقت اسکا آپ ہی مرتکب ہوتا ہے۔ تعبیر رؤیتِ ابرار میں یہ اصول محکم ہے

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اَے ابوخیثمہ! کیا خبر ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اَے خلیفہ رسول! اچھی خبر ہے اللہ نے ہمیں یمامہ پر فتح عطا فرمائی ہے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے سجدہ کیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

جنگِ یمامہ کے حالات وواقعات کا تفصیلی بیان

مسیلمہ کذاب کے قتل کے واقعہ کا بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10/جون 2022ء بمطابق 10/احسان 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر میں جنگِ یمامہ کے بارے میں ذکر چل رہا تھا۔ اس بارے میں مزید یوں بیان ہوا ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے عَبَّاد بن بِشر کو کہتے ہوئے سنا کہ اے ابوسعید! جب ہم بُزاخہ سے فارغ ہوئے تو اس رات مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ گویا آسمان کھولا گیا ہے پھر مجھ پر بند کر دیا گیا ہے۔ اس سے مراد شہادت ہے۔ ابوسعید کہتے ہیں مَیں نے کہا انشاء اللہ جو بھی ہوگا بہتر ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ یمامہ کے روز مَیں آپ کو دیکھ رہا تھا اور آپ انصار کو پکار رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہماری طرف آؤ۔ اس پر چار سو آدمی واپس آئے۔ براء بن مالک اور ابودُجانہ اور عَبَّاد بن بِشر ان میں آگے آگے تھے یہاں تک کہ وہ سب باغ کے دروازے پر پہنچ گئے۔ مَیں نے عَبَّاد بن بِشر کی شہادت کے بعد انہیں دیکھا کہ آپ کے چہرے پر بہت زیادہ تلوار کے نشان تھے مَیں نے آپ کو آپ کے جسم پر موجود ایک علامت سے پہچانا۔

پھر حضرت اُمِّ عمارہؓ کا ذکر آتا ہے۔ ام عمارہ جو تاریخِ اسلام کی بہت بہادر خواتین میں سے ایک صحابیہ تھیں ان کا نام نُسَیْبَہ بنت کعب تھا۔ یہ غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئیں اور نہایت پامردی سے لڑیں۔ جب تک مسلمان فتح یاب تھے وہ مشک میں پانی بھر بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں لیکن جب شکست ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں۔ کفار جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھتے تو یہ تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں خود فرمایا کہ مَیں احد میں ان کو اپنے دائیں اور بائیں برابر لڑتے ہوئے دیکھتا تھا۔ ابن قِمِئَہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا تو ام عمارہؓ نے اس کو بڑھ کر روکا۔ چنانچہ اس کے وار سے حضرت ام عمارہؓ کے کندھے پر گہرا زخم آیا۔ انہوں نے بھی تلوار ماری لیکن وہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا اس لیے کارگر نہ ہوئی۔ بہرحال یہ ام عمارہ کا تاریخی مقام ہے یہ بیان کرتی ہیں کہ ان کے بیٹے عبداللہ نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ حضرت ام عمارہؓ اس روز خود بھی جنگِ یمامہ میں شامل تھیں اور اس میں ان کا ایک بازو کٹ گیا تھا۔ حضرت ام عمارہؓ کے اس جنگ میں شامل ہونے کی وجہ یہ بیان ہوئی ہے کہ ان کے بیٹے حبیب بن زید جو حضرت عمرو بن عاصؓ کے ساتھ عُمان میں تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور یہ خبر عمرو تک پہنچی تو وہ عُمان سے لوٹے۔ راستے میں مسیلمہ سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ آگے نکل گئے۔ حبیب بن زید اور عبداللہ بن وہب پیچھے تھے ان دونوں کو مسیلمہ نے پکڑ لیا اور کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مَیں اللہ کا رسول ہوں؟ عبداللہ بن وہب نے کہا ہاں۔ مسیلمہ نے ان کو لوہے کی زنجیروں میں قید کرنے کا حکم دیا۔ ان کو یقین نہیں آیا، خیال تھا کہ شاید جان بچانے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ بہرحال پھر حبیب بن زید سے کہا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مَیں اللہ کا رسول ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ مَیں سنتا نہیں۔ اس نے پھر کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ آپؓ نے کہا ہاں۔ مسیلمہ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے اور جب بھی ان سے وہ کہتا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مَیں اللہ کا رسول ہوں تو وہ کہتے کہ مَیں سن نہیں سکتا۔ اور جب وہ یہ کہتا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو آپؓ کہتے ہاں۔ یہاں تک کہ اس نے آپؓ کا ایک ایک عضو کاٹ ڈالا۔ آپؓ کے ہاتھ کندھے کے جوڑ سے کاٹے گئے۔ آپؓ کی ٹانگیں گھٹنوں سے اوپر تک کاٹ دیں پھر آپؓ کو آگ میں جلا دیا۔ اس سارے واقعہ کے دوران نہ تو آپؓ اپنی بات سے پیچھے ہٹے اور نہ مسیلمہ اپنی بات سے پیچھے ہٹا یہاں تک کہ آپؓ آگ میں شہید ہو گئے۔

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت حبیبؓ مسیلمہ کے پاس جب خط لے کر گئے تو اس وقت اس نے حضرت حبیبؓ کو اس طرح ایک ایک عضو کاٹ کے شہید کیا اور پھر آگ میں جلا دیا۔ جب حضرت ام عمارہؓ کو اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے قسم کھائی کہ وہ خود مسیلمہ کذاب کا سامنا کریں گی اور یا اس کو مار ڈالیں گی یا خود خدا کی راہ میں شہید ہو جائیں گی۔

جب حضرت خالد بن ولیدؓ نے یمامہ کے لیے لشکر تیار کیا تو ام عمارہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور جنگ میں شمولیت کے لیے آپؓ سے اجازت طلب کی۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ آپ جیسی خاتون کے جنگ کے لیے نکلنے میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی۔ اللہ کا نام لے کر نکلیں۔ اس جنگ میں ان کا ایک اَور بیٹا عبداللہ بھی شریک تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم یمامہ پہنچے تو شدید جنگ ہوئی۔ انصار نے مدد کے لیے پکارا اور مسلمان مدد کے لیے پہنچے۔ جب ہم باغ کے سامنے پہنچے تو باغ کے دروازے پر اژدہام ہو گیا اور ہمارے دشمن باغ میں ایک طرف تھے اور اس جانب تھے جس طرف مسیلمہ تھا۔ ہم اس میں زبردستی گھس گئے اور کچھ دیر تک ہم نے ان سے جنگ کی۔ اللہ کی قسم! مَیں نے ان سے زیادہ اپنی مدافعت کرنے والا نہیں دیکھا اور مَیں نے دشمنِ خدا مسیلمہ کا قصد کیا کہ اسے پاؤں اور دیکھوں۔ مَیں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر مَیں نے اسے دیکھ لیا تو مَیں اس کو چھوڑوں گی نہیں۔ اس کو ماروں گی یا خود مر جاؤں گی۔ لوگ آپس میں حملہ آور ہوئے ان کی تلواریں آپس میں ٹکرانے لگیں گویا کہ وہ بہرے ہو گئے اور سوائے تلوار کی ضرب کی آواز کے اَور کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ یہاں تک کہ مَیں نے اللہ کے دشمن کو دیکھا۔ مَیں نے اس پر حملہ کر دیا۔ ایک شخص میرے سامنے آیا اس نے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی اور اسے کاٹ دیا۔ اللہ کی قسم! مَیں ڈگمگائی نہیں تاکہ مَیں اس خبیث تک پہنچ جاؤں اور وہ زمین پر پڑا تھا اور مَیں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وہاں پایا اس نے اسے مار دیا تھا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ام عمارہؓ بیان کرتی ہیں کہ میرا بیٹا اپنے کپڑے سے اپنی تلوار کو صاف کر رہا تھا مَیں نے پوچھا کیا تم نے مسیلمہ کو قتل کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں اے میری والدہ! مَیں نے اللہ کے سامنے سجدہ شکر کیا حضرت ام عمارہؓ کہتی ہیں کہ اللہ نے دشمنوں کی جڑ کاٹ دی۔ جب جنگ ختم ہو گئی اور مَیں اپنے گھر واپس لوٹی تو حضرت خالد بن ولیدؓ ایک عرب طبیب کو میرے پاس لے کر آئے۔ اس نے ابلتے ہوئے تیل کے ساتھ میرا علاج کیا۔ اللہ کی قسم! یہ علاج میرے لیے ہاتھ کٹنے سے زیادہ تکلیف دہ تھا۔ حضرت خالدؓ میرا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے اور ہم سے حسن سلوک کرتے تھے۔ ہمارا حق ہمیشہ یاد رکھتے تھے اور ہمارے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا خیال رکھتے تھے۔ عَبَّاد کہتے ہیں مَیں نے کہا اے میری دادی! جنگِ یمامہ میں مسلمانوں کے زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ ان سے سوال پوچھا۔ انہوں نے کہا ہاں اے میرے بیٹے! اللہ کا دشمن مارا گیا اور مسلمان سب کے سب ہی زخمی تھے۔ مَیں نے اپنے دونوں بھائیوں کو اس حال میں زخمی دیکھا کہ ان میں زندگی کی کوئی رمق نہیں تھی۔ لوگ یمامہ میں پندرہ روز ٹھہرے۔ جنگ ختم ہو چکی تھی اور زخموں کی وجہ سے انصار اور مہاجرین میں سے بہت تھوڑی تعداد حضرت خالدؓ کے ساتھ نماز ادا کرتی تھی۔ وہ کہتی ہیں مَیں جانتی ہوں کہ بنو طَیْء اس روز اچھی طرح آزمائے گئے۔ مَیں نے اس روز عدی بن حاتم کو پکارتے ہوئے سنا، صبر کرو صبر کرو میرے ماں باپ تم پر قربان۔ اور میرے بیٹے زید نے اس روز بڑی بہادری سے جنگ کی۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ام عمارہؓ یمامہ کے روز زخمی ہوئیں۔ تلوار اور نیزے کے گیارہ زخم انہیں لگے علاوہ ازیں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا۔ حضرت ابوبکرؓ ان کا حال دریافت کرنے تشریف لاتے رہے۔ کعب بن عُجْرہ نے اس دن سخت جنگ کی۔ اس دن لوگوں کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑی اور لوگ شکست کھا کر بھاگتے ہوئے لشکر کے آخری حصہ کو بھی پار کر گئے۔ کعب نے پکارا۔ اے انصار! اے انصار! اللہ اور رسول کی مدد کو آؤ اور

یہ کہتے ہوئے وہ مُحِکَّم بن طُفیل تک پہنچ گئے۔ مُحَکَّم نے ان پر ضرب لگائی اور ان کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا۔ اللہ کی قسم! کعب اس کے باوجود لڑکھڑائے نہیں اور دائیں ہاتھ سے ضرب لگاتے جبکہ بائیں ہاتھ سے خون بہ رہا تھا یہاں تک کہ وہ باغ تک پہنچے اور اس میں داخل ہو گئے۔ حاجب بن زید نے اوس کو پکارتے ہوئے کہا کہ اے اَشْھَلُ! تو ثابت نے کہا کہو اے انصار! وہ ہمارا اور تمہارا لشکر ہیں تو انہوں نے پکارا: اے انصار! اے انصار! یہاں تک کہ بنوحنیفہ ان پر ٹوٹ پڑے۔ لوگ منتشر ہو گئے۔ آپ نے دو دشمنوں کو قتل کیا اور خود بھی شہید ہو گئے۔ آپ کی جگہ عمیر بن اوس نے لی۔ ان پر بھی دشمنوں نے حملہ کر دیا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابوعقیل کے بارے میں ہے کہ ابوعقیل انصار کے حلیف تھے۔ آپ یمامہ کے روز سب سے پہلے جنگ کے لیے نکلے۔ آپ کو ایک تیر لگا جو کندھے کو چیرتا ہوا دل تک پہنچ گیا آپ نے اس تیر کو کھینچ کر باہر نکالا۔ آپ اس زخم سے کمزور ہو گئے۔ آپ نے مَعْن بن عدی کو کہتے ہوئے سنا کہ اے انصار! دشمن پر حملے کے لیے لوٹو۔ ابوعَمر و کہتے ہیں کہ ابوعقیل اپنے لوگوں کی طرف جانے کے لیے اٹھے مَیں نے پوچھا ابوعقیل آپ کا کیا ارادہ ہے؟ آپ میں جنگ کی اب ہمت نہیں ہے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ پکارنے والے نے میرا نام پکار کر آواز لگائی ہے۔ مَیں نے کہا انہوں نے تو صرف انصار کا نام لیا ہے اور ان کی مراد زخمیوں سے نہیں تھی۔ ابوعقیل نے جواب دیا کہ مَیں انصار میں سے ہوں اور مَیں ضرور جواب دوں گا خواہ دوسرے کمزوری دکھائیں۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ ابوعقیل ہمت کر کے اٹھے اپنے دائیں ہاتھ میں ننگی تلوار لی پھر پکارنے لگے اے انصار! یومِ حنین کی طرح پلٹ کر حملہ کرو۔ وہ سب اکٹھے ہو گئے اور دشمن کے سامنے مسلمانوں کی ڈھال بن گئے یہاں تک کہ انہوں نے دشمن کو باغ میں دھکیل دیا۔ وہ آپس میں مل جل گئے یعنی اندر جا کے پھر گھمسان کی جنگ ہوئی اور تلواریں ایک دوسرے پر پڑنے لگیں۔ مَیں نے ابوعقیل کو دیکھا، آپ کا زخمی ہاتھ کندھے سے کٹ گیا اور آپ کا وہ بازو زمین پر گر پڑا۔ آپ کو چودہ زخم آئے ان سب زخموں کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ میں ابوعقیل کے پاس پہنچا تو وہ زمین پر گرے ہوئے آخری سانسیں لے رہے تھے۔ مَیں نے کہا اے ابوعقیل! تو انہوں نے لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہا لبّیک۔ پھر کہا کس کو شکست ہوئی؟ مَیں نے بلند آواز سے کہا خوشخبری ہو اللہ کا دشمن مسیلمہ مارا گیا۔ انہوں نے الحمد للہ کہتے ہوئے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور جان دے دی۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے والد حضرت عمرؓ کو ان کا یہ سارا واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا اللہ ان پر رحم کرے وہ ہمیشہ شہادت کی آرزو رکھتے تھے اور میرے علم کے مطابق وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند چنیدہ صحابہ میں سے تھے اور ان میں سے قدیم الاسلام تھے۔

مُجَّاعَہ بن مُرارہ بنوحنیفہ کا سردار تھا، اس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اس نے ایک روز مَعْن بن عدی کا ذکر کیا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میرے پاس آیا کرتے تھے اس دوستی کی وجہ سے جو میرے اور اس کے درمیان قدیم سے تھی۔ مُجَّاعَہ کہتے ہیں کہ جب وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس جنگِ یمامہ کے ختم ہونے کے بعد وفد میں آئے تو حضرت ابوبکرؓ ایک روز شہداء کی قبروں کی زیارت کے لیے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا رہے تھے۔ مَیں بھی ان کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ اور آپؓ کے ساتھی ستر صحابہ کی قبروں پر گئے۔ مَیں نے عرض کیا اے خلیفہ رسول! مَیں نے جنگِ یمامہ میں شامل ہونے والے اصحاب سے زیادہ کسی کو تلواروں کے واروں کے سامنے ثابت قدم رہنے والا نہیں دیکھا اور نہ ان سے زیادہ شدت سے حملہ کرنے والا دیکھا ہے۔ مَیں نے ان میں ایک شخص کو دیکھا۔ اللہ ان پر رحم کرے۔ میری اور ان کی دوستی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا (پہچان گئے آپ) کہ معن بن عدی؟ مَیں نے عرض کیا ہاں اور حضرت ابوبکرؓ میری اور ان کی دوستی کو جانتے تھے۔ آپؓ نے فرمایا اللہ ان پر رحم کرے تم نے ایک صالح شخص کا ذکر کیا ہے۔ مَیں نے کہا اے خلیفہ رسول! گویا مَیں اب بھی چشمِ تصور میں انہیں دیکھ رہا ہوں اور مَیں خالد بن ولید کے خیمے میں بندھا ہوا تھا۔ مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور اس شدت سے قدم اکھڑے کہ مَیں نے سمجھا کہ اب ان کے قدم دوبارہ جم نہیں سکیں گے اور مجھے یہ ناگوار لگا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا بخدا! واقعی تمہیں ناگوار گزرا تھا؟ کیونکہ یہ مرتد ہو گیا تھا اور اسی لیے قید کیا گیا تھا۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے یہ ناگوار گزرا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اس پر مَیں اللہ کی حمد کرتا ہوں۔

مُجَّاعَہ کہتے ہیں میں نے مَعْن بن عدی کو دیکھا وہ سر پر سرخ کپڑا پہنے ہوئے پلٹ کر حملہ کر رہے تھے۔ تلوار کندھے پر رکھی ہوئی تھی اور اس سے خون ٹپک رہا تھا۔ وہ پکار رہے تھے اے انصار! پوری قوت سے حملہ کرو۔ مُجَّاعَہ کہتے ہیں کہ انصار نے پلٹ کر حملہ کیا اور اتنا شدید حملہ تھا کہ انہوں نے دشمن کے قدم اکھاڑ دیے۔ مَیں خالد بن ولیدؓ کے ساتھ چکر لگا رہا تھا۔ مَیں بنوحنیفہ کے مقتولین کو پہچانتا تھا۔ مَیں انصار کو بھی دیکھ رہا تھا وہ شہید ہو کر گرے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ یہ سن کر رو پڑے یہاں تک کہ آپؓ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جب ظہر کا وقت آیا تو مَیں باغ میں داخل ہوا اور شدید جنگ ہو رہی تھی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے باغ کی دیوار پر ظہر کی اذان دی۔ لوگ لڑائی کی وجہ سے مضطرب تھے یہاں تک کہ عصر کے بعد جنگ ختم ہو گئی تو حضرت خالدؓ نے ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر آپؓ نے پانی پلانے والوں کو مقتولین کی طرف روانہ کیا۔ مَیں ان کے ساتھ چکر لگانے لگا۔ مَیں ابوعقیل کے پاس سے گزرا انہیں پندرہ زخم آئے تھے انہوں نے مجھ سے پانی مانگا مَیں نے انہیں پانی پلایا تو ان کے تمام زخموں سے پانی بہ نکلا اور وہ شہید ہو گئے۔ مَیں بِشْر بن عبداللہ کے پاس سے گزرا وہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے مجھ سے پانی مانگا مَیں نے انہیں پانی پلایا وہ بھی شہید ہو گئے۔

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ جب حضرت خالدؓ نے اہل یمامہ کو قتل کیا تو مسلمان بھی اس جنگ میں بڑی تعداد میں شہید ہوئے یہاں تک کہ اکثر صحابہ رسولؐ شہید ہو گئے اور مسلمانوں میں سے جو زندہ بچ گئے تھے ان میں بہت زیادہ زخمی تھے۔

(الاکتفاء جلد 2 جزء 1 صفحہ 57 تا 66 عالم الکتب بیروت 1997ء) (سیر الصحابیات از سعید انصاری صفحہ 122 مشتاق بک کارنر لاہور) (سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت اور کارنامے از صلابی صفحہ 349 فرقان ٹرسٹ خان گڑھ پاکستان)

جب حضرت خالدؓ کو مسیلمہ کے قتل کی خبر دی گئی تو وہ مُجَّاعَہ کو بیڑیوں میں جکڑ کر ساتھ لائے تاکہ مسیلمہ کی شناخت کروائیں۔ وہ لاشوں میں اسے دیکھتا رہا مگر وہاں مسیلمہ نہ ملا۔ پھر وہ باغ میں داخل ہوا تو ایک پستہ قد، زرد رنگ، چپٹی ناک والے آدمی کی لاش نظر آئی تو مُجَّاعَہ نے کہا یہ مسیلمہ ہے جس سے تم فراغت حاصل کر چکے ہو۔ اس پر حضرت خالدؓ نے کہا یہ ہے وہ آدمی جس نے تمہارے ساتھ یہ سب کچھ کیا ہے۔ مُجَّاعَہ کیونکہ قید تھا، بنوحنیفہ کا نمائندہ تھا، سردار تھا۔ اس لیے ان کو بچانا بھی چاہتا تھا۔ مرد تو اکثر مر چکے تھے لیکن اس نے ایک چال چلی۔ باقی جو لوگ قلعہ میں بند تھے ان کو بچانے کے لیے اس نے فریب کیا اور حضرت خالد بن ولیدؓ سے ایک صلح کا معاہدہ کیا۔ اس نے حضرت خالد بن ولیدؓ سے کہا کہ یہ لوگ جو تمہارے مقابلے میں جنگ کے لیے نکلے تھے یہ تو صرف جلد باز لوگ تھے جبکہ قلعے تو ابھی بھی جنگجوؤں سے بھرے ہوئے ہیں۔ حضرت خالدؓ نے کہا تم پر ہلاکت ہو تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ اس پر مُجَّاعَہ نے کہا بخدا! جو کہہ رہا ہوں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔ پس آؤ اور میرے پیچھے موجود میری قوم کی طرف سے مجھ سے صلح کر لو۔ دھوکے سے اس نے یہ باتیں کیں بہرحال آگے اس کا واضح بھی ہو جائے گا۔ حضرت خالدؓ اس ہولناک جنگ میں مسلمانوں کو جس قدر جانی نقصان دیکھ چکے تھے اس کے پیش نظر انہوں نے یہی مناسب سمجھا کہ اب جبکہ بنوحنیفہ کا سردار اور اصل باغی سرغنہ مع اپنے ساتھیوں کے مارا جا چکا ہے تو اب مسلمانوں کا مزید جانی نقصان نہ ہی کروایا جائے تو بہتر ہے چنانچہ حضرت خالدؓ نے صلح کے لیے رضامندی ظاہر کر دی۔ حضرت خالدؓ کی طرف سے صلح کی ضمانت لے کر مُجَّاعَہ نے کہا مَیں ان کے پاس جا کر ان سے مشورہ کرتا ہوں پھر وہ ان لوگوں کے پاس گیا جبکہ مُجَّاعَہ اچھی طرح جانتا تھا کہ قلعوں میں سوائے عورتوں بچوں اور انتہائی عمر کو پہنچے ہوئے بوڑھوں اور کمزوروں کے کوئی بھی نہیں تھا۔ اس نے انہیں زرہیں پہنائیں اور عورتوں سے کہا کہ میری واپسی تک وہ قلعے کی دیواروں پر چڑھ جائیں۔ پھر وہ حضرت خالدؓ کے پاس آیا اور کہا کہ جس شرط پر مَیں نے صلح کی تھی وہ اس کو قبول نہیں کرتے۔ جب حضرت خالدؓ نے قلعوں کی طرف دیکھا تو وہ آدمیوں سے بھرے ہوئے نظر آئے۔ زرہیں پہنا کے عورتیں وغیرہ وہاں بٹھا آیا تھا۔ اس جنگ نے مسلمانوں کو بھی نقصان پہنچایا تھا اور لڑائی بہت طویل ہو گئی تھی اس لیے مسلمان یہ چاہتے تھے کہ وہ فتح حاصل کر کے واپس چلے جائیں کیونکہ ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ اس لیے حضرت خالدؓ نے نسبتاً نرم شرائط پر، سونے، چاندی، اسلحہ اور نصف قیدیوں پر صلح کر لی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک چوتھائی پر صلح کی تھی۔ جب قلعوں کے دروازے کھولے گئے تو ان میں سوائے عورتوں بچوں اور کمزوروں کے کوئی بھی نہیں تھا۔ اس پر حضرت خالدؓ نے مُجَّاعَہ سے کہا تیرا بُرا ہو تُو نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ مُجَّاعَہ نے کہا یہ میری قوم کے لوگ ہیں ان کو بچانا میرے لیے ضروری تھا۔ اس کے علاوہ مَیں اَور کیا کر سکتا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ کا خط حضرت خالدؓ کو پہنچا کہ ہر بالغ کو قتل کر دیا جائے لیکن یہ خط اس وقت پہنچا کہ جب حضرت خالدؓ ان لوگوں سے صلح کر چکے تھے اس لیے انہوں نے اپنے عہد کو پورا کیا اور بدعہدی نہیں کی۔ (الکامل فی التاریخ لابن اثیر جلد 2 صفحہ 222-223 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2006ء)

ان کی جان کی امان دے دی تھی چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے مسلمانوں کی حالت اور صلح کی وجہ بتانے کے لیے حضرت ابوبکرؓ کی طرف ایک خط بھیجا جس کو پڑھ کر حضرت ابوبکرؓ مطمئن اور خوش ہو گئے۔ جب حضرت خالدؓ صلح کے معاہدے سے فارغ ہوئے تو آپؓ نے قلعوں کے متعلق حکم دیا چنانچہ وہاں آدمی مقرر کر دیے گئے۔ مُجَّاعَہ نے اللہ کی قسم کھائی کہ جن چیزوں پر صلح ہوئی ہے ان میں سے کوئی بھی چیز آپؓ سے پوشیدہ نہیں رہے گی اور جو بھی کسی پوشیدہ چیز کو جاننے والا ہو گا اس کی خبر خالدؓ تک پہنچائی جائے گی۔ پھر قلعے کھول دیے گئے، بہت زیادہ اسلحہ برآمد ہوا جسے خالدؓ نے علیحدہ اکٹھا کر لیا اور ان قلعوں میں سے جو دینار اور درہم ملے انہیں بھی الگ جمع کر لیا گیا اور ان کی زرہیں جمع کی گئیں۔ پھر قیدی باہر نکالے گئے اور ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ پھر مالِ غنیمت کی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اس بات کو خوب غور سے یاد رکھو کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت کا شرف پہلے سے حاصل ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ پھر آئیں اور اپنی نبوت کو کھو دیں۔

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 114)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروَل (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑنے پر بھی ہمت اور حوصلہ کو نہ چھوڑنا یہ کسی معمولی انسان کا کام نہیں، یہ استقامت صدق ہی کو چاہتی تھی اور صدیقؓ نے ہی دکھائی۔

(خطبہ جمعہ 10 جون 2022)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

قرعہ اندازی کی گئی اور زرہوں اور بیڑیوں اور سونے چاندی وغیرہ کا وزن کیا گیا اور خمس الگ کیا گیا۔خمس کا چوتھا حصہ لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔گھڑسواروں کے لیے دو حصے مقرر کیے گئے اور گھوڑے کے مالک کے لیے ایک حصہ مقرر کیا گیا اور ان سب میں سے بھی خمس الگ کیا گیا اور یہ سارا خمس حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ (الاکتفاء جلد2 جزء1 صفحہ 70-71 عالم الکتب بیروت 1997ء)

اس کے بعد بنوحنیفہ بیعت کرنے اور مسیلمہ کی نبوت سے لاتعلقی کا اظہار کرنے کے لیے جمع ہوئے۔یہ تمام لوگ حضرت خالد بن ولیدؓ کے پاس لائے گئے جہاں انہوں نے بیعت کی اور اپنے دوبارہ اسلام لانے کا اعلان کیا۔حضرت خالد بن ولیدؓ نے ان کا ایک وفد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں مدینہ منورہ روانہ فرمایا۔جب وہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ نے بڑا تعجب کا اظہار کیا کہ آخر تم لوگ مسیلمہ کے پھندے میں پھنس کس طرح گئے اور گمراہ ہو گئے؟انہوں نے جواب دیا کہ اے خلیفہ رسول!ہمارے تمام حال سے آپؓ اچھی طرح آگاہ ہیں۔مسیلمہ نہ اپنے آپ کو فائدہ پہنچا سکا اور نہ اس کے رشتے داروں اور قوم کو اس سے کوئی فائدہ حاصل ہو سکا۔ (حضرت ابوبکرؓ صدیق از محمد حسین ہیکل صفحہ 206)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ایک خواب کا ذکر ہے۔حضرت ابوبکرؓ نے جب حضرت خالدؓ کو یمامہ کی طرف روانہ فرمایا تو آپؓ نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپؓ کے پاس ھَجَر بستی ہے اس کی کھجوروں میں سے کھجوریں لائی گئیں۔آپ نے ان میں سے ایک کھجور کھائی۔اس کو آپ نے گٹھلی پایا جو کھجور کی شکل میں تھی۔بڑی سخت تھی کھجور نہیں تھی بلکہ گٹھلی تھی۔کچھ دیر آپؓ نے اس کو چبایا پھر اس کو پھینک دیا۔آپؓ نے اس خواب کی تعبیر یہ فرمائی، فرمایا کہ خالد کو اہلِ یمامہ کی طرف سے شدید مقابلے کا سامنا کرنا پڑے گا اور اللہ ضرور اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ (الاکتفاء جلد2 جزء1 صفحہ 72 عالم الکتب بیروت 1997ء)

حضرت ابوبکرؓ یمامہ کی طرف سے آنے والی خبروں کا بشدت انتظار فرماتے تھے اور جیسے ہی خالدؓ کی طرف سے کوئی ایلچی آتا تو آپؓ ان سے خبریں حاصل کرتے۔ایک روز حضرت ابوبکرؓ دوپہر کے وقت گرمی میں نکلے۔آپؓ صرار نامی مقام کی طرف جانا چاہتے تھے جو مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر تھا۔آپ کے ساتھ حضرت عمرؓ، حضرت سعید بن زیدؓ، طلحہ بن عبید اللہؓ اور مہاجرین و انصار کا ایک گروہ تھا۔آپؓ ابوخیثمہ نجاری سے ملے جنہیں خالدؓ نے بھیجا تھا۔جب انہیں حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا تو فرمایا اے ابوخیثمہ! کیا خبر ہے؟انہوں نے عرض کیا کہ اے خلیفہ رسول! اچھی خبر ہے۔اللہ نے ہمیں یمامہ پر فتح عطا فرمائی ہے۔راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے سجدہ کیا۔ابوخیثمہ نے کہا کہ خالد کا آپؓ کے نام خط ہے۔حضرت ابوبکرؓ اور آپؓ کے اصحاب نے اللہ کی حمد کی پھر آپؓ نے فرمایا مجھے جنگ کے بارے میں بتاؤ کہ کیسا رہا؟ ابوخیثمہ آپؓ کو بتانے لگے کہ خالدؓ نے کیا کیا کیا تھا اور کیسے اپنے ساتھیوں کی صف آرائی کی تھی اور کس طرح مسلمانوں کو ہزیمت پہنچی اور کون ان میں سے شہید ہوئے۔حضرت ابوبکر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھنے لگے اور ان کے لیے رحم کی دعا کرنے لگے۔ابوخیثمہ نے مزید کہا اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بدوی ہیں۔انہوں نے ہمیں شکست دی اور ہمارے ساتھ وہ کیا جو ہم اچھا نہیں سمجھتے تھے۔اس کے بعد اللہ نے ہمیں ان پر فتح عطا فرمائی۔حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جو خواب مَیں نے دیکھی تھی مَیں اس کو سخت ناپسند کرتا تھا اور میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ خالد کو ضرور شدید جنگ کا سامنا کرنا پڑے گا اور کاش خالدؓ نے ان لوگوں سے صلح نہ کی ہوتی اور ان کو تلوار کی دھار پر رکھا ہوتا۔ان شہداء کے بعد اہلِ یمامہ میں سے کسی کے زندہ رہنے کا کیا حق ہے۔فرمایا کہ یہ لوگ جو اس کے ساتھی تھے اپنے اس مسیلمہ کذاب کی وجہ سے قیامت تک آزمائش میں رہیں گے سوائے اس کے کہ اللہ انہیں بچا لے۔اس کے بعد اہلِ یمامہ کا وفد حضرت خالدؓ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

(الاکتفاء جلد2 جزء1 صفحہ 72-73 عالم الکتب بیروت 1997ء)(فرہنگ سیرت صفحہ 172 زوار اکیڈمی کراچی 2004ء)

مقتولین کی تعداد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں قتل ہونے والے مرتدین کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی اور ایک روایت میں اکیس ہزار بھی بیان ہوئی ہے جبکہ پانچ سو یا چھ سو کے قریب مسلمان شہید ہوئے۔بعض روایات میں جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد سات سو، بارہ سو اور سترہ سو بھی بیان ہوئی ہے۔

(البدایہ والنہایہ جلد3 جزء6 صفحہ 321 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)(فتوح البلدان لامام ابی الحسن احمد بن یحییٰ البلاذری صفحہ 63 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2000ء)

ایک روایت کے مطابق اس جنگ میں شہید ہونے والوں میں سات سو سے زائد حفاظ قرآن تھے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب جمع القرآن جلد20 صفحہ 23 دار الکتب العلمیۃ 2001ء)

ان شہداء میں اکابرین صحابہ اور حفاظِ قرآن بھی شامل تھے جن کا مقام اور درجہ مسلمانوں میں بے حد بلند تھا۔ان کی شہادت ایک بہت بڑا سانحہ تھا۔لیکن ان حفاظ قرآن کی شہادت ہی بعد میں جمع قرآن کا باعث بنی۔

ان شہداء میں بعض مشہور صحابہ کے نام یہ تھے۔حضرت زید بن خطابؓ، حضرت ابوحُذیفہ بن عتبہ بن ربیعہؓ، حضرت سالم مولیٰ ابوحُذیفہؓ، حضرت خالد بن اُسَیدؓ، حضرت حَکَم بن سعیدؓ، حضرت طفیل بن عَمر ودَوسیؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ کے بھائی حضرت سائب بن عوامؓ، حضرت عبداللہ بن حارث بن قَیسؓ، حضرت عَبّاد بن حارثؓ، حضرت عَبّاد بن بشر، حضرت مالک بن اوسؓ، حضرت سُراقہ بن کعبؓ، حضرت مَعْن بن عدیؓ، خطیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ثابت بن قَیس بن شَمّاسؓ، حضرت ابودجانہؓ، رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول کے مومن صادق فرزند حضرت عبداللہ بن عبداللہؓ اور حضرت یزید بن ثابت خزرجیؓ۔

(فتوح البلدان صفحہ 124 تا 126 مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت 1987ء)

بعض مؤرخین کے نزدیک جنگ یمامہ ربیع الاول بارہ ہجری کو ہوئی جبکہ بعض کا قول ہے کہ یہ گیارہ ہجری کے آخر میں ہوئی۔ان دونوں اقوال کی تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس جنگ کا آغاز گیارہ ہجری میں ہوا ہو اور اس کا اختتام بارہ ہجری میں ہوا ہو۔

(البدایۃ والنھایۃ جلد3 جزء6 صفحہ 322 سنہ 11 ہجری دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ :

’’جن لوگوں نے دعویٰ نبوت کیا اور جن سے صحابہؓ نے جنگ کی وہ سب کے سب ایسے تھے جنہوں نے اسلامی حکومت سے بغاوت کی تھی اور اسلامی حکومت کے خلاف اعلانِ جنگ کیا تھا......مسیلمہ نے تو خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپؐ کو لکھا تھا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آدھا ملک عرب کا ہمارے لئے ہے اور آدھا ملک قریش کے لئے ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس نے ھَجَر اور یمامہ میں سے ان کے مقرر کردہ والی ثُمامہ بن اُثال کو نکال دیا اور خود اس علاقہ کا والی بن گیا اور اس نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔اسی طرح مدینہ کے دو صحابہ حَبِیب بن زیدؓ اور عبداللہ بن وہب کو اس نے قید کر لیا اور ان سے زور کے ساتھ اپنی نبوت منوانی چاہی۔عبداللہ بن وہب نے تو ڈر کر اس کی بات مان لی مگر حَبِیب بن زیدؓ نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔اس پر مسیلمہ نے اس کا عضو عضو کاٹ کر آگ میں جلا دیا۔اسی طرح یمن میں بھی جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افسر مقرر تھے ان میں سے بعض کو قید کر لیا اور بعض کو سخت سزائیں دی گئیں۔اسی طرح طبری نے لکھا ہے کہ اَسْوَد عَنْسی نے بھی علم بغاوت بلند کیا تھا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو حکام مقرر تھے ان کو اس نے تنگ کیا تھا اور ان سے زکوٰۃ چھین لینے کا حکم دیا تھا۔پھر اس نے صنعا میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ حاکمِ شَہر بن باذان پر حملہ کر دیا تھا۔بہت سے مسلمانوں کو قتل کیا، لوٹ مار کی، گورنر کو قتل کر دیا اور اس کو قتل کر دینے کے بعد اس کی مسلمان بیوی سے جبراً نکاح کر لیا۔بنونجران نے بھی بغاوت کی اور وہ بھی اسود عنسی کے ساتھ مل گئے اور انہوں نے دو صحابہ عمرو بن حزمؓ اور خالد بن سعیدؓ کو علاقہ سے نکال دیا۔

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ مدعیانِ نبوت کا مقابلہ اس وجہ سے نہیں کیا گیا تھا کہ وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نبی ہونے کے دعوے دار تھے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کے مدعی تھے بلکہ صحابہ نے ان سے اس لئے جنگ کی تھی کہ وہ شریعت اسلامیہ کو منسوخ کر کے اپنے قانون جاری کرتے تھے اور اپنے اپنے علاقہ کی حکومت کے دعوے دار تھے اور صرف علاقہ کی حکومت کے دعوے دار ہی نہیں تھے بلکہ انہوں نے صحابہ کو قتل کیا۔‘‘

(مولانا مودودی صاحب کے رسالہ ’’قادیانی مسئلہ‘‘ کا جواب، انوار العلوم جلد24 صفحہ 12 تا 14)

اسلامی ملکوں پر چڑھائیاں کیں، قائم شدہ حکومت کے خلاف بغاوت کی اور اپنی آزادی کا اعلان کیا۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ :

’’جب آنحضرتؐ نے رحلت فرمائی......اس کے بعد بادیہ نشین اعراب مرتد ہو گئے۔ایسے نازک وقت کی حالت کو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یوں ظاہر فرمایا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو چکا ہے اور بعض جھوٹے مدعی نبوت کے پیدا ہو گئے ہیں اور بعضوں نے نمازیں چھوڑ دیں اور رنگ بدل گیا ہے۔ایسی حالت میں اور اس مصیبت میں میرا باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اور جانشین ہوا۔میرے باپ پر ایسے ایسے غم آئے کہ اگر پہاڑوں پر آتے تو وہ بھی نابود ہو جاتے۔اب غور کرو کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑنے پر بھی ہمت اور حوصلہ کو نہ چھوڑنا یہ کسی معمولی انسان کا کام نہیں۔یہ استقامت صدق ہی کو چاہتی تھی اور صدیقؓ نے ہی دکھائی۔ممکن نہ تھا کہ کوئی دوسرا اس خطرہ کو سنبھال سکتا۔تمام صحابہؓ اس وقت موجود تھے۔کسی نے نہ کہا کہ میرا حق ہے۔وہ دیکھتے تھے کہ آگ لگ چکی ہے۔اس آگ میں کون پڑے۔حضرت عمرؓ نے اس حالت میں ہاتھ بڑھا کر آپؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر سب نے یکے بعد دیگرے بیعت کر لی۔یہ ان کا صدق ہی تھا کہ اس فتنہ کو فرو کیا اور ان موذیوں کو ہلاک کیا۔مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ آدمی تھا اور اس کے مسائل اباحت کے مسائل تھے۔‘‘

اباحت جو ہے کسی چیز کا شریعت میں مباح یعنی جائز یا حلال ہونا ہے (اردو لغت تاریخی اصول پر زیر لفظ اباحت) لوگ اس کی اباحتی باتوں کو دیکھ دیکھ کر اس میں شامل ہو جاتے تھے۔بہت ساری غلط چیزوں کو بھی وہ جائز قرار دیا کرتا تھا۔پہلے اس کا بیان بھی ہو چکا ہے۔بہرحال فرمایا کہ

’’لوگ اباحتی باتوں کو دیکھ دیکھ کر اس کے مذہب میں شامل ہوتے جاتے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی معیت کا ثبوت دیا اور ساری مشکلات کو آسان کر دیا۔‘‘ (ملفوظات جلد1 صفحہ 378-379)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

’’اہلِ تحقیق سے یہ امر مخفی نہیں ہے کہ آپؓ کی خلافت کا وقت خوف اور مصائب کا وقت تھا چنانچہ جب رسول

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَہُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ الۡاَمۡنُ وَہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ﴿۸۳﴾

ترجمہ : وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو کسی ظلم کے ذریعے مشکوک نہیں بنایا، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں امن نصیب ہوگا اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ (الانعام:83)

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو اسلام اور مسلمانوں پر مصائب ٹوٹ پڑے۔ بہت سے منافق مرتد ہو گئے اور مرتدوں کی زبانیں دراز ہو گئیں اور افترا پردازوں کے ایک گروہ نے دعویٰ نبوت کر دیا اور اکثر بادیہ نشین ان کے گرد جمع ہو گئے یہاں تک کہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب جاہل اور بدکردار آدمی مل گئے اور فتنے بھڑک اٹھے اور مصائب بڑھ گئے اور آفات نے دور و نزدیک کا احاطہ کر لیا اور مومنوں پر ایک شدید زلزلہ طاری ہو گیا۔ اس وقت تمام لوگ آزمائے گئے اور خوفناک اور حواس باختہ کرنے والے حالات نمودار ہو گئے اور مومن ایسے لاچار تھے کہ گویا ان کے دلوں میں آگ کے انگارے دہکائے گئے ہوں یا وہ چھری سے ذبح کر دیئے گئے ہوں۔ کبھی تو وہ خیر البریہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جدائی کی وجہ سے اور گاہے ان فتنوں کے باعث جو جلا کر بھسم کر دینے والی آگ کی صورت میں ظاہر ہوئے تھے روتے۔ امن کا شائبہ تک نہ تھا۔ فتنہ پرداز گند کے ڈھیر پر اگے ہوئے سبزے کی طرح چھا گئے تھے۔ مومنوں کا خوف اور ان کی گھبراہٹ بہت بڑھ گئی تھی اور دل دہشت اور بے چینی سے لبریز تھے۔

ایسے (نازک) وقت میں (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ حاکم وقت اور (حضرت) خاتم النّبیینؐ کے خلیفہ بنائے گئے۔ منافقوں، کافروں اور مرتدوں کے جن رویوں اور طور طریقوں کا آپ نے مشاہدہ کیا ان سے آپ ہم و غم میں ڈوب گئے۔ آپ اس طرح روتے جیسے ساون کی جھڑی لگی ہو اور آپ کے آنسو چشمہ رواں کی طرح بہنے لگتے اور آپ (رضی اللہ عنہ) (اپنے) اللہ سے اسلام اور مسلمانوں کی خیر کی دعا مانگتے۔

(حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ جب میرے والد خلیفہ بنائے گئے اور اللہ نے انہیں امارت تفویض فرمائی تو خلافت کے آغاز ہی میں آپ نے ہر طرف سے فتنوں کو موجزن اور جھوٹے مدعیان نبوت کی سرگرمیوں اور منافق مرتدوں کی بغاوت کو دیکھا اور آپ پر اتنے مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ پہاڑوں پر ٹوٹتے تو وہ پیوستِ زمین ہو جاتے اور فوراً گر کر ریزہ ریزہ ہو جاتے لیکن آپ کو رسولوں جیسا صبر عطا کیا گیا۔ یہاں تک کہ اللہ کی نصرت آن پہنچی اور جھوٹے نبی قتل اور مرتد ہلاک کر دیئے گئے۔ فتنے دور کر دیئے گئے اور مصائب چھٹ گئے اور معاملے کا فیصلہ ہو گیا اور خلافت کا معاملہ مستحکم ہوا اور اللہ نے مؤمنوں کو آفت سے بچا لیا اور ان کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا اور ان کیلئے ان کے دین کو تمکنت بخشی اور ایک جہان کو حق پر قائم کر دیا اور مفسدوں کے چہرے کالے کر دیئے اور اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (حضرت ابوبکر) صدیقؓ کی نصرت فرمائی اور سرکش سرداروں اور بتوں کو تباہ و برباد کر دیا اور کفار کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ وہ پسپا ہو گئے اور (آخر) انہوں نے رجوع کر کے توبہ کی اور یہی خدائے قہار کا وعدہ تھا اور وہ سب صادقوں سے بڑھ کر صادق ہے۔ پس غور کر کہ کس طرح خلافت کا وعدہ اپنے پورے لوازمات اور علامات کے ساتھ (حضرت ابوبکر) صدیقؓ کی ذات میں پورا ہوا۔'' (سر الخلافۃ اردو ترجمہ صفحہ 47 تا 50 شائع کردہ نظارت اشاعت)

پھر حضرت خالدؓ کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ حضرت خالدؓ یمامہ کی مہم سے فارغ ہو کر ابھی وہیں ٹھہرے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان کو لکھا کہ عراق کی طرف روانہ ہو جائیں۔

(تاریخ الطبری جلد 2 صفحہ 307 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ لبنان 2012ء)

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت علاء بن حضرمیؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کمک مانگی۔ آپؓ نے خالد بن ولید کو لکھا اور یہ حکم دیا کہ یمامہ سے علاء کے پاس بعجلت روانہ ہو جاؤ اور ان کی مدد کرو اور وہ ان کی مدد کے پاس پہنچے۔ حُطَم کو قتل کیا پھر ان کے ساتھ مل کر خُط کا محاصرہ کیا۔ خُط بھی بحرین میں قبیلہ عبد القیس کا محلہ ہے جہاں کثرت سے کھجوریں ہوتی تھیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے انہیں عراق کی طرف کوچ کا حکم دیا اور انہوں نے بحرین سے ادھر کوچ کیا۔ (فتوح البلدان از بلاذری مترجم صفحہ 135 مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی) (معجم البلدان جلد 2 صفحہ 433)

مُجَّاعَہ بن مُرارہ کی بیٹی سے حضرت خالدؓ کی شادی کے بارے میں جو سوال اٹھتے ہیں اس بارے میں کتب تاریخ اور سیرت میں لکھا ہے کہ جنگِ یمامہ کے ختم ہونے اور بنو حنیفہ کے باقی ماندہ بچ جانے والوں کے ساتھ صلح کا معاہدہ ہو جانے کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ کی ایک شادی ہوئی تھی اس کا ذکر ملتا ہے۔ مؤرخین کے مطابق حضرت ابوبکرؓ کو جب اس شادی کی خبر ملی تو حضرت ابوبکرؓ حضرت خالدؓ سے ناراض ہوئے لیکن جب حضرت خالدؓ نے تفصیلی وضاحت بذریعہ خط پیش خدمت کی تو حضرت ابوبکرؓ کی ساری ناراضگی جاتی رہی۔ اس کی تفصیلات کے مطابق صلح ہو جانے کے بعد خالد رضی اللہ عنہ نے مُجَّاعَہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی آپؓ سے کر دے۔ مُجَّاعَہ کو مالک بن نُوَیرہ کی بیوی لیلیٰ ام تمیم کا واقعہ اور حضرت ابوبکرؓ کا حضرت خالدؓ سے شادی کی ناراضگی کا علم تھا چنانچہ اس نے کہا کہ رک جائیے۔ آپ میری کمر توڑ دینے کا باعث بنیں گے اور خود بھی حضرت ابوبکرؓ کے عتاب سے بچ نہ سکیں گے لیکن حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تُو اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دے چنانچہ اس نے اپنی بیٹی کی شادی آپ سے کر دی۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمامہ کی خبروں کے برابر منتظر رہتے تھے اور آپ کو خالدؓ کے خبر رساں کا انتظار رہتا تھا۔ ایک روز آپ شام کے وقت مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت کے ساتھ ایک مقام پر تھے کہ وہاں خالد رضی اللہ عنہ کے فرستادہ ابوخَیثُمہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو ان سے دریافت کیا: پیچھے کیا خبریں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ خیر ہے اے خلیفہ رسول! اللہ تعالیٰ نے ہمیں یمامہ پر فتح نصیب فرمائی ہے اور لیجیے یہ خالد رضی اللہ عنہ کا خط ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فوراً سجدہ شکر بجا لایا اور فرمایا مجھ سے معرکے کی کیفیت بیان کرو کیسے ہوا؟ اس حوالے سے ایک پہلے بھی روایت گزر چکی ہے۔ بہرحال ابوخیثمہ نے معرکہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا کیا، کس طرح فوج کی صف بندی کی، کون کون سے صحابہ شہید ہوئے اور کس طرح ہمیں دشمن کی پسپائی کا سامنا کرنا پڑا اور انہوں نے ہمیں ایسی چیزوں کا عادی بنا دیا جسے ہم اچھی طرح نہیں جانتے تھے۔

پھر حضرت خالدؓ کی شادی کا بھی ذکر ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں خط لکھا کہ اے ام خالد کے بیٹے! تمہیں عورتوں سے شادی کی سوجھی ہے اور ابھی تمہارے صحن میں ایک ہزار دو سو مسلمانوں کا خون خشک نہیں ہوا اور پھر مُجَّاعَہ نے تمہیں فریب دے کر مصالحت کر لی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر مکمل قدرت عطا کر دی تھی۔ مُجَّاعَہ سے مصالحت اور اس کی بیٹی سے شادی کی وجہ سے خلیفہ رسول ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے یہ عتاب خالد رضی اللہ عنہ کو پہنچا تو آپ نے جوابی خط حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا جس میں اپنے موقف کی وضاحت اور اس کے دفاع میں لکھا۔ حضرت خالدؓ نے لکھا کہ امّا بعد! دین کی قسم، مَیں نے اس وقت تک شادی نہیں کی جب تک خوشی مکمل نہ ہو گئی اور استقرار حاصل نہ ہو گیا۔ مَیں نے ایسے شخص کی بیٹی سے شادی کی ہے کہ اگر میں مدینہ سے پیغام بھیجتا تو وہ انکار نہ کرتا۔ معاف کیجیے، مَیں نے اپنے مقام سے پیغام دینے کو ترجیح دی۔ اگر آپ کو یہ رشتہ دینی یا دنیاوی اعتبار سے ناپسند ہو تو مَیں آپ کی مرضی پوری کرنے کے لیے تیار ہوں۔ رہا مسئلہ مسلم مقتولین کی تعزیت کا تو اگر کسی کا حزن و غم کسی زندہ کو باقی رکھ سکتا یا مردہ کو لوٹا سکتا تو میرا حزن و غم زندہ کو باقی رکھتا اور مردہ کو لوٹا دیتا۔ مَیں نے اس طرح حملہ کیا کہ زندگی سے مایوس ہو گیا اور موت کا یقین ہو گیا اور رہا مسئلہ مُجَّاعَہ کی فریب دہی کا تو مَیں نے اپنی رائے میں غلطی نہیں کی لیکن مجھے علم غیب نہیں ہے۔ جو کچھ کیا اللہ نے مسلمانوں کے حق میں خیر کیا ہے۔ انہیں زمین کا وارث بنایا اور انجام کار متقیوں کے لیے ہے۔ جب یہ خط حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موصول ہوا تو آپؓ کا غصہ جاتا رہا اور قریش کی ایک جماعت نے اور جو حضرت خالدؓ کا خط لے کر آیا تھا اس نے بھی حضرت خالد کی طرف سے عذر خواہی کی تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو اور حضرت خالد کی وضاحت اور معذرت قبول فرمائی۔ (الاکتفاء جلد 2 جزء 1 صفحہ 69-70 عالم الکتب بیروت 1997ء) (سیدنا ابوبکر صدیقؓ۔ از ڈاکٹر علی محمد صلابی، اردو ترجمہ صفحہ 367، 368)

باقی انشاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔ مرتدین کا ایک قصہ تو ختم ہو گیا۔ (الفضل انٹرنیشنل یکم جولائی 2022ء صفحہ 5 تا 9)

اعلان نکاح: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

18 جون 2022ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک اسلام آباد میں عصر کی نماز کے بعد 6 نکاحوں کا اعلان فرمایا جس کے مختصر کوائف ذیل میں درج ہیں۔

- عزیزہ انیلہ محمود (واقفہ نو) بنت مکرم طارق محمود صاحب (لندن۔ یوکے) ہمراہ عزیزم داؤد احمد خان (واقفِ نو) ابن مکرب احسان الصمد خان صاحب (کرائیڈن۔ یوکے)
- عزیزہ ڈاکٹر مریم لطیف (واقفہ نو) بنت مکرم ڈاکٹر لطیف احمد مبشر صاحب (سکنتھورپ۔ یوکے) ہمراہ عزیزم ڈاکٹر برہان بیگ مرزا (واقفِ نو) ابن مکرم محمود بیگ صاحب (ہیز۔ یوکے)
- عزیزہ ودیعہ مرزا بنت مکرم محمود بیگ مرزا صاحب (ہیز۔ یوکے) ہمراہ عزیزم کامران مظفر (واقفِ نو) ابن مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب (سکنتھورپ۔ یوکے)
- عزیزہ ہانیہ یاسین (واقفہ نو) بنت مکرم عبد الحمید یاسین صاحب (لندن۔ یوکے) ہمراہ عزیزم نبیل احمد ابن مکرم ندیم احمد صاحب (کرائیڈن۔ یوکے)
- عزیزہ سینم سائرہ شاہ بنت مکرم عامر سیف اللہ شاہ صاحب (امریکہ) ہمراہ عزیزم سید فہد فاروق بخاری (واقفِ نو) ابن مکرم سید فاروق ظفر بخاری صاحب (امریکہ)
- عزیزہ مائرہ مسعود صاحب بنت مکرم مسعود احمد صاحب (لندن۔ یوکے) ہمراہ عزیزم رانا شعیب احمد خان ابن مکرم عبد الشکور خان صاحب (لندن۔ یوکے)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی نئی رسم پیدا کرتا ہے

جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے

(بخاری، کتاب الصلح)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سب اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہوتا ہے

اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے

(بخاری، کتاب بدء الوحی)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

سیرت خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم.اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں جنّات کا وفد

طائف کے سفر کے متعلق یہ بھی روایت آتی ہے کہ جب آپؐ اس سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو نخلہ میں رات کے وقت جب کہ آپؐ قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف تھے جنّات کا ایک گروہ جو سات نفوس پر مشتمل تھا اور شام کے ایک شہر نصیبین سے آیا تھا آپؐ کے پاس سے گذرا اور اُس نے آپؐ کی تلاوت کو سُنا اور اس سے متأثر ہوا اور جب یہ جِنّ اپنی قوم کی طرف واپس گئے تو اُنہوں نے اپنی قوم سے آپؐ کی بعثت اور قرآن شریف کا ذکر کیا۔ قرآن شریف میں اس واقعہ کا دو جگہ ذکر آتا ہے اور دونوں جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان جنوں کے آنے کا خود براہ راست علم نہیں ہوا بلکہ ان کے چلے جانے کے بعد خدائی وحی کے ذریعہ اس بات کی اطلاع دی گئی کہ ایک جنوں کا گروہ آپؐ کی تلاوت کو سُن گیا ہے۔ حدیث میں بھی متفرق جگہ اس واقعہ کا ذکر آتا ہے اور گو تاریخی بیان سے حدیث کا بیان بعض تفصیلات میں مختلف ہے مگر مآل ایک ہی ہے کہ جنّات کے ایک وفد نے ایک سفر کی حالت میں آپؐ کی تلاوتِ قرآنِ کریم کو سُنا اور پھر اس سے متأثر ہو کر اپنی قوم کی طرف واپس لَوٹ گیا۔ یہ ممکن ہے کہ یہ واقعہ ایک سے زیادہ دفعہ ہوا ہو جس کی وجہ سے روایات میں باہمی اختلاف ہو گیا ہے لیکن اس جگہ ہمیں اس واقعہ کی ظاہری تفصیلات سے زیادہ سروکار نہیں ہے بلکہ مختصر طور پر صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ اس جگہ جنّات سے کیا مراد ہے اور ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلنا اور پھر کلامِ مجید کی تلاوت سُن کر واپس لوٹ جانا کس غرض وغایت کے ماتحت تھا۔

سو جاننا چاہئے کہ جنوں کی ہستی کا عقیدہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو کم وبیش دُنیا کی ہر قوم میں پایا جاتا ہے اور مذہبی اور غیر مذہبی ہر دو قسم کے لٹریچر میں اس کا وجود ملتا ہے مگر اس کی تفصیلات میں بہت اختلاف ہے بعض قوموں کے لٹریچر میں جنّات کے اندر ایک قسم کی خدائی طاقت تسلیم کی گئی ہے اور انہیں قابلِ پرستش مانا جاتا ہے۔ بعض میں ان کو بلا استثناء ایک ناپاک مخلوق قرار دیا گیا ہے اور گویا شیطان اور ابلیس کی طرح خیال کیا جاتا ہے، مگر اسلام ان ہر دو قسم کے خیالات کو ردّ کرتا ہے اور یہ تعلیم دیتا ہے کہ جنّ اللہ تعالیٰ کی ایک مخفی مخلوق ہے جس میں انسانوں کی طرح اچھے اور بُرے دونوں قِسم کے افراد پائے جاتے ہیں لیکن اس مخلوق کا دائرہ انسانوں سے بالکل جُدا ہے اور ایک علیحدہ عالم سے تعلق رکھتا ہے۔ البتہ کہیں کہیں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت تمثیلی رنگ میں جنوں کے وجود کا خاص خاص انسانوں کو نظارہ کرا دیا جاتا ہے۔ مگر ظاہر حالات میں یہ ہر دو مخلوق ایک دُوسرے سے بالکل جُدا ہیں اور ان کا آپس میں کوئی تعلق اور واسطہ نہیں۔ قرآن شریف میں جنوں کا ذکر چھبیس مختلف مقامات پر آتا ہے۔ ان سب مقامات میں جنّ کے لفظ سے ایک ہی معنے مُراد نہیں ہیں، کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے یہ لفظ عربی زبان میں مختلف معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن ان 26 مقامات کے مجموعی مطالعہ سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ جنّ خدا تعالیٰ کی ایک مخفی مخلوق ہے جو انسانوں کی طرح (گو اپنی تفصیلات میں یقیناً اس سے بہت مختلف) ترقی اور تنزّل دونوں کا مادہ رکھتی ہے اور اپنے اعمال میں اچھے اور بُرے رستے کے اختیار کرنے کیلئے اپنی حدودِ مقررّہ کے اندر اندر صاحبِ اختیار ہے مگر جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کیا ہے جنّ کا لفظ قرآن کریم میں ہر جگہ اس مخفی مخلوق کے لیے استعمال نہیں ہوا بلکہ بعض جگہ یہ لفظ غیر اصطلاحی معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔

دراصل جنّ ایک عربی لفظ ہے جس کے روٹ میں چھپنے یا چھپانے یا نظروں سے پوشیدہ ہونے یا پردہ میں رہنے یا آڑ میں آجانے یا سایہ یا اندھیرا کرنے کے معنے ہیں۔ چنانچہ عربی میں جنت باغ کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے درخت زمین پر سایہ کر کے اُسے چھپا لیتے ہیں۔ جنین اس بچہ کو کہتے ہیں جو ابھی رحم مادر میں ہے کیونکہ وہ رحم کے پَردوں میں مخفی ہوتا ہے۔ مِجنّہ ڈھال کو کہتے ہیں، کیونکہ اس کے پیچھے ایک جنگجو سپاہی لڑائی کے وقت میں آڑ لیتا ہے۔ جنون دیوانگی کو کہتے ہیں کیونکہ وہ عقل پر پَردہ ڈال دیتی ہے۔ جَنان دل کو کہتے ہیں کیونکہ وہ سینہ میں مخفی ہوتا ہے۔ اسی طرح جنان رات یا لباس کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ اندھیرا کرنے یا ڈھانکنے کا ذریعہ ہیں۔ جَنَن قبر یا کفن کو کہتے ہیں کیونکہ یہ دونوں مُردے کو اپنے اندر چھپا لیتے ہیں۔ جَان سانپ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ عموماً زمین کے مخفی سوراخوں میں زندگی گذارتا ہے۔ جُنّہ اوڑھنی کو کہتے ہیں کیونکہ وہ سر اور چھاتی کو ڈھانکتی ہے وغیرہ ذالک۔ اس اصل کے ماتحت بعض اوقات عربی محاورہ میں جِنّ کا لفظ ایسے اُمراء ورؤساء کیلئے بھی استعمال ہو جاتا ہے جو بوجہ امارت اور عُلّوِ منزلت اور استکبار کے عام لوگوں کی سوسائٹی میں میل جول نہیں رکھتے اور علیحدگی میں زندگی گذارتے ہیں۔ چنانچہ بسا اوقات قرآن شریف میں جنّ کا لفظ اِنْس یعنی عامۃ النّاس کے مقابلہ میں امراء کے طبقہ کیلئے استعمال ہوا ہے اور ان معنوں میں یہ لفظ عموماً بُرے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح ایسی قوموں پر بھی جنّ کا لفظ بول دیتے ہیں جو کسی ایسی علیحدہ اور منقطع جگہ میں آباد ہوں کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ ان کا زیادہ میل ملاپ ممکن نہ ہو اور انہی دو معنوں کے پیش نظر بعض محققین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنوں کے وفد کے حاضر ہونے سے یہ مراد لیا ہے کہ یہ لوگ یا تو خاص امراء کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں گے جنہوں نے برملا طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے سے پرہیز کیا اور علیحدگی میں آپؐ کا کلام سُن کر واپس چلے گئے اور یا وہ کسی دُور افتادہ قوم کے افراد ہوں گے جو اپنے ماحول کی وجہ سے دُوسرے لوگوں سے بالکل جُدا اور علیحدہ رہتی ہو گی۔ ہمیں ان معنوں کے قبول کرنے میں کوئی تأمل نہیں ہے اور اگر نخلہ میں جنوں کے وفد کے حاضر ہونے سے مراد اُمراء کے کسی وفد کا حاضر ہونا یا کسی دُور افتادہ منقطع قوم کے افراد کا پیش ہونا مراد ہے تو پھر اس میں خدا تعالیٰ کا یہ اشارہ ہو گا کہ اے رسُول! مکّہ اور طائف میں بظاہر اپنی ناکامیوں کو دیکھ کر پریشان اور دلگیر نہ ہو کیونکہ اب وقت آتا ہے کہ عوام النّاس تو کیا بڑے بڑے امیر وکبیر لوگ تیرے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے اور دُنیا کی دُور افتادہ قومیں تیری غلامی کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھیں گی۔

لیکن اگر جنّ سے وہ مخفی مخلوق مراد ہے جس کی تفصیلات کا ہم کو علم نہیں، لیکن اس کا وجود نصوصِ قرآنی کے ساتھ ثابت ہے تو اس میں بھی کسی عقلمند انسان کو شُبہ کی گنجائش نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی خلق کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ کسی مخلوق کی نظر اس کی انتہاء کو نہیں پا سکتی جہاں انسان کے سوا اس مَرئی دنیا میں ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں قسم کی دوسری مخلوق موجود ہے جن میں سے بعض قسم کی مخلوق مرئی ہونے کے باوجود ہماری کوتاہ نظر سے پوشیدہ رہتی ہے اور اس مخلوق کے وجود پر علم طب اور سائنس کے دُوسرے شعبے یقینی قطعی شاہد ہیں تو پھر اس بات کے ماننے میں کیا تأمل ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مخلوق جنّ کی قِسم کی بھی موجود ہو گی جو باوجود انسانی نظر سے پوشیدہ ہونے کے اسی طرح زندہ اور قائم ہو گی جس طرح انسان اپنے دائرہ کے اندر زندہ اور قائم ہے۔ بے شک اسلام ہمیں اس رنگ میں جنّات کی تعلیم نہیں دیتا کہ ہم موہومہ بھوتوں وغیرہ کی صورت میں کسی ایسی مخلوق کے قائل ہوں جس کے افراد انسانی نظروں سے پوشیدہ رہتے ہوئے انسان کیلئے ایک تماشہ بنتے پھریں اور انسان کے سامنے مختلف صورتیں بدل بدل کر اُسکی تفریح یا تخویف کا سامان بہم پہنچائیں۔ یہ خیالات جاہلانہ توہّم پر مبنی ہیں۔ جن کا کوئی ثبوت اسلامی تاریخ یا حدیث یا قرآن کریم میں نہیں ملتا مگر یہ کہ جس طرح دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی بیشمار دُوسری مخلوق ہے جس میں بڑی چھوٹی کثیف لطیف مَرئی وغیر مَرئی ہر قسم کی چیزیں شامل ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق جنّ بھی ہے جو جیسا کہ اس کا نام ظاہر کرتا ہے، انسان کی نظروں سے مخفی ہے اور ایک جداگانہ عالم سے تعلق رکھتی ہے اور عام حالات میں انسان کے ساتھ اس کا کوئی سروکار نہیں۔ یہ وہ عقیدہ ہے جس پر کوئی عقلمند اعتراض نہیں کر سکتا۔

باقی رہا یہ سوال کہ ان معنوں کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنّات کے وفد آنے سے کیا مراد ہے سو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نظارہ ایک کشفی نظارہ سمجھا جائے گا اور اس سے مراد یہ ہو گی کہ اس انتہائی درجہ پریشانی اور بے بسی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ نظارہ دکھا کر اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ اے رسُول گو ویسے ہر وقت ہی ہماری نصرت تیرے ساتھ ہے لیکن جس طرح گرمی کی شدّت خاص طور پر بادل کو کھینچتی ہے اسی طرح اب وقت آ گیا ہے کہ ہماری مخفی طاقتیں تیری رسالت کی تائید میں خصوصیّت کے ساتھ مصروفِ کار ہو جائیں۔ چنانچہ اس کے بعد جلد ہی حالات نے پلٹا کھایا اور ہجرت یثرب کا پردہ اُٹھتے ہی خدا کی مخفی تجلّیات اسلام کے جھنڈے کو اٹھا کر کہیں کا کہیں لے گئیں۔ اور روایات میں جو سات کا لفظ آتا ہے سو اس سے مخفی طاقتوں کا کامل ظہور مراد ہے کیونکہ عربی میں سات کا عدد کمال کے اظہار کیلئے آتا ہے اور شام کے شہر نصیبین میں یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی فتوحات کی رَو عرب کے بعد شام کے مُلک سے شروع ہو گی۔ واللہ اعلم

قبیلہ دَوس میں اسلام

ابتدائی ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی کوششوں کے علاوہ اشاعت اسلام کا بڑا ذریعہ یہی تھا کہ کسی قبیلہ کا کوئی شخص اسلام لے آیا تو پھر اس کے ذریعہ سے اس قبیلہ میں آہستہ آہستہ اسلام پھیلنے لگا۔ یا مسلمان مکہ سے نکل کر کہیں گئے تو اپنے ساتھ اِس نور کی شعاعوں کو بھی لیتے گئے۔ مثلاً قبیلہ بنو غفار میں ابوذرؓ غفاری کے واسطے سے اور حبشہ میں مہاجرین حبشہ کے ذریعہ سے اور یمن کے قبیلہ اشعر میں ابوموسیٰ اشعری کے مسلمان ہونے سے اسلام داخل ہو چکا تھا۔ اب خدا کے فضل سے ایک اور قبیلہ میں بھی اس کا اثر پہنچ گیا اور وہ یوں ہوا کہ طفیل بن عمرو قبیلہ دوس کا ایک معزز رئیس تھا اور شاعر بھی تھا۔ وہ کسی تقریب پر مکہ آ نکلا۔ قریش نے اسے دیکھا تو فکر پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور مسلمان ہو جاوے۔ اس لیے وہ اس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ ”تم ہمارے شہر میں ایسی حالت میں آئے ہو کہ یہاں ایک شخص نے ہم میں سخت فِتنہ اور تفرقہ ڈال رکھا ہے۔ اس کی باتیں باپ کو بیٹے سے، بھائی کو بھائی سے اور خاوند کو بیوی سے جُدا کر دیتی ہیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ تم اس کی ساحرانہ باتیں سُنو اور متاثر ہو جاؤ۔ لہٰذا ہم تمہیں بروقت ہوشیار کرتے ہیں کہ دیکھنا کہیں اس کی باتوں میں نہ آ جانا۔ طفیل کہتے ہیں کہ مجھے قریش نے اِس معاملہ میں اس طرح بار بار تاکید کی کہ میں ان کی بات کو سچا سمجھ کر بہت خائف ہو گیا حتّٰی کہ میں نے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کیلئے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے کان میں اچانک اس ساحر کی کوئی آواز پڑ جاوے اور میں کسی فتنہ میں مبتلا ہو جاؤں۔ میں ایک دن اسی حالت میں صبح کے وقت مسجد حرام میں گیا تو وہاں میں نے ایک کونہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ مجھے یہ نظارہ بھلا معلوم ہوا اور میں آہستہ آہستہ آپؐ کے قریب چلا گیا۔ خدا کی قدرت باوجودیکہ میرے کان بند تھے پھر بھی کچھ کچھ آواز مجھے سُنائی دینے لگی اور میں نے دل میں کہا۔ ”میری ماں مجھے کھوئے۔ میں ایک سمجھدار شخص ہوں اور نیکی بدی کی تمیز رکھتا ہوں۔ پس کیا حَرج ہے کہ میں اس شخص کی بات سُن لوں۔ اگر وہ اچھی ہوئی تو مان لوں گا اور اگر بُری ہوئی تو انکار کر دوں گا۔“ یہ خیال دل میں آنا تھا

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔رضی اللہ عنہ)

(645)**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مسیحؑ کے بے باپ پیدا ہونے کا ذکر تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے مسیحؑ کو بے باپ پیدا کیا تا کہ یہ ظاہر کرے کہ اب بنی اسرائیل میں ایک مرد بھی ایسا باقی نہیں رہا جس کے نطفہ سے ایک پیغمبر پیدا ہو سکے اور اب اس قوم میں نبوّت کا خاتمہ ہے اور آئندہ بنی اسمٰعیل میں نبی پیدا ہونے کا وقت آگیا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے اس نکتہ کو اپنی بعض کتابوں میں بھی بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ خدا نے بنی اسرائیل سے نبوّت کا انعام تدریجاً چھینا ہے۔ اوّل اوّل حضرت یحییٰ کو ایک بوڑھے اور مایوس شخص کے گھر خارق عادت طور پر پیدا کیا۔جس سے یہ جتانا منظور تھا کہ اب بنی اسرائیل سے نبوّت کا انعام نکلنے والا ہے اور وہ اپنے اعمال کی وجہ سے محروم ہو چکے ہیں۔صرف خدا کے فضل نے سنبھال رکھا ہے۔ اسکے بعد حضرت مسیحؑ کو ایک ایسی عورت کے بطن سے پیدا کیا جسے کبھی کسی مرد نے نہیں چھوا تھا اور چونکہ نسل کا شمار پدری جانب سے ہوتا ہے اس لئے گویا بڑی حد تک بنی اسرائیل سے نبوت کو چھین لیا اور آخر آنحضرت ﷺ کو پیدا کر کے نبوت کو کلّی طور پر بنو اسمٰعیل کی طرف منتقل کر لیا گیا۔

(646)**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ عربی خطبہ الہامیہ جو آپ نے بقرعید کے موقعہ پر بیان فرمایا تھا، وہ خطبہ الہامیہ کتاب کا صرف باب اوّل ہی ہے۔ باقی کتاب الہامی خطبہ نہیں ہے۔اس خطبہ کے بعد آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ بعض لوگ اسے حفظ کر لیں۔ اس پر خاکسار اور مولوی محمد علی صاحب نے اسے حفظ کر لیا تھا۔حضور فرماتے تھے کہ ہم کسی دن مسجد کی مجلس میں سنیں گے مگر اس کے سننے کا موقعہ نہ ہوا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ خطبہ الہامیہ 1900ء کی عید اضحی کے موقعہ پر ہوا تھا اور اصل الہامی خطبہ مطبوعہ کتاب کے ابتدائی 38 صفحات میں آ گیا ہے۔ اگلا حصہ عام تصنیف ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ خطبہ الہامیہ سے یہ مراد نہیں کہ اس خطبہ کا لفظ لفظ الہام ہوا بلکہ یہ کہ وہ خدا کی خاص نصرت کے ماتحت پڑھا گیا اور بعض بعض الفاظ الہام بھی ہوئے۔

(647)**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جہلم کے سفر میں خاکسار حضرت صاحب کے ہمراہ تھا۔ راستہ میں اسٹیشنوں پر لوگ اس کثرت سے حضرت صاحب کو دیکھنے کیلئے آتے تھے کہ ہم سب تعجب کرتے تھے کہ ان لوگوں کو کس نے اطلاع دے دی ہے۔بعض نہایت معمولی اسٹیشنوں پر بھی جو بالکل جنگل میں واقع تھے بہت کثرت سے لوگ پہنچ گئے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خاص کشش ان کو کھینچ کر لائی ہے۔جہلم پہنچ کر تو حد ہی ہو گئی۔ جہاں تک نظر جاتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔لوگوں کیلئے حضرت صاحب کو دیکھنے کے واسطے یہ انتظام کیا گیا تھا کہ حضرت کو ایک مکان کی چھت پر بٹھا دیا گیا ورنہ اور کوئی طریق اس وقت اختیار کرنا بوجہ اژدہام کے ناممکن تھا۔ اس سفر میں سیّد عبداللطیف صاحب شہید بھی حضرت کے ہمراہ تھے۔ احاطہ کچہری میں مجھ سے حضور باتیں کر رہے تھے کہ عجب خان صاحب تحصیلدار نے فرطِ محبت سے حضور کی خدمت میں ہاتھ دینے کیلئے عرض کی۔ حضور نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ عجب خان صاحب نے حضور کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ یہ سفر جہلم کرم دین جہلمی کے مقدمہ میں پیش آیا تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ عجب خان صاحب تحصیلدار زیدہ ضلع پشاور کے رہنے والے تھے اور اب فوت ہو چکے ہیں۔ افسوس کہ حضرت خلیفہ اوّل کی وفات کے بعد وہ خلافت سے منحرف ہو کر غیر مبایعین کے گروہ میں شامل ہو گئے تھے۔

(648)**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ جھاڑی بوٹی کے بیر (کوکن بیر) حضرت جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ کی خدمت میں خاکسار نے تُحفۃً پیش کئے۔ اس کے کچھ وقت بعد حضور تھوڑی دیر کیلئے لیٹے تو دائیں جانب شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم پاؤں دبا رہے تھے اور بائیں طرف خاکسار تھا۔ خاکسار کا ہاتھ اتفاقاً حضور کی جیب سے چُھو گیا تو فرمایا یہ وہی بیر ہیں جو آپ میرے لئے لائے تھے۔ مَیں ان کو بہت پسند کرتا ہوں۔ جب حضرت اقدس اندر تشریف لے گئے تو شیخ صاحب نے فرمایا بھئی تم بڑے خوش نصیب ہو۔ کہیں سے مانگ کر ایک دھیلے کے بیر لائے ہو اور حضرت اقدس سے پروانہ خوشنودی حاصل کر لیا۔ مَیں تو سات روپیہ کے انگور لایا تھا۔ اس کا ذکر ہی نہیں ہوا۔ مَیں نے عرض کی کہ آپ کو مطبوعہ سرٹیفکیٹ ازالہ اوہام اور انجامِ آتھم میں مِل چکا ہے اور خاکسار کو زبانی سرٹیفکیٹ مل گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہدیہ کی قبولیت اور اس پر خوشنودی کسی کے بس کی بات نہیں۔ یہ دینے والے کی نیت اور اخلاص پر مبنی ہے۔ جس میں ہدیہ کی قیمت کا کوئی دخل نہیں۔ ویسے شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم حضرت صاحب کیلئے بہت کثرت سے ہدیے لاتے تھے اور حضرت صاحب ان پر خوش تھے۔

(649)**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**مفتی فضل الرحمن صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ دورانِ مقدمہ گورداسپور میں رات کے دو بجے کے قریب مَیں اپنے کمرہ میں سویا ہوا تھا کہ کسی نے میرا پاؤں دبایا۔ مَیں فوراً جاگ اُٹھا۔ اندھیرا تھا۔ مَیں نے پوچھا کون ہے؟ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا میاں فضل الرحمن! مولوی یار محمد صاحب ابھی قادیان سے آئے ہیں۔ وہ بتلاتے ہیں کہ والدہ محمود احمد بہت بیمار ہیں۔ مَیں خط لکھتا ہوں۔ آپ جلدی گھوڑا تیار کریں اور ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا جواب لائیں۔ چنانچہ مَیں نے اُٹھ کر کپڑے پہنے اور گھوڑے کو دانہ دیا اور حضور علیہ السلام اپنے کمرہ میں خط لکھتے رہے۔ جب مَیں گھوڑا تیار کر چکا۔ تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے صبح کی اذان کہی اور مَیں خط لیکر گھوڑے پر سوار ہو گیا اور فوراً قادیان پہنچا۔ یہاں اس وقت چھوٹی مسجد میں نمازِ صبح پڑھی جا رہی تھی۔ مَیں نے گھر پر فوراً دستک دی اور لفافہ ام المؤمنین علیہا السلام کے ہاتھ میں دیا اور عرض کیا کہ مولوی یار محمد صاحب نے وہاں جا کر آپ کی علالت کا ذکر کیا تو حضور نے مجھے فوراً روانہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ مَیں تو اچھی بھلی ہوں۔ ان کو کوئی غلطی لگی ہوگی۔ مَیں نے عرض کیا کہ لفافہ میں سے خط آپ نکال لیں اور لفافہ پر مجھے اپنے قلم سے خیریت لکھ دیں۔ چنانچہ آپ نے خیریت لکھدی اور مَیں لیکر فوراً واپس ہوا۔ جب میں گورداسپور پہنچا۔ تو گھوڑا باندھ کر خط لیکر اندر گیا۔ تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے فرضوں سے سلام پھیرا تھا۔ مَیں نے السلام علیکم کہا۔ تو حضور اقدس نے فرمایا کہ کیا آپ ابھی یہیں ہیں مَیں نے عرض کیا کہ حضور مَیں تو جواب بھی لے آیا ہوں۔ فرمایا یہ کیسے ممکن ہے۔ مَیں نے رسید پیش کی تو حضرت اقدس اس امر پر تمام دن ہنستے اور متعجب ہوتے رہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جو واقعات پُرانی کتابوں میں جنّات کے متعلق پڑھتے تھے۔ یہ واقعہ اسی قسم کا معلوم ہوتا ہے کہ صبح کی اذان کے وقت مفتی صاحب گورداسپور سے چلے اور سولہ سترہ میل کے فاصلہ پر قادیان پہنچے اور پھر اس قدر فاصلہ دوبارہ طے کر کے واپس گورداسپور پہنچ گئے اور ہنوز ابھی صبح کی نماز ختم ہی ہوئی تھی۔ یہ درست ہے کہ مفتی صاحب نے جوانی کے عالم میں گھوڑے کو خوب بھگایا ہوگا اور وہ ماشاء اللہ خوب شاہسوار ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اذان اور نماز میں اس دن غیر معمولی توقف ہو گیا ہو۔ یا اذان غلطی سے کسی قدر قبل از وقت دیدی گئی ہو۔ یا مفتی صاحب ختم نماز سے تھوڑی دیر بعد پہنچے ہوں۔ مگر انہوں نے سمجھ لیا ہو کہ بس ابھی نماز ختم ہوئی ہے **وغیر ذالک**۔ مگر پھر بھی تینتیس چونتیس میل کے سفر کا اذان اور ختم نماز کے درمیان یا اس کے جلد بعد طے ہو جانا بظاہر نہایت تعجب انگیز ہے۔ **واللہ اعلم**۔ تاہم کوئی بات تعجب انگیز ہوئی ضرور ہے کیونکہ مفتی صاحب یہ واقعہ متعدد دفعہ سُنا چکے ہیں چنانچہ ایک دفعہ میرے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو بھی سُنایا تھا اور حضرت امیر المؤمنین حیرت کا اظہار کر کے خاموش ہو گئے تھے اور خود مفتی صاحب بھی بہت تعجب کیا کرتے ہیں کہ ایسا کیونکر ہو گیا مگر کہا کرتے ہیں کہ واقعہ یہی ہے۔ اگر کسی قدر اندازے کی غلطی اور کسی قدر یاد کی غلطی اور کسی قدر بیان کی بے احتیاطی کی بھی گنجائش رکھی جائے تو پھر بھی یہ واقعہ بہت تعجب کے قابل ہے۔

(650)**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بیان کیا ایک دفعہ ایام جلسہ میں سیر سے واپسی پر جہاں اب مدرسہ تعلیم الاسلام ہے، حضور علیہ السلام تھوڑی دیر کیلئے ٹھہر گئے۔ ایک دوست نے چادر بچھا دی جس کو پنجابی میں لوئی کہتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام بیٹھ گئے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو ابھی بچے تھے کھڑے رہے اس پر حضور علیہ السلام نے دیکھ کر فرمایا: میاں محمود! تم بھی بیٹھ جاؤ۔ اس پر آپ چادر پر بیٹھ گئے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا عام طریق یہ تھا کہ یا تو اپنے بچوں کو صرف نام لے کر بلاتے تھے اور یا خالی میاں کا لفظ کہتے تھے۔ میاں کے لفظ اور نام کو ملا کر بولنا مجھے یاد نہیں مگر ممکن ہے کسی موقعہ پر ایسا بھی کہا ہو۔

(651)**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ فلاں غیر احمدی مولوی حضرت صاحبزادہ صاحب (یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) کے مضامین رسالہ تشحیذ الاذہان میں پڑھ کر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کے بعد ان کا بیٹا ان کی دکان چلائے گا۔ حضور علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف نظر اٹھا کر صرف دیکھا اور زبانی کچھ نہ فرمایا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دعا فرما رہے ہیں۔

(652)**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاجاموں میں مَیں نے اکثر ریشمی ازار بند پڑا ہوا دیکھا ہے اور ازار بند میں کنجیوں کا گچھا بندھا ہوتا تھا۔ ریشمی ازار بند کے متعلق بعض اوقات فرماتے تھے کہ ہمیں پیشاب کثرت سے اور جلدی جلدی آتا ہے تو ایسے ازار بند کے کھولنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔

(653)**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا ایک دفعہ حکیم فضل دین صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضور مجھے قرآن پڑھایا کریں آپ نے فرمایا اچھا وہ چاشت کے قریب مسجد مبارک میں آجاتے اور حضرت صاحب ان کو قرآن مجید کا ترجمہ تھوڑا سا پڑھا دیا کرتے تھے یہ سلسلہ چند روز ہی جاری رہا پھر بند ہو گیا۔ عام درس نہ تھا صرف سادہ ترجمہ پڑھاتے تھے۔ یہ ابتدائی زمانہ مسیحیت کا واقعہ ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اسی طریق پر ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میاں عبداللہ صاحب سنوری کو بھی کچھ حصہ قرآن شریف کا پڑھایا تھا۔

(654)**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی وجہ سے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نماز نہ پڑھا سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ بھی موجود نہ تھے تو حضرت صاحب نے حکیم فضل الدین صاحب مرحوم کو نماز پڑھانے کیلئے ارشاد فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ حضور تو جانتے ہیں کہ مجھے بواسیر کا مرض ہے اور ہر وقت ریح خارج ہوتی رہتی ہے۔ مَیں نماز کس طرح سے پڑھاؤں؟ حضور نے فرمایا حکیم صاحب آپ کی اپنی نماز باوجود اس تکلیف کے ہو جاتی ہے یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں حضور۔ فرمایا کہ پھر ہماری بھی ہو جائے گی۔ آپ پڑھائیے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ بیماری کی وجہ سے اخراج ریح جو کثرت کے ساتھ جاری رہتا ہو، نواقض وضو میں نہیں سمجھا جاتا۔

(655)**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سل دق کے مریض کیلئے ایک گولی بنائی تھی۔ اس میں کونین اور کافور کے علاوہ افیون۔ بھنگ اور دھتورہ وغیرہ زہریلی ادویہ بھی داخل کی تھیں اور فرمایا کرتے تھے کہ دوا کے طور پر علاج کیلئے اور جان بچانے کیلئے ممنوع چیز بھی جائز ہو جاتی ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ شراب کیلئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی فتویٰ تھا کہ ڈاکٹر یا طبیب اگر دوائی کے طور پر دے تو جائز ہے۔ مگر باوجود اس کے آپ نے اپنے پڑدادا مرزا گل محمد صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ انہیں ان کی مرض الموت میں کسی طبیب نے شراب بتائی مگر انہوں نے انکار کیا اور حضرت صاحب نے اس موقعہ پر ان کی تعریف کی ہے کہ انہوں نے موت کو شراب پر ترجیح دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فتویٰ اور ہے اور تقویٰ اور۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

سرزمین کابل میں امن اُس وقت ہوگا جب یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے اور خدا تعالیٰ کے فرستادے کی بات کو سنیں گے

ایک احمدی مسلمان ریسرچر کو بہت گہری سوچ رکھنی چاہئے ساتھ ساتھ اپنی ریسرچ کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ جو ریسرچ وہ کر رہا ہے وہ اس قدر نفع رساں ہو کہ پوری انسانیت اس سے فائدہ اٹھائے اور پوری دُنیا کیلئے مفید ہو اور توحید کو قائم کرنے والی ہو

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے اختتامی اجلاس میں بابرکت (آن لائن) شمولیت

مورخہ 22 اگست 2021ء کو طلباء مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو سالانہ اجتماع کے موقع پر اختتامی سیشن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات کا شرف نصیب ہوا۔

حضور انور اس ملاقات کیلئے اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں رونق افروز ہوئے جبکہ 1700 سے زائد خدام نے FSV سٹیڈیم Frankfurt سے آن لائن شرکت کی۔

اس موقع پر حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت موجودگی میں موسلا دھار بارش ہونے لگی جبکہ شاملین سائبان کے بغیر گراؤنڈ میں بیٹھے تھے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت حاضرین سے دریافت فرمایا کہ کیا انہیں کوئی مشکل تو نہیں ہو رہی جس پر صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے جواب دیا کہ حضور ابھی تو کسی قسم کی دشواری نہیں ہے اور انشاء اللہ ہم بیٹھے رہیں گے۔ بارش جیسی بھی ہوگی انشاء اللہ۔

اس کے بعد تلاوت قرآن کریم ہوئی اور اس کے بعد ممبران مجلس خدام الاحمدیہ کو سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

ایک خادم نے حضورِ انور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کابل کے متعلق پیشگوئی کے حوالہ سے پوچھا کہ کیا سرزمین کابل کو کبھی امن نصیب ہوگا اور کیسے؟

حضورِ انور نے فرمایا کہ سرزمینِ کابل میں امن ہوگا۔ اس وقت ہوگا جب یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے اور خدا تعالیٰ کے فرستادے کی بات کو سنیں گے۔ اور جو انہوں نے ظلم کیے ہیں اس کا مداوا کریں گے اور اس کا مداوا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں جس امام کو بھیجا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس غلام کو بھیجا ہے کہ دین کی نئے سرے سے اشاعت کرے اور دنیا میں پھیلائے اس کو مانیں گے تو پھر دنیا میں امن قائم ہوگا اور یہی شرط کابل کے لیے ہے۔ نہیں تو اسی طرح لڑائیاں اور فساد اور جھگڑے ہوتے رہیں گے اور دیکھ لیں عمومی طور پر مسلم امہ کا بھی یہی حال ہے۔ کہتے یہ ہیں کہ ہم ظلم نہیں کریں گے۔ قرآن شریف میں تو اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ ایک مومن کی جان، ایک کلمہ گو کی جان لینا تمہیں جہنم میں لے کے جائے گی۔ یہ کلمہ گوؤں کو مارتے چلے جا رہے ہیں۔ تو اس طرح تو پھر امن قائم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو تو ماننا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو مانیں گے تو امن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مخالفت کو بند کریں گے تو امن قائم ہوگا اور ہمارا کام یہی ہے کہ اس پیغام کو پہنچاتے رہنا اور کوشش اور دعا بھی کرتے رہنا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان لوگوں کو عقل آجائے اور یہ ماننے والے ہوں۔ یا کم از کم اپنے رویوں کو ٹھیک کرنے والے ہوں، ظلموں کو ختم کرنے والے ہوں پھر بھی امن کی کوئی گنجائش ہے اور پھر اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بھی ہے، معاف بھی کرتا ہے۔

پھر ایک خادم نے سوال کیا کہ جرمنی میں کچھ ماہ میں پولیٹیکل الیکشن ہیں جس کی وجہ سے ایک بڑا پولیٹیکل چیلنج آئے گا کیونکہ اس وقت کی چانسلر پھر سے منتخب نہیں ہوسکتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف وہ ریٹائرڈ ہو رہی ہے اس لیے وہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ تو اس کی پارٹی اگر جیت جائے گی تو پالیسی تو وہی رہے گی۔ اگر اس کی پارٹی جیت جائے گی تو پارٹی کی پالیسی تو تقریباً وہی ہوتی ہے۔ تھوڑی بہت باتیں ہوتی ہیں جو چانسلر اپنی مرضی سے کر رہا ہوتا ہے۔ اگر دوسری پارٹی آئے گی تو ان کی بھی پالیسیز سموئی ہوئی ہیں سوائے جو اینٹی اسلام پارٹیاں ہیں یا far right پارٹیاں ہیں جو رائٹسٹ ہیں اگر وہ آتے ہیں تو پھر مسلمانوں کے لیے مسائل پیدا ہوسکتے ہیں لیکن میرے خیال میں جرمنی میں بیشک مسلمانوں کے خلاف ایک چیز یا غیر ملکیوں کے خلاف ایسے جذبات پائے جاتے ہیں، احساس پائے جاتے ہیں، خیالات پائے جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود جو فار رائٹ پارٹیاں ہیں وہ نہیں جیتیں گی۔ میرا خیال یہی ہے اور سموئی ہوئی پارٹیاں ہی جیتیں گی۔

ایک خادم نے حضور انور سے سوال کیا کہ ایک احمدی ریسرچر کو کس mind-set کے ساتھ ریسرچ کرنی چاہیے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ایک احمدی مسلمان کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ بہت محنت کرے۔ غیر احمدی اور غیر مسلم بھی بہت محنت کرتے ہیں اور اپنی ریسرچ کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں۔ وہ ایک پہلو سے کمزور ہیں اور وہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگتے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ ایک احمدی مسلمان ریسرچر کو دوسرے ریسرچرز کی طرح بہت گہری سوچ رکھنی چاہیے جیسا کہ دوسرے رکھتے ہیں، لیکن ساتھ ساتھ اپنے کام کے لیے اور اپنی ریسرچ کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتے رہنا چاہیے۔ اس کو دعا کرنی چاہیے کہ جو ریسرچ وہ کر رہا ہے وہ اس قدر نفع رساں ہو کہ پوری انسانیت اس سے فائدہ اٹھائے اور پوری دنیا کے لیے مفید ہو اور توحید کو قائم کرنے والی ہو۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ اگر خواب میں کوئی خلیفہ نظر آئیں تو کیا اس کی یہ تعبیر کی جاسکتی ہے کہ یہ سچی خواب ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پتہ نہیں سچی خواب ہے کہ غلط ہے۔ لیکن ناموں کی تعبیر ہوتی ہے، خلفاء جو ہیں ان کے نام بھی اچھے ہیں اور نیک خواب ہے اور نیکی کی بات کر رہے ہیں تو وہ سچی خواب ہوگی، یہ تو سیاق وسباق سے پتہ لگتا ہے۔ آگے پیچھے جو خواب کے ہے وہ کیا ہے کس طرح کی ہے۔ مختلف خوابوں کی مختلف تعبیریں ہوتی ہیں۔ صرف ایک چیز کو دیکھ لینا تو بات نہیں ہے۔ بعض خوابیں ہوتی ہیں ان کی تعبیر ناموں کے حساب سے بھی ہو جاتی ہے۔ بعض جو حالات اس وقت پیش آرہے ہوتے ہیں، خواب میں نظر آرہے ہوتے ہیں ان کے حساب سے ہوتی ہے۔ اب کوئی کہہ دے مجھے فلاں خلیفہ نظر آئے انہوں نے کہا کہ تم نمازیں پڑھنی چھوڑ دو تو وہ تو جائز نہیں ہے۔

ایک لطیفہ ہے، ہمارے ایک بزرگ ہوتے تھے ان کا ایک اکلوتا بیٹا تھا اور بڑھاپے میں پیدا ہوا۔ وہ نمازیں پڑھنے میں بڑا سست تھا۔ اس کے ابا بڑے امیر آدمی تھے اور بہت بڑی سیاسی پارٹی کے خاندان کے تھے۔ ان کی بیوی فوت ہوگئی تھیں، بیٹا ان کے ساتھ رہتا تھا۔ خیر اپنے بیٹے کو ربوہ میں تعلیم دلوانے کیلئے لے کے آئے۔ ایک دن بیٹا اٹھ کے کہتا ہے کہ ابا جی۔ خلیفہ ثانی مجھے خواب میں آئے اور انہوں نے کہا بچے تم نمازیں نہ پڑھا کرو۔ وہ بزرگ بڑے ہوشیار تھے۔ ان کا پلنگ دروازے کی طرف تھا اور اس سے آگے دیوار کی طرف ان کے بیٹے کا پلنگ ہوتا تھا۔ تو کہتے کہ بیٹا او جو میری منجی ٹپ کے تیرے کول آئے میرے کن اچ کیوں نہ کہہ گئے، انہوں نے کہنے کیلئے کہ نمازیں نہ پڑھا کرو میرا پلنگ ٹاپا، تمہارے پاس گئے۔ تو یہ اس طرح کی باتیں جو ہیں یہ depend کرتی ہیں کہ خواب بنائی ہوئی ہے یا واقعی حقیقی خواب ہے۔

حضور انور نے اس اجتماع کے آخر پر فرمایا کہ اچھا صدر صاحب وقت ختم ہوگیا ہے اور ماشاء اللہ بارش بھی سارے خدام نے اپنے اوپر لے لی۔ یہ میں نے دیکھ لیا کہ ماشاء اللہ آپ کے خدام میں صبر اور حوصلہ ہے۔ کم از کم اتنی طاقت ہے، اتنا اظہار ہے کہ بارش کو برداشت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں مزید قوتِ برداشت اور طاقت بھی پیدا کرے اور یہ حقیقت میں دین کے خادم بننے والے ہوں اور اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں جو خدام الاحمدیہ کا مقصد ہے اور جو عہد کرتے ہیں یہ ہمیشہ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اس پر عمل کرنے والے ہوں اور خلافت کی حفاظت کرنے والے ہوں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس بارے میں کوشش بھی کریں اپنے دینی علم کو بھی بڑھائیں اور اسلام اور احمدیت کا پیغام بھی اپنے ملک میں پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(شکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 10 ستمبر 2021)

......☆......☆......☆......

بقیہ سیرۃ النبیؐ از صفحہ 8

کہ میں نے کانوں سے روئی نکال پھینکی اور قرآن کی تلاوت سُنتا رہا اور جب رسول اللہ نماز ختم کر چکے اور گھر کی طرف لوٹے تو میں ساتھ ہولیا اور آپؐ سے عرض کیا کہ مجھے آپؐ اپنی باتیں سُنائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کلام الٰہی سنایا اور توحید کی تبلیغ فرمائی جس کا یہ اثر ہوا کہ میں وہیں مسلمان ہوگیا۔ پھر میں نے آپؐ سے عرض کیا: یارسُول اللہ! مَیں اپنے قبیلے میں ممتاز حیثیت رکھتا ہوں اور لوگ میری بات مانتے ہیں پس آپؐ دُعا کریں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کی ہدایت دے۔ آپؐ نے اجازت دی اور دُعا فرمائی۔ جب طفیل اپنے قبیلہ میں پہنچے تو اُنہوں نے سب سے پہلے اپنے والد اور بیوی کو تبلیغ کی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ پھر قبیلہ والوں کی طرف رُخ کیا اور ان کو اسلام کی طرف بلایا، مگر اُنہوں نے انکار کیا اور نہ مانا بلکہ نفرت ومخالفت میں بڑھتے گئے۔ یہ حالت دیکھ کر طفیل پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ''یا رسُول اللہ! میری قوم نے تکذیب کی ہے اور مخالفت میں بڑھ گئی ہے پس اب آپ اُن کے واسطے بددُعا کریں۔ آپؐ نے ہاتھ اُٹھائے مگر بجائے بددُعا کرنے کے یہ الفاظ فرمائے کہ ''اَللّٰھُمَّ اِھْدِ دَوْسًا'' یعنی ''اے میرے اللہ تُو قبیلہ دَوس کو ہدایت دے۔'' اور پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی قوم کی طرف واپس چلے جاؤ اور نرمی اور محبت سے تبلیغ میں لگے رہو۔ طفیل کہتے ہیں کہ میں پھر اپنے قبیلہ کی طرف واپس آیا اور ان میں تبلیغ کرتا رہا حتّٰی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کی اور جنگِ بدر اور اُحد اور اَحزاب ہو چکیں تب جا کر میری قوم نے اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد میں اُن میں سے ستّر خاندانوں کے ساتھ مدینہ میں ہجرت کر آیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ خیبر میں مصروف تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ جو احادیث کے ایک مشہور راوی ہیں قبیلہ دَوس سے تھے اور انہی لوگوں میں مدینہ آئے تھے۔

طفیلؓ بن عمرو دَوسی کے متعلق یہ بھی روایت آتی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو قریش مکہ نے بہت زیادہ تنگ کرنا شروع کیا تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسُول اللہ! آپؐ میرے پاس چل کر قیام فرماویں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''یہ معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جب ہجرت کا حکم دے گا، تبھی میرا نکلنا ہوگا اور پھر جہاں کا ارشاد ہوگا وہیں جانا ہوگا۔'' (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ صفحہ 184 تا 189 مطبوعہ 200 قادیان)

یہ امر کہ لجنہ اماء اللہ کو جماعت میں ایک خاص اور نمایاں مقام حاصل ہے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ
لجنہ کی تمام سرگرمیاں ان تعلیمات کی روشنی میں ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی صورت میں نازل ہوئیں

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جہاں قرآن کریم نے عورتوں کو بعض ذمہ داریاں سونپی ہیں یا بعض حدود مقرر فرمائی ہیں وہاں قرآن کریم نے عورتوں کے بے شمار حقوق بھی وضع فرمائے ہیں

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم اس لئے دیا ہے کہ یہ فلاح پانے کا ذریعہ ہے
اس ایک لفظ فلاح کے کئی معانی ہیں اور کئی مثبت پہلو ہیں، لفظ فلاح کے مختلف معنوں کی تشریح وتفصیل

بطور احمدی ہم حقیقی طور پر خوش قسمت ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اسلام کی حقیقی راہ سے روشناس کرایا
جو اعتدال پسندی کی راہ ہے، پردے سے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے

عملی اصلاح کی کنجی یہ ہے کہ کسی گناہ یا برائی کو چھوٹا یا معمولی نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ ہر وہ بات جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسے گناہ سمجھنا چاہئے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم پر ایک اور احسان یہ بھی ہے کہ آپ نے ہمیں سکھایا کہ مَردوں کو عورتوں پر دباؤ ڈالنے
یا اپنے تسلط میں لانے کا حق نہیں بلکہ آپ نے تو فرمایا کہ ہر مرد کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور اس طرح عورتوں کیلئے نمونہ بننا چاہئے

آج کے معاشرے میں ہر قسم کے شعبے اور قومیت کے لوگ نظر آتے ہیں، ان کی اکثریت مسلمان عورت کے حقیقی مقام کو نہیں پہچانتی
اس لئے ہماری عورتوں کو اپنی پاکدامنی کے تحفظ کیلئے بہت محتاط ہونا چاہئے اور اپنے وقار اور عزت کی حفاظت کرنی چاہئے

آج اسلام پر ہر طرف سے حملے کئے جا رہے ہیں اور اس کو بدنام کیا جا رہا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی یہ ذمہ داری ہے
اور اس کا یہ کام ہے کہ ان غیر منصفانہ الزامات کا جواب دے، یہ احمدی مسلمانوں کا کام ہے کہ ان دھبوں کو دھوئیں جو اسلام کے وقار کو دھندلا کر رہے ہیں
اور اسلام کی حقیقی اور خالص تعلیمات پر تیز چمکتی ہوئی روشنی ڈالیں، لیکن آپ صرف اُس وقت ایسا کر سکتے ہیں جب آپ کے اپنے اعمال کا معیار اعلیٰ ترین ہو

لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہونے کی حیثیت سے خاص طور پر یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس الزام کا تدارک کریں کہ نعوذ باللہ اسلام عورتوں پر سختی اور ظلم کی تعلیم دیتا ہے

پردہ اور حجاب عورت کو اس کا حقیقی وقار، خودمختاری اور آزادی دلاتا ہے، حجاب ایک عورت کو محض ظاہری تحفظ نہیں دیتا بلکہ اسے روحانی تحفظ اور دل کی پاکیزگی دینے کا بنیادی ذریعہ ہے

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارا ہر عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہونا چاہئے اور جو کچھ بھی اس کی خاطر کیا جاتا ہے
چاہے وہ نماز ہو یا کوئی اور عمل ہو وہ عبادت ہی کے زُمرہ میں آتا ہے اور ہر احمدی کو یہ بات ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے

افرادِ جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے سلوک کے بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

اپنی نمازوں کی حفاظت کریں، اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں، اپنی اور اپنی بچیوں کی عزت و ناموس اور عصمت کی حفاظت کریں، اپنے گھروں میں اپنے بچوں اور خاوندوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں، اپنی روحانیت میں ترقی کریں، آپ کے عملی نمونے روحانیت میں بھی ہونے چاہئیں اور اپنی نسل کی تربیت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں

لجنہ اماء اللہ یو. کے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے انگریزی خطاب کا اردو میں مفہوم فرمودہ 26/ اکتوبر 2014ء بروز اتوار بمقام بیت الفتوح، مورڈن، یو. کے

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ
وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ○

اس سے پہلے کہ میں اپنے خطاب کا آغاز کروں میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے صد سالہ تشکر کے سلسلے میں جو تحفہ پیش کیا ہے اس سے متعلق پہلے میرا خیال تھا کہ یہ یو کے (UK) جماعت کو ان کے مختلف منصوبہ جات کی مدّ میں دے دینا چاہئے۔ لیکن پھر مجھے خیال گزرا اور میرے نزدیک یہ بہتر فیصلہ ہے کہ مجھے اس رقم کو لجنہ اماء اللہ یو کے (UK) کو اپنی پراپرٹی خریدنے کیلئے دے دینا چاہئے کیونکہ اب ہر ذیلی تنظیم اپنی پراپرٹی خریدنے کیلئے کوشش کر رہی ہے جہاں وہ اپنی تقریبات کا انعقاد کر سکیں اور لجنہ اماء اللہ کو بھی اپنی پراپرٹی کی ضرورت ہے۔ اس لئے میرے نزدیک یہ بہتر اور مناسب فیصلہ ہے کہ اس رقم کو اس فنڈ میں شامل کر لیا جائے۔ اگر ایسے فنڈ کو جاری کیا جا چکا ہے تو اِس رقم کو اُس میں شامل کر لیا جائے اور اگر ابھی تک پراپرٹی خریدنے کے سلسلے میں کسی قسم کے فنڈ کو جاری نہیں کیا گیا تو اب انہیں چاہئے کہ اِس رقم کے ساتھ ایسے فنڈ کا آغاز کر دیں۔ مجھے امید ہے کہ لجنہ اماء اللہ یو کے (UK) مستقبل قریب میں اپنی پراپرٹی خریدنے کی کوشش کرے گی۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج لجنہ اماء اللہ یو کے کا اجتماع اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ کئی مواقع پر مَیں نے آپ کو اس انتہائی اہم اور قابل عزت مقام کی یاددہانی کرائی ہے جو جماعت احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ کو حاصل ہے۔ اگر ہم محض تعداد کے حوالے سے بھی جائزہ لیں تو ہماری جماعت میں خواتین کی تعداد مردوں کی تعداد کے بالمقابل زیادہ ہے اور یہی رجحان عمومی طور پر دنیا بھر کی آبادی میں بھی نظر آتا ہے۔ یہ امر کہ لجنہ اماء اللہ کو جماعت میں ایک خاص اور نمایاں مقام حاصل ہے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ لجنہ کی تمام سرگرمیاں ان تعلیمات کی روشنی میں ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی صورت میں نازل ہوئیں۔ جیسا کہ آپ سب جانتی ہیں کہ اِس دَور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کی خالص اور حقیقی تعلیمات کے احیاء اور ان کو مضبوطی کے ساتھ قائم کرنے کیلئے مبعوث فرمایا۔ اس لئے آپ سب انتہائی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امام الزمان کو پہچاننے اور ان کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جہاں قرآن کریم نے عورتوں کو بعض ذمہ داریاں سونپی ہیں یا بعض حدود مقرر فرمائی ہیں وہاں قرآن کریم نے عورتوں کے بے شمار حقوق بھی وضع فرمائے ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ تمام اعمال صالحہ کا اجر عطا فرمائے گا وہاں اللہ

تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ان انعامات کے حقدار صرف مَرد ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مردوں اور عورتوں دونوں کو ان کے اعمال صالحہ کی مناسبت سے اجر دیا جائے گا۔ لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ نے بعض ایسے احکامات جاری فرمائے ہیں جن پر بعض حالات میں عمل کرنا عورتوں کو مشکل لگے یا وہ اسے پابندی خیال کریں تو ان پر عمل کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر بھی بہت بڑھا کر دیا جائے گا۔ مثلاً جہاں اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دیا ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت محبت اور بخشش ان عورتوں پر بارش کی طرح نازل ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی فرمانبرداری کرتی ہیں۔

مزید برآں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم اس لئے دیا ہے کہ یہ فلاح پانے کا ذریعہ ہے۔ اس ایک لفظ فلاح کے کئی معانی ہیں اور کئی مثبت پہلو ہیں۔ چند کا ذکر کرتا ہوں۔ فلاح کے معنی ہیں ترقی کامیابی اور اس چیز کا حصول جس کی ایک انسان کا دل تمنا یا جستجو کرتا ہے اس کے معنی خوشی، سکون، سلامتی اور حفاظت بھی ہیں۔ فضلوں کی ایک دائمی حالت، زندگی کا حقیقی آرام اور طمانیت کو بھی فلاح کہا جاتا ہے۔

فلاح کے ان مطالب کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کس قدر بھلائی چاہنے والا اور پیار کرنے والا ہے جہاں اس کے محض ایک حکم کی اطاعت کرنے کے ساتھ کس قدر وسیع فضل اور کئی قسم کے اجر منسلک ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محض اس ایک حکم کی تعمیل کے نتیجے میں دائمی تحفّظ اور سلامتی عطا ہوتی ہے اور عمر بھر کے لئے فضل نازل ہوتے ہیں جو صرف اس دنیا تک محدود نہیں بلکہ آخرت میں بھی انسان ان فضلوں کو حاصل کرتا ہے۔ ایک عورت کیلئے اس سے بڑھ کر خوشی کا اور کیا ذریعہ ہوگا کہ اسے علم ہو جائے کہ محض اس ایک حکم کی اطاعت کے بدلے میں اسے اس قدر اجر عطا کیا جائے گا۔ اگر عورتیں صحیح طریق پر پردہ کریں تو وہ اپنے آپ کو بیشمار خطرناک اور نامناسب حالات سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔

ایک غیر مسلم عورت نے کچھ عرصہ پہلے ایک مضمون تحریر کیا جس کا مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔ اس عورت نے لکھا کہ وہ مرد جو حجاب کے خلاف تحریک چلا رہے ہیں اور اس مقصد کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں دراصل وہ عورتوں کے حقوق کیلئے نہیں لڑ رہے بلکہ وہ صرف اپنی شہوانی اور ناپاک خواہشات کی تکمیل چاہتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حکم بھی بغیر کسی وجہ یا مقصد کے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ایک شخص کیلئے انفرادی طور پر اور معاشرے کی سطح پر بھی منفعت کا موجب ہے۔ احکاماتِ الٰہیہ اس زندگی میں موجود کئی خطرات اور رکاوٹوں سے حفاظت کا ذریعہ ہیں اور یہ اخروی زندگی میں بھی ہمارے لئے بہترین اجر اور انعامات کے حصول کی یقین دہانی کا ذریعہ ہیں۔

بطور احمدی ہم حقیقی طور پر خوش قسمت ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اسلام کی حقیقی راہ سے روشناس کرایا جو اعتدال پسندی کی راہ ہے۔ ہم ان انتہا پسند مسلمانوں کی طرح نہیں جو اپنی عورتوں کو اپنے چہرے اور جسم کے ہر حصے کو یہاں تک ڈھانپنے پر مجبور کرتے ہیں کہ گویا وہ چوروں اور ڈاکوؤں کے بھیس میں نظر آتی ہیں جو اپنی شناخت چھپانے کیلئے ایسا کرتے ہیں۔ ہم ایسے مسلمانوں کی طرح بھی نہیں جو اس شدید عمل کے ردّعمل کے طور پر دوسری انتہا کو پہنچ رہے ہیں جہاں انہوں نے اپنے سکارف یا دوپٹے بھی اتار دیئے ہیں اور بے حیائی سے اس قدر میک اَپ (make up) کئے ہوئے چلتی پھرتی ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو تضحیک یا تمسخر کا نشانہ بنا رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اب تو پاکستان میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے غیر مناسب لباس تیار کئے جا رہے ہیں جہاں شلوار قمیض کے ساتھ دوپٹہ بھی نہیں ہوتا۔ چنانچہ عورتیں اور لڑکیاں اپنے گلے اور سینے کو ڈھانپے بغیر کھلم کھلا گھومتی پھرتی ہیں۔ اس قسم کے لباس کو تو محض بے شرمی اور بے حیائی ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ ہم احمدی اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جو اعتدال پسندی کی تعلیمات ہیں اور ہم ان انتہا پسندوں کی طرح نہیں جو اپنی عورتوں کو اس طرح برقع اوڑھنے پر مجبور کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں بھی نظر نہیں آتیں۔ بدقسمتی سے ایسے لوگ موجود ہیں اور اسکے متعلق حال ہی میں ایک لطیفہ منظر عام پر آیا جس میں کسی نے ایک کارٹون بنایا ہوا تھا جس میں ایک گاڑی کو شٹل کاک برقع پہنے دکھایا گیا جس کے سامنے مکمل پردہ تھا۔ اس کارٹون کے نیچے یہ تحریر کیا گیا تھا کہ طالبان نے عورتوں کو گاڑی چلانے کی اجازت دے دی۔ یعنی اگر ایک گاڑی برقع پوش یا مکمل طور پر پردے سے ڈھکی ہوگی تو تب ہی ایک عورت کو گاڑی چلانے کی اجازت ہوگی۔ یہ مضحکہ خیز باتیں ہیں۔ گو کہ یہ ایک مذاق تھا مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ انتہا پسندانہ رویہ بعض لوگوں میں رائج ہے جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول نہیں کیا۔ اس لئے وہ صریحاً غلط اور غیر منطقی نظریات کی پیروی کرتے ہیں۔

اسلام کی حقیقی تعلیمات جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائیں اور آپ نے واضح طور پر فرمایا کہ عورتوں کو گھروں سے باہر لے جانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ آپؑ تو خود اپنی حرم مبارکہ حضرت ام المومنینؓ کے ساتھ سیر پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات ہم راستوں یا کھیتوں میں سیر کرتے تھے اور آپؑ کسی ایسے شخص کی پرواہ نہیں کرتے تھے جو سمجھے کہ ایسا کرنا غلط ہے یا جو اعتراض یا نکتہ چینی کرے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ احادیث سے ثابت ہے کہ انسان کو تازہ ہوا سے لطف اٹھانا چاہئے تاہم ایسا کہیں نہیں کہا گیا کہ صرف مرد ہی تازہ ہوا سے فائدہ اٹھائیں بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ مسلسل گھر کی چار دیواری میں محصور رہنے سے کئی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال سامنے رکھتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باہر لے جایا کرتے تھے اور جنگوں میں بھی آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتی تھیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 321 تا 322، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس پردے سے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ دونوں طرف ہمیں انتہا پسندی نظر آتی ہے۔ یورپ اور عموماً مغربی دنیا میں معاشرہ اس قدر آزاد خیال اور بے حیائی میں آگے بڑھ چکا ہے کہ زنا، فحاشی اور بدکاری اب عام ہے۔ دوسری طرف ایسے مسلمان ہیں جن کی مَیں نے مثال دی ہے جیسے طالبان جو اس قدر انتہا پسند ہیں کہ ان کی عورتوں کو گھر سے نکلنے پر بھی پابندی ہے۔ چنانچہ کبھی اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو مت بھولیں کہ اس نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی ہے کیونکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اسلام کی حقیقی راہ دکھائی ہے۔

جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ جہاں کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے کوئی حکم دیا ہے وہاں اس نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ اس کے احکامات کی پیروی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا دائرہ بھی وسیع ہے اور وہ انعامات کئی گنا زیادہ ہیں جو اس جہان میں اور اگلے جہان میں بھی انسان کو عطا کئے جائیں گے۔ جب ہم یہ ادراک حاصل کر لیتے ہیں تو کیا عقل اس بات کا تقاضا نہیں کرتی کہ ہم اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالیں اور اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کیلئے مسلسل کوشش کرتے رہیں۔

چند ماہ قبل مَیں نے عملی اصلاح کے موضوع پر سلسلہ وار خطبات دیئے تھے اور واضح کیا تھا کہ عملی اصلاح کی کنجی یہ ہے کہ کسی گناہ یا برائی کو چھوٹا یا معمولی نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ ہر وہ بات جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسے گناہ سمجھنا چاہئے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا۔ یاد رکھیں بظاہر معمولی گناہ بڑے گناہوں اور برائیوں کیلئے دروازے کھول دیتے ہیں اور بڑی برائیاں آہستہ آہستہ اندر آ جاتی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جب ہم کوئی ایسا عمل کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی تعلیمات کے خلاف ہو تو ہم اللہ تعالیٰ سے دُور ہو جاتے ہیں اور جب ہم اللہ تعالیٰ سے دُور ہوتے ہیں تو ہم اسکے فضلوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور گناہ کے ارتکاب سے بچنے کیلئے عطا کردہ تحفّظ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں کروڑوں مسلمان ہیں مگر پھر بھی چند ہی ایسے ہیں جو دین کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ اس روحانی انحطاط یا گراوٹ کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کے بظاہر نسبتاً چھوٹے احکامات کو اہمیت دینا چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے وہ وقت کے ساتھ ساتھ اپنے دین سے مکمل طور پر دُور ہو چکے ہیں۔ لیکن ہم جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہونے کا دعویٰ کیا ہے ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ اپنی زندگیوں کو اس نہج پر گزاریں کہ جس کا اللہ تعالیٰ ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص بیعت میں داخل ہوتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ سمجھے کہ بیعت محض زبانی اقرار کا نام نہیں بلکہ اپنے آپ کو دین کی راہ میں بیچ دینا ہے۔ سو بیعت کنندہ کو اپنے عقیدے کی خاطر ہر قسم کی تذلیل اور نقصان کو برداشت کرنے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو زبانی طور پر تو بیعت کے الفاظ دہراتے ہیں مگر وہ شرائط بیعت پر پورے نہیں اترتے۔ اس لئے جب کبھی انہیں کسی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ انہیں نقصان کیوں پہنچا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ خیال کرتے ہیں کہ صرف بیعت کر لینا کافی ہے اور پھر توقع کرتے ہیں کہ انہیں کبھی مشکلات

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد
خالصۃً اللہ تعالیٰ پر توکّل کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے

(خطبہ عیدالضحیٰ فرمودہ 31/جولائی 2020)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنی نمازوں کی حفاظت کریں، اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں، اپنی اور اپنی بچیوں کی عزت و ناموس اور عصمت کی حفاظت کریں۔ (خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 26/اکتوبر 2014)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

یا مصائب کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 17، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ بیعت کرنے کے بعد انسان کو اللہ تعالیٰ کے بظاہر چھوٹے سے چھوٹے حکم کی بھی اطاعت کرنی چاہئے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو جو بنیادی تعلیم دی ہے وہ غیب پر ایمان ہے۔ ایمان بالغیب اسی بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان موت کے بعد زندگی پر غیر متزلزل ایمان لائے۔ اس لئے ہمیں اس ابدی زندگی کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ ایمان بالغیب ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے اور ہمارے دل میں مخفی ہر بات کو جانتا ہے اور اسی مناسبت سے جزا اور سزا دیتا ہے۔ اس لئے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نہیں مانتے تو ہمیں یہ کہہ کر بیچارگی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو ہم سے بہتر سلوک کرنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم پر ایک اور احسان یہ بھی ہے کہ آپ نے ہمیں سکھایا کہ مردوں کو عورتوں پر دباؤ ڈالنے یا اپنے تسلّط میں لانے کا حق نہیں بلکہ آپ نے تو فرمایا کہ ہر مرد کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور اس طرح عورتوں کیلئے نمونہ بننا چاہئے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 5، صفحہ 217 تا 218، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ مرد عورتوں پر ناحق پابندیاں عائد کرتے پھریں اور اپنے آپ کو مکمل طور پر آزاد کرلیں۔ سو پہلا حکم مَردوں کیلئے ہے کہ تقویٰ سے زندگی بسر کریں اور اگر وہ ایسا کریں گے تو عورتیں قدرتی طور پر ان کا نمونہ پکڑتے ہوئے اقتدا کریں گی۔ اگر ہم قرآن کریم کے پردے سے متعلق احکامات کا مطالعہ کریں جو سورۃ النور میں درج ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ عورتوں کو حکم ہے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور پردہ کریں لیکن اس سے پہلے یہ حکم درج ہے کہ مرد بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اس لئے حقیقی اسلامی معاشرے میں پہلے مَردوں کو نیکی اختیار کرنے کا حکم ہے۔ عورتوں کو بتایا گیا ہے کہ اگر وہ اس حکم کی فرمانبرداری کریں گی تو انہیں فلاح کی شکل میں اجر دیا جائے گا۔ یعنی تحفّظ اور وہ تمام اجر دیئے جائیں گے جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اور مَردوں سے کہا گیا ہے کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے اللہ تعالیٰ عورتوں کو اپنی محبت اور قرب کی شکل میں انعام عطا فرمارہا ہے جبکہ مَردوں کو سخت تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ اسکے احکامات کی خلاف ورزی کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں سزا دے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اگر عورتیں پردہ نہ کریں اور حیاداری سے کام نہ لیں اور مَردوں کے ساتھ آزادانہ ملیں جلیں تو یہ اس بات کے مترادف ہے کہ گویا کوئی شخص کُتّے کے آگے روٹی ڈال دے اور اس بات کی توقع کرے کہ کُتّا اس روٹی پر منہ نہ مارے۔ اس لئے عورتوں کو اپنی پاکدامنی کی خود حفاظت کرنی چاہئے اور مَردوں کی آزاد نظروں سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔ (ماخوذ از اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 343 تا 344)

ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ احمدی عورت کو ہمیشہ اپنے وقار اور عزت کی حفاظت پردہ میں رہ کر کرنی چاہئے۔

آج کے معاشرے میں ہر قسم کے شعبے اور قومیت کے لوگ نظر آتے ہیں۔ انکی اکثریت مسلمان عورت کے حقیقی مقام کو نہیں پہچانتی۔ اس لئے ہماری عورتوں کو اپنی پاکدامنی کے تحفظ کیلئے بہت محتاط ہونا چاہئے اور اپنے وقار اور عزت کی حفاظت کرنی چاہئے۔

جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بیعت محض زبانی اقرار کا نام نہیں بلکہ ایک احمدی کو مسلسل اپنے آپ کو بہتر کرنے کیلئے کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے مَیں ہر احمدی عورت سے اور بچی سے کہتا ہوں کہ وہ ہر رنگ میں اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں تلاش کریں۔ آپ کی روحانی ترقی صرف موجودہ نسل کو فائدہ نہیں پہنچائے گی بلکہ ہماری آئندہ نسلوں کی حفاظت کی بھی ضامن ہوگی کیونکہ اگلی نسل آپ ہی کی گود میں پروان چڑھ رہی ہے، پرورش پا رہی ہے اور تربیت حاصل کر رہی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی بیعت میں شامل ہوتا ہے اسے اپنی بیعت کے مقصد کو سمجھنا چاہئے۔ اسے اپنے آپ سے یہ پوچھنا چاہئے کہ اس نے دنیا کی خاطر بیعت کی ہے یا اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمتوں اور انعامات کے حصول کیلئے کی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بدقسمتی سے بہت سے ایسے لوگ ہیں جو بیعت کرتے ہیں مگر روحانیت میں ترقی نہیں کرتے اور وہ دینی علم سے بے بہرہ رہتے ہیں اور روحانیت کے ادراک اور بصیرت سے محروم رہتے ہیں۔ ان کے عمل حقیقی حسن اور نیکی سے خالی ہوتے ہیں۔ نیکی میں ترقی کرنے کی بجائے وہ اپنے تئیں گناہ اور معصیت میں ڈوبے ہوتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد کو تنبیہ فرمائی کہ یاد رکھو کہ یہ زندگی عارضی ہے۔ چاہے عسر ہو یا یسر، یہ چند دن، ماہ یا سالوں میں ختم ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ اگلے جہان کی زندگی دائمی ہے۔ اس لئے اس عارضی زندگی کا ہر لمحہ آخرت کی زندگی کیلئے بیج بونے میں صرف ہونا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مزید اس بات کی تعلیم دی کہ بیعت کے ذریعہ دو عظیم فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور اس کے ذریعہ وہ خالص ہو کر روحانی اصلاح کی توفیق پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے چنیدہ بندے کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ انسان شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 141، 142 و 145، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس لئے ہمیں مسلسل اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کیا ہم اپنے آپ کو شیطان سے محفوظ کر رہے ہیں اور اپنے دلوں کو گناہ سے پاک کر رہے ہیں؟ ہم شیطانی حملوں سے اس وقت ہی بچ سکتے ہیں جب ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق بجالانے اور اس کے احکامات کی پیروی کرنے کی طرف توجہ دیں گے۔ اگر ہم ایسا کر رہے ہیں تو پھر ہی ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم بیعت کا حق ادا کر رہے ہیں۔ آپ میں سے اکثریت جو میرے سامنے بیٹھی ہوئی ہے پیدائشی احمدیوں کی ہے جن کے آباؤ اجداد نے احمدیت قبول کی۔ یہ حقیقت کہ ان کی آنے والی نسلیں احمدیت اور خلافت سے وابستہ ہیں اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی دعاؤں اور نیک اعمال کو قبول فرمایا۔

یاد رکھیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کے آباؤ اجداد نے بہت سی مشکلات کا سامنا کیا اور قربانیاں دیں۔ ان میں سے کئی افراد کو اپنے دوستوں اور خاندانوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ وہ اس دنیا اور اپنے پیاروں کو اپنے ایمان کی خاطر چھوڑنے کو تیار تھے اور یقیناً آپ میں سے کئی ایسے ہیں جن کے بڑوں کو پاکستان میں احمدیوں پر مسلسل ڈھائے جانے والے مظالم کے نتیجہ میں اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔

مگر اس قسم کی قربانیاں بے سُود ہیں اگر ان کے ساتھ مذہب پر عمل پیرا نہ ہوں اور اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے نہ ہوں۔ اس لئے آپ سب کو دوسروں کیلئے نیک نمونہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس مغربی معاشرے میں رہتے ہوئے یہاں کے مقامی لوگوں کیلئے نجات اور ان کی حق کی طرف رہنمائی کا ذریعہ بنیں۔ آپ کا کردار اور شخصیت آپ کے ماحول میں رہنے والوں کو اپنی طرف کھینچنے والی ہوتا کہ آپ حقیقی اسلام کی خوبصورتی اس معاشرے پر ظاہر کرنے کا موجب بن جائیں۔ آج اسلام پر ہر طرف سے حملے کئے جارہے ہیں اور اس کو بدنام کیا جارہا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی یہ ذمہ داری ہے اور اس کا یہ کام ہے کہ ان غیر منصفانہ الزامات کا جواب دے۔ یہ احمدی مسلمانوں کا کام ہے کہ ان دھبوں کو دھوئیں جو اسلام کے وقار کو دھندلا کر رہے ہیں اور اسلام کی حقیقی اور خالص تعلیمات پر تیز چمکتی ہوئی روشنی ڈالیں لیکن آپ صرف اس وقت ایسا کر سکتے ہیں جب آپ کے اپنے اعمال کا معیار اعلیٰ ترین ہو۔ جب آپ ایسے معیار حاصل کریں گے تب ہی آپ کا عمل اس بات کا ثبوت ہوگا کہ اسلام وہ سچا مذہب ہے جو فطرت انسانی سے عین مطابقت رکھتا ہے۔

لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہونے کی حیثیت سے خاص طور پر یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس الزام کا تدارک کریں کہ نعوذ باللہ اسلام عورتوں پر سختی اور ظلم کی تعلیم دیتا ہے۔ آج میں نے خاص طور پر پردے کے متعلق بات کی ہے حالانکہ اسلام میں متعدد اور احکامات بھی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سمجھا جاتا ہے کہ پردہ عورت سے اس کے بنیادی حقوق چھینتا ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ درست نہیں۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ پردہ اور حجاب عورت کو اسکا حقیقی وقار، خودمختاری اور آزادی دلاتا ہے۔ حجاب ایک عورت کو محض ظاہری تحفظ نہیں دیتا بلکہ اسے روحانی تحفظ اور دل کی پاکیزگی دینے کا بنیادی ذریعہ ہے۔

جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم بھی معمولی یا غیر اہم نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہر حکم اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنی نوع انسان اس کی عبادت کریں اور یہ عبادت ہی تخلیق کا اصل مقصد ہے۔ عبادت دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کا نام ہے۔ لیکن اس کے علاوہ حقیقی عبادت اس بات کا بھی تقاضا کرتی ہے کہ ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر ہو۔ اگر یہ ہمارا مقصد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یاروخودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں ✡ خُو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں ✡ حق کیطرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ ✡ مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ ✡ خدا کا عشق مَے اور جام تقویٰ

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ

خدا کا عشق مَے اور جام تقویٰ

ہوگا تو ہمارا ہر عمل چاہے بڑا ہو یا چھوٹا وہ عبادت کی ایک صورت بن جائے گا اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے گھروں کی نگرانی کریں اور بچوں کی تربیت کریں تو اگر وہ ایسا کریں گی تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی کے زُمرہ میں آجائے گا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عورت اپنے وقار اور پاکدامنی کا تحفظ کرے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے شادی کرے تو یہ بھی عبادت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بیشمار اور احکامات ہیں جن کی پیروی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں داخل ہے۔ اگر آپ ایسے معاشرے میں رہتی ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے کسی خاص حکم کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے یا اس کی تضحیک کی جاتی ہے اور آپ مسلسل اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی فرمانبرداری کرتی ہیں تو پھر آپ اپنی ثابت قدمی کی وجہ سے مزید اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور انعامات کی وارث قرار پائیں گی۔ اس لئے اس معاشرے میں آپ حجاب کے مناسب معیار کو اختیار کرنے پر یقیناً اللہ تعالیٰ کے اجر عظیم کی مستحق ہوں گی۔ اگر آپ ایسا کریں گی تو آپ بیرونی اور اندرونی طور پر پاکیزگی کی حامل ہوں گی۔ جب آپ کا لباس باوقار ہوگا تو قدرتی طور پر یہ آپ کے دلوں اور ذہنوں میں پاک خیالات داخل ہونے کا ذریعہ ہوگا۔ جب آپ مناسب اور احسن لباس اللہ تعالیٰ کی خاطر پہنیں گی تو قدرتی طور پر آپ کی سوچ کا اگلا قدم یہی ہوگا کہ آپ اور کن طریقوں سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرسکتی ہیں اور آپ ایک پاک اور صالح زندگی کے حصول کیلئے نئی راہوں کو تلاش کرنے والی ہوں گی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارا ہر عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہونا چاہئے اور جو کچھ بھی اس کی خاطر کیا جاتا ہے چاہے وہ نماز ہو یا کوئی اور عمل ہو وہ عبادت ہی کے زمرہ میں آتا ہے اور ہر احمدی کو یہ بات ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے۔ آپ کو ہمیشہ اپنے اس ایمان پر پختہ ہونا چاہئے کہ جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود قائم فرمایا ہے اور وہ ہر ممکن رنگ میں جماعت کی مدد اور نصرت فرما رہا ہے۔ بہت سی عورتیں جو میرے سامنے آج بیٹھی ہوئی ہیں ایسی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے خود جماعت احمدیہ کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔ اس طرح ان پر یہ بات واضح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی جماعت میں شامل ہونا ضروری تھا۔ اس سال کے جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت کی تقریب اور احمدیوں کے نمونہ کو خود مشاہدہ کرتے ہوئے بہت سے ایسے لوگ تھے جن میں ایک انگریز خاتون بھی شامل تھیں جنہوں نے احمدیت میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو بدل رہا ہے اور انہیں احمدیت کی طرف مائل فرما رہا ہے یہ اس بات کا عظیم ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو کامیاب اور کامران کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس لئے ایسا چاہتا ہے تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات اور شان و شوکت ایک مرتبہ پھر دنیا کے ہر کونے میں قائم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور نصرت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اور اگر ہم اس نصرت الٰہی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک فرد جماعت کو اپنی روحانی حالت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔

یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بیعت کے دو حصے ہیں ایک حصہ ایمان اور عقیدے کا ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدعات سے منسلک خطرات کے بارہ میں تنبیہ فرمائی اور فرمایا کہ اس جماعت کو ان تمام باتوں سے بچنا چاہئے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ بدعات کئی مختلف طریق پر ظاہر ہوسکتی ہیں جو لوگوں کو ایمان کی اصل روح سے دُور لے جاتی ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 364، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

مثلاً دوسروں کے خوف کی وجہ سے حجاب سے اعراض کرنا یا دوسروں کی خواہش کی پیروی میں شادیوں پر فضول خرچی کرنا یا نمازوں کو بغیر وجہ کے جمع کر کے ادا کرنا یہ تمام بدعات ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ تمام بدعات کی مثالیں ہیں جو بنی نوع کو مذہب سے ایمان سے اور خدا تعالیٰ سے دُور لے گئی ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ انہوں نے مذہب کو ہی آلودہ کر دیا ہے۔

آپ نے ہمیں تعلیم دی کہ آپکی بیعت کا دوسرا حصہ اسلام کی تعلیمات اور عقیدے کے مطابق اپنے عمل کو ڈھالنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ محض کلمہ پڑھنا ہی کافی نہیں۔ ورنہ قرآن کریم کے اس قدر طویل اور مفصّل ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ ایک انتہائی خوبصورت تمثیل بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایمان ایک باغ کی طرح ہے جو انتہائی خوبصورت پھولوں اور پھلوں سے لدا ہوا ہے جبکہ ایمان کا عملی حصہ اس شفّاف پانی کی طرح ہے جسکے ذریعہ اس باغ کی پرورش کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قطع نظر اس کے کہ کس قدر خوبصورت باغ ہے آخرکار وہ باغ اجڑ جائے گا اگر وہ اس پانی سے محروم ہو جائے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو۔ خواہ تعلیمات کتنی ہی پائیدار کیوں نہ ہوں اگر ان پر عمل نہ کیا جائے تو شیطان مداخلت کر کے انہیں ناقص کر دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اسلام کی یہی حالت اسکی تیسری صدی ختم ہونے کے بعد ہوئی جب وقت گزرنے کے ساتھ مسلمان اپنی تعلیمات بھول گئے اور باوجود اسکے کہ قرآن کریم اپنی اصل حالت میں محفوظ تھا مگر ان کے دل ایمان سے محروم ہو گئے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 365 تا 366، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اب یہ دَور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دَور ہے اور اسی طرح وہ لوگ جو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہوں گے وہ دیکھیں گے کہ ان کا ایمان کمزور پڑ جائے گا اور آخرکار کلیۃً ان کے دلوں سے غائب ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ حقیقی اسلام آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے دنیا میں دوبارہ قائم ہوگا اور اس مقصد کے حصول کیلئے ہماری جماعت کو قائم فرمایا گیا۔ ہمیں ہمیشہ اس مقصد کو اپنی زندگیوں کا مطمح نظر بنائے رکھنا چاہئے اور ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیمات پر اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا تو ہم بارہا مشاہدہ کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت افرادِ جماعت کے ساتھ ہے۔ آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جنہوں نے خود اس کا مشاہدہ کیا ہے۔

اب مَیں اسکی چند مثالیں دیتا ہوں۔ ایک احمدی خاتون جن کا تعلق کینیڈا سے ہے انہوں نے پردے سے متعلق اپنا تجربہ تحریر کیا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہیں نوکری کے حصول میں اس وجہ سے دشواری پیش آئی کیونکہ وہ پردہ کرتی تھیں۔ وہ لکھتی ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ سے یہ عہد کیا تھا کہ جو کچھ بھی ہو جائے وہ اپنے پردہ پر سمجھوتا نہیں کریں گی۔ انہیں بعد ازاں مختلف نوکریاں ملیں مگر حجاب پر پابندی کی وجہ سے انہیں وہ نوکریاں چھوڑنی پڑیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی خاطر انہوں نے دنیا کو پس پشت ڈال دیا لیکن کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس قربانی کا اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عطا فرمائے۔

ایک اور خاتون جن کا نام ماریہ صاحبہ ہے اور جرمن خاتون ہیں لکھتی ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے حجاب پہننا شروع کر دیا۔ وہ جرمنی میں ایک ہسپتال میں کام کرتی تھیں اور انتظامیہ نے کہا کہ حفظان صحت کے مدّنظر انہیں حجاب ترک کرنا ہوگا۔ انہوں نے مجھے دعا کیلئے لکھا اور میں نے جواب میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کرے کہ وہ امن اور سکون کے ساتھ کام کرسکیں۔ آخرکار انہیں اپنی نوکری سے مستعفی ہونا پڑا کیونکہ ہسپتال کی انتظامیہ اپنے مطالبات سے دستبردار ہونے پر تیار نہیں تھی لیکن ان کا ایمان متزلزل نہیں ہوا اور پھر ایسا ہوا کہ جلد ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں بہتر نوکری عطا فرما دی۔ الحمد للہ۔

بنگلہ دیش سے ایک احمدی خاتون صدیقہ صاحبہ جو انجنیئر تھیں اور ایک نجی کمپنی میں کام کرتی تھیں انہوں نے 2011ء میں جلسہ سالانہ یو.کے میں شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے اپنے کام سے چھٹی کی درخواست داخل کی۔ جب ان کی کمپنی کے افسران کو علم ہوا کہ وہ ایک احمدی ہیں اور اپنے خلیفہ کو ملنے کیلئے لندن کے سفر پر جانا چاہتی ہیں اور وہاں جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنا چاہتی ہیں تو انہوں نے ان پر مستعفی ہونے کیلئے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ انہوں نے نتیجۃً نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔ ایسا کرنے کے بعد انہوں نے مجھے دعا کیلئے لکھا اور اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے مضبوط ایمان کی جزا دی۔ وہ لکھتی ہیں کہ عام طور پر بنگلہ دیش میں نوکری حاصل کرنا ایک بہت ہی محال امر ہے۔ انہیں بغیر کسی مشکل کے بہت بہتر نوکری ایک سادہ آن لائن ایپلیکشن (application) کے ذریعہ مل گئی۔ اس لئے دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضل کرتا ہے اور ان پر اپنے انعام نازل فرماتا ہے جو اپنے دین کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور قربانی کیلئے تیار رہتے ہیں۔ یہ بیعت کے ان الفاظ کا حقیقی مفہوم ہے کہ مَیں اپنے دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی قربانی کو رائیگاں نہیں جانے دے گا خواہ وہ بڑی ہو یا کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح کوئی فردِ جماعت جسے احمدی ہونے کی وجہ سے کسی بھی قسم کے ظلم یا مخالفت کا سامنا ہے وہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے اسکے صبر اور استقامت کی بہترین جزا عطا فرمائے گا۔ یہ مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اور یہ مثالیں ہمیں اپنے دین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور اپنے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کیلئے

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں
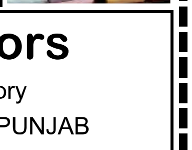
Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

تحریک کرنے والی ہونی چاہئیں۔ اگر ایسا ہوگا تو پھر ہی ہم حقیقی احمدی کہلانے کے مستحق ہوں گے۔ مَیں ایک مرتبہ پھر کہتا ہوں کہ آپ اپنے ایمان کے کسی بھی حصے یا اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو غیر اہم مت سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات یکساں طور پر اہم ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور قرب کی طرف لے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اپنے ایمان کے ہر پہلو کا عملی طور پر احسن رنگ میں اظہار کرنے والی ہوں۔ خدا کرے کہ آپ سب جو اس معاشرے میں رہتی ہیں مسلسل اپنے وقار اور شرم و حیا کی حفاظت کرنے والی ہوں اور دوسروں کیلئے نیکی کا بہترین نمونہ بننے والی ہوں جسے دیکھ کر دوسرے اس کی تقلید کریں۔ خدا کرے کہ آپ اپنی آئندہ آنے والی نسلوں میں ایمان کی حقیقی روح پھونکنے والی ہوں۔ خدا کرے کہ آپ سب اپنے کردار سے ان لوگوں کو غلط ثابت کرنے والی ہوں جو اسلام پر الزام لگاتے ہیں کہ اسلام عورتوں سے ناروا سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ درحقیقت آپ سب تمام دنیا پر یہ بات ثابت کریں کہ جماعت احمدیہ کی عورتیں اور بچیاں اسلام کی حقیقی تعلیمات کی روشن مثالیں ہیں اور آزادی کے حقیقی مفہوم کو سمجھتی ہیں جس کے ذریعہ عورت کا وقار اور عزت قائم ہوتا ہے۔

اس سال کے جلسے کے ایک واقعہ کے ساتھ میں اپنے خطاب کو ختم کرتا ہوں۔

ایک عیسائی صحافی خاتون جلسہ دیکھنے کیلئے آئیں اور بڑے احترام کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے سکارف بھی پہنا۔ انہوں نے کافی وقت جلسے کے زنانہ حصے میں گزارا اور ہماری کئی لجنہ کی ممبرات سے ملاقات کی۔ اسکے بعد انہوں نے کہا کہ پہلے ان کا یہ خیال تھا کہ شاید مسلمان عورتوں کو آزادی حاصل نہیں اور مَردوں اور عورتوں کو علیحدہ رکھنا ظلم ہے لیکن احمدی عورتوں میں وقت گزارنے کے بعد ان کا اب یہ تاثر ہے کہ احمدی عورتوں کی تعظیم اور احترام دوسری ہر عورت سے زیادہ ہے۔ درحقیقت انہوں نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ انہیں اپنے ہی گرجے میں بھی کبھی اتنی عزت اور احترام نہیں ملا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں ایسے ماحول میں چلنے پھرنے کی افادیت کا بھی علم ہوا جہاں کوئی مرد نہیں تھا اور اس سے انہیں ایک آزادی کا احساس ہوا۔ اس لئے ہماری خواتین یا بچیوں کو حجاب سے متعلق کسی قسم کے بھی احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ یاد رکھیں کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے دوسروں کو سیدھا راستہ دکھانا ہے۔ ہم نے ان کی تقلید نہیں کرنی۔ اس لئے یہ وہ معیار ہیں جن کو آپ نے حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ ایسا کر سکیں تا کہ تمام دنیا حقیقی اسلام اور عورتوں کو اسلام میں دی جانے والی حقیقی آزادی سے روشناس ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ پر ہر رنگ میں اپنے فضل نازل فرمائے۔

یہاں بہت سی ایسی خواتین ہیں جو انگریزی زبان نہیں سمجھتیں۔ سو اُن کے لئے مَیں چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اردو زبان میں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ)

آپ میں سے اکثر پاکستان سے آنے والی ہیں جو گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے آئی ہیں یا جرمنی سے آنے والی ہیں جو گزشتہ چند سالوں میں جرمنی سے آ کر یہاں آباد ہوئی ہیں۔ اکثریت ایسی ہے چاہے وہ جرمنی سے آنے والی یا پاکستان سے آنے والی ہوں، سوائے چند ایک کے اکثریت ان خواتین، ممبرات کی ہے جن کو اپنے ملک میں مذہب کی آزادی نہیں ہے اور مذہبی آزادی کے نہ ہونے کی وجہ سے انہیں ملک چھوڑنا پڑا۔ اور مذہب کی وجہ سے ہجرت جو ہے اسکی اللہ تعالیٰ نے بھی اجازت دی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا کہ جن کی persecution ہوتی ہے، جن پر ظلم کئے جاتے ہیں اگر وہ مذہب کی وجہ سے اپنے ملک کو چھوڑتے ہیں، اپنے وطن کو چھوڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بہتر انعام دے گا۔ ان کے حالات کو بہتر کرے گا۔ اور آپ سب جانتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِلّا ماشاء اللہ ساروں کے حالات یہاں آ کر بہتر ہی ہوئے ہیں۔ آپ کی اپنی کوئی قابلیت نہیں تھی کہ آپ سمجھیں کہ اپنی قابلیت کی وجہ سے یہاں آ کر آپ کو اس ملک میں رہنے کی اجازت ملی ہے۔

ان ملکوں پہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس لئے ہے کہ یہ لوگ محنت کرتے ہیں اور یہاں تعلیم کی قدر ہے۔ اور تعلیم کی وجہ سے اِن کے حالات بھی بہتر ہیں۔ اکثریت جو عورتوں کی پاکستان سے یا جرمنی سے آئی ہے ان کے تعلیمی حالات ایسے نہیں ہیں کہ ان کو کہا جائے کہ کسی اعلیٰ لیاقت اور قابلیت کی وجہ سے برٹش گورنمنٹ مجبور ہوگئی، یوکے کی حکومت مجبور ہوگئی کہ ان کو یہاں اسائلم دیا جائے یا ان کو ٹھہرنے کیلئے جگہ دی جائے۔ یہ سب کچھ جو آپ کو ملا ہے وہ احمدیت کی وجہ سے ملا ہے۔ اس وجہ سے ملا ہے کہ اپنے ملک میں آپ پر ظلم ہو رہا تھا۔ جو جرمنی سے آئی ہیں وہ لوگ بھی کچھ عرصہ پہلے اسی وجہ سے پاکستان سے جرمنی آئے تھے کہ پاکستان میں مذہبی آزادی نہیں تھی۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو یہ انعام دیا ہے یہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے دیا ہے۔ آپ کے حالات جو بہتر ہو رہے ہیں یہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہو رہے ہیں اور مَیں نے جو باتیں ابھی انگریزی میں انگریزی دان طبقے کیلئے کہیں ہیں وہ یہی ہیں کہ، ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے بعد ہم نے اپنا بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بیعت کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب ہم عملاً اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔ ہم عملاً قرآن کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کریں۔ قرآن کریم نے ہمیں بہت سارے احکامات دیئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ سات سو احکامات کا ذکر فرمایا ہے۔

(ماخوذ از کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 26)

گو دوسری جگہوں پر اور بھی تعداد لکھی ہوئی ہے لیکن بہرحال سات سو احکامات کے بارے میں بتایا۔ تو اگر ہم لوگ قرآن کریم کے احکامات کو دیکھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتیں یا کرتے تو ہم بیعت سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے بیعت کرنے والوں کیلئے مقدر کیا ہوا ہے۔ پس اپنے حالات کو دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت کرو۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنی اور اپنی بچیوں کی عزت و ناموس اور عصمت کی حفاظت کریں۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں اور خاوندوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ بعض دفعہ بعض چھوٹے چھوٹے معاملات میں گھروں میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور اس میں جو ہماری بڑی بوڑھیاں ساسیں، مائیں ہیں انکا کردار بھی بہت ہوتا ہے۔ بجائے اسکے کہ گھروں میں امن اور سکون پیدا کریں اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے گھروں کو بعض دفعہ بعض عورتیں برباد کر رہی ہوتی ہیں۔ ان سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ صبر اور حوصلے کے ساتھ یہ برداشت کرنی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ ذرا سی بات ہوئی اور فوری ردّعمل میں آ کر جتنا ظلم ہوا ہوتا ہے اس سے بڑھ کر ظلم کر دیا جائے۔ تو یہ ساری باتیں آپ کو یاد رکھنی چاہئیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے عبادت کا حکم دیا ہے تو عبادت میں نماز کے علاوہ سب احکامات بھی آ جاتے ہیں۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دوسرے احکامات پر عمل کرنے والی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی عبادتوں میں شمار کر لیتا ہے۔ پس آپ لوگ اپنے عملی نمونے یہاں دکھائیں۔ اس قوم کیلئے بھی، اپنے بچوں کیلئے بھی، آئندہ نسلوں کیلئے بھی۔ ان نسلوں کی تربیت کرنا آپ کا کام ہے کیونکہ اس ماحول میں پہلے سے زیادہ کوشش آپ کو کرنی پڑے گی۔ اپنی روحانیت میں ترقی کریں۔ آپ کے عملی نمونے روحانیت میں بھی ہونے چاہئیں اور اپنی نسل کی تربیت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ عام طور پر ہماری بڑی بوڑھیوں میں زیادہ بدعات ہوتی ہیں۔ یہاں باہر کے ممالک میں بہت ساری ہیں جب ان کے پاس پیسے کی کُھل ہوئی تو وہاں شادی بیاہ پہ بلاوجہ کی رسومات اور بدعات کو انہوں نے شروع کر دیا ہے۔ زیور کپڑا اس کا بہت زیادہ رجحان ہو گیا ہے۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت احمدی خواتین کی، ممبرات کی ایسی ہے جو چندوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہیں بلکہ بعض ایسی ہیں جو مَردوں کو چندوں کی ادائیگی کی طرف مائل کرتی ہیں۔ بعض ایسی ہیں جو مَردوں سے بڑھ کر خود چندے ادا کرنے والی ہیں۔ پس سب ایسی عورتیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہیں، ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ان کا جو طرز عمل ہے اس کے پیچھے چلنے کی کوشش کریں، نہ کہ اس دنیا میں آ کر دنیا کے پیچھے دوڑنے لگیں۔ اگر دنیا کے پیچھے دوڑنے لگیں تو یہاں شاید دنیا تو آپ کو مل جائے لیکن جیسا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے باتیں کی ہیں کہ پھر آخرت میں کوئی reward اسکا نہیں ہوگا۔ کوئی بدلہ اس کا نہیں ہوگا۔ کوئی جزا نہیں ہوگی۔ پس ایک احمدی عورت کا کام ہے اور فرض ہے کہ وہ اللہ کی خاطر ہر کام کرنے کی کوشش کرے تا کہ اس دنیا میں بھی جزا پانے والی ہو اور اگلے جہان میں بھی جزا پانے والی ہو۔

پس پھر مَیں کہوں گا، بار بار یہی کہوں گا کہ اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لیں اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کریں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 27/مارچ 2015)

......☆......☆......☆......

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا — اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE
(SINCE 1964) ﴿ہمارا عزم صاف ستھرا کاروبار﴾
❁ قادیان دارالامان میں گھر، فلیٹس اور بلڈنگ کی عمدہ اور مناسب قیمت پر تعمیر کیلئے رابطہ کریں، اسی طرح قادیان دارالامان میں مناسب قیمت پر بنے بنائے نئے اور پرانے مکان/فلیٹس اور زمین کی خرید اور renovation کیلئے رابطہ کریں۔
(PROP: TAHIR AHMAD ASIF)
contact no. : 87279-41071, 83603-14884, 75298-44681
e mail : hussainconstructionsqadian@gmail.com
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

میر والد محترم قریشی محمد فضل اللہ صاحب کا ذکر خیر

(نائب ناظر نشر و اشاعت و سابق نائب ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار بدر)

(محمد اسد اللہ قریشی، قادیان)

خاکسار کے والد محترم قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب ناظر نشرواشاعت قادیان مورخہ 27/اپریل 2021ء کو 59 سال 5 ماہ کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ 21 نومبر 1961 میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محترم قریشی محمد شفیع عابد صاحب مرحوم درویش قادیان اور والدہ کا نام مریم صدیقہ تھا۔ تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان سے آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ 1976 میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور 1983 میں امتیازی پوزیشن کے ساتھ جامعہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ تب سے آپ جامعہ احمدیہ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ یہ عرصہ مجموعی طور پر 23 سال کا بنتا ہے۔ کچھ عرصہ ٹیوٹر کی حیثیت سے بھی آپ کو خدمت کا موقع ملا۔ طلباء کی حاضری لگانے میں اس قدر پابندی کرتے تھے کہ طلباء کی یہی کوشش ہوتی کہ ایک سیکنڈ بھی تاخیر نہ ہو۔ تاخیر سے آنے پر طلباء کی طرف سے لاکھ عذر و معذرت و بہانے پیش کئے جاتے پر آپ ہمیشہ اپنے مؤقف پر قائم رہتے۔ اگرچہ یہ عادت وقتی طور پر طلباء کی ناراضگی کا موجب ہو جاتی لیکن طلباء کو پابندئ وقت کا سبق سکھانے میں بہت عمدہ ثابت ہوتی۔ اس لحاظ سے ایک قسم کی ہر دل عزیزی آپکو حاصل تھی۔ اس عرصہ طویل میں سینکڑوں طلباء کو آپ سے شرف تلمذ عطا ہوا اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ہندوستان کا کوئی گوشہ نہیں جہاں آپ کے شاگرد نہ بستے ہوں اور یہ دراصل آپکی تدریس اور خادمانہ زندگی کا بیش بہا سرمایہ ہے۔ جامعہ کی ڈیوٹی کے علاوہ ذیلی تنظیموں کے ساتھ بھی آپکا بھرپور تعاون رہا۔ 34 سال نائب ایڈیٹر بدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح نائب صدر خدام الاحمدیہ بھارت کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ نیز ایڈیٹر مشکوٰۃ کے طور پر بھی خدمت کا موقع ملا۔ وفات سے قبل آپ نشرواشاعت قادیان میں نائب ناظر نشرواشاعت کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔ جماعت کی بہت سے کتب اور لٹریچر کی بہت محنت سے پروف ریڈنگ و درستی کی۔ خصوصاً آریہ دھرم اور ست بچن کی ریڈنگ اور درستی کے وقت اس قدر فکر مند تھے کہ کوئی غلطی نہ رہ جائے اور بار بار اس کام کی اہمیت کے بارہ میں بتایا کرتے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ہمارے سپرد یہ کام کیا ہے ان کتابوں کا بہت باریکی سے جائزہ و چیکنگ کرنی ہے۔ اردو عربی کے علاوہ ہندی اور گرمکھی میں بھی اچھی پکڑ رکھتے اور ان کتب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانب سے دیئے گئے حوالہ جات کو اصل ماخذ اور گرنتھوں سے چیک کرتے ہوئے ایک ایک لفظ کے تلفظ اور ترجمہ کے مطابق رپورٹ تیار کرتے تھے۔

جب قرآن مجید کی اشاعت کیلئے ریڈنگ و چیکنگ کا کام ان کے سپرد کیا گیا تو بہت خوش ہوئے اور اکثر یہ شعر پڑھتے تھے ؎

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

قرآن مجید کی اشاعت کے تعلق سے آپ نے بہت اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ قائدہ یسرنا القرآن جو کہ کتابت شدہ تھا اس کو کمپیوٹرائزڈ کروانے کیلئے کمپیوٹر فائل کی مکمل چیکنگ اور ریڈنگ کا کام کیا۔

قرآن مجید سادہ حضرت پیر منظور صاحبؓ جو کہ کتابت شدہ تھا، اسکو بھی حضور انور کی جانب سے کمپیوٹرائزڈ کروانے کی ہدایت موصول ہوئی تھی۔ اس قرآن مجید کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کیلئے ممبئی کی کمپنی کو آرڈر دیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت پیر منظور صاحبؓ کی کتابت کی شکل دینے کیلئے ایک ایک حرف کی بناوٹ اور اسکے اعراب کو درست کرنے کیلئے بڑی باریکی سے ریڈنگ کرتے اور کم و بیش 5 مرتبہ اس مکمل قرآن مجید کی ریڈنگ کر کے نشاندہیاں کیں۔

اسی طرح اسی قرآن مجید کی کلر فائل جو کہ ترکی سے تیار کروائی گئی تھی اس کی بھی ریڈنگ اور چیکنگ کا کام آپ نے کیا۔ بڑی باریکی سے آپ نے اس کی چیکنگ کی۔

قرآن مجید خط منظور فونٹ تیار ہونے کے بعد جب حضور انور کی جانب سے اس میں انگریزی ترجمہ حضرت شیر علی صاحبؓ سیٹ کر کے سافٹ فائل تیار کرنے کا کام قادیان میں نظارت نشر و اشاعت کے سپرد ہوا تو بھی اس بات سے بہت خوش تھے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کام کے قابل ہمیں سمجھا اور یہ کام ترکی کی کمپنی کے بجائے ہمیں دیا گیا یہ کوئی معمولی بات نہیں بہت بڑا اعزاز ہے ہمارے لئے۔ ہمیں خوب لگن اور محنت سے اس کام کو سر انجام دینا ہے اور کسی قسم کی غلطی اس میں نہیں رہنی چاہئے۔ اس قرآن مجید کی چیکنگ وغیرہ کا کام بھی بڑی محنت اور لگن سے دن رات کیا کرتے۔ ایک ایک نقطہ اور اعراب کو باریکی سے چیک کرتے۔

قرآن مجید انگریزی ترجمہ حضرت شیر علی صاحبؓ کی تیاری کے ساتھ ساتھ قرآن مجید اردو ترجمہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کا کام بھی نظارت نشر و اشاعت قادیان کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس کام کو بھی ساتھ ساتھ آپ نے کیا اور اس پر بھی بہت خوش تھے کہ اس کام کی توفیق بھی ہمیں مل رہی ہے۔ میرے والد صاحب جب بھی پیارے آقا کی خدمت میں کوئی رپورٹ بھجواتے تو اس پر بہت تحقیق کرتے اور کہتے کہ پیارے آقا جو ہم پر بھروسہ کرتے ہیں وہ کبھی نہیں ٹوٹنا چاہئے۔ قرآن کریم کا ہر نیا کام شروع کرنے سے پہلے پیارے آقا کو خط لکھنا، وضو کرنا، بیت الدعا جا کر دعا کرنی، سرخی کے چھینٹوں والے کمرے میں دعا کرنی اور پھر قرآن کریم پر کام شروع کرنا۔ وفات سے دو روز قبل بھی پیارے آقا کی خدمت میں میر اسحاق صاحب کے ترجمۃ القرآن کی رپورٹ بھجوائی کہ اس پر رہنمائی آنے کے بعد جلدی جلدی کام مکمل کر لوں گا۔ میں اکثر پوچھتا تھا کہ ابو آپ اتنا کام کرتے ہیں تھکتے نہیں؟ تو مجھے کہتے اگر مجھے دس ہزار دفعہ بھی پڑھنا پڑے گا تو میں پڑھوں گا مگر غلطی ایک زیر کی بھی نہیں ہونی چاہئے۔ میں اکثر کہتا کہ آپ اتنا کام کرتے ہیں سلسلہ کا، اس کو کبھی تحریر میں لائیں تا کہ ہم کو بھی علم رہے کہ ہمارے والد صاحب نے کیا کیا کام کیے ہیں تو مجھے کہتے کہ جس کیلئے میں یہ کام کر رہا ہوں وہ سب جانتا ہے۔

میرے والد صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ایک بہت محبت کرنے والے شوہر، ایک شفیق باپ اور دوست کی طرح تھے۔ اپنے بچوں کی تربیت کی بچپن سے بہت فکر تھی۔ نمازوں کی پابندی، قرآن کریم کی تلاوت کیلئے ہمیشہ زور دیا اور خود بھی نمونہ پیش کیا۔ ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ پیارے آقا کے ارشادات پر خود بھی عمل کرتے اور ہمیں بھی عمل کرنے کی تاکید کرتے۔ اپنی اہلیہ کے ساتھ بھی بہت محبت اور دلجوئی کا سلوک کرتے تھے۔ ہمیشہ ان کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کا خیال رکھتے تھے۔ گھر کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹاتے تھے۔ اپنے بچوں کے ساتھ ہمیشہ دوستانہ سلوک رکھا۔ ہم والد صاحب سے کوئی بھی بات کہنے کیلئے کبھی نہیں ہچکچاتے تھے۔ آپ ہمیشہ بچوں سے کہتے کہ کسی بھی ضرورت کے وقت صرف خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنا اسی سے مدد مانگنا۔ اللہ اپنے بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ اپنے والدین کی بہت خدمت کی۔ لمبا عرصہ آپ کے والد اور والدہ بیمار رہیں ہمیشہ ان کی تیمارداری اور ضروریات کا خیال رکھنے میں پہل کرتے اور انکی خدمت کرتے وقت کبھی ماتھے پر شکن نہیں آئی۔ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے ملتے۔ اپنے بھائی بہنوں سے بہت محبت کا تعلق رکھا۔ وقت کو ضائع کرنا انکو پسند نہیں تھا خود بھی ہر وقت سلسلہ کے کام میں لگے رہتے تھے اور ہمیں بھی یہی تلقین کرتے تھے۔ سلسلہ کیلئے مفید وجود تھے۔ اپنی پوری زندگی بڑی سادگی صبر و شکر سے گزاری۔ کہتے تھے انسان اپنی ضروریات خود بڑھاتا ہے ہمیں بھی تلقین کرتے تھے کہ فضول خرچی نہیں کرنی چاہیے۔ کسی کو بھی پریشان نہیں دیکھ پاتے تھے۔ اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں، غیر مسلم بھائیوں سے بھی بہت محبت اور حسن سلوک کرتے تھے۔ اپنے دونوں دامادوں سے بھی بہت پیار محبت اور شفقت کا سلوک تھا اور نواسے اور نواسیوں سے بھی بہت محبت تھی۔ جب بھی بچے گھر آتے تو ان کے ساتھ خوب کھیلتے۔ بچوں کو خلفائے کرام کی پیاری پیاری باتیں بتاتے۔ انکی تربیت کا بھی بہت خیال تھا۔ کبھی بچوں سے اُونچی آواز میں بات نہیں کی۔ ہمیشہ پیار اور محبت کا سلوک رکھا۔ بچوں کے چھوٹے چھوٹے سوالوں کا بہت آسان جواب دیتے تا کہ بچوں کو سمجھ آ جائے۔ جب ہم سب گھر میں اکٹھے ہوتے تو بہت خوش ہوتے تھے شعر و شاعری بھی چلتی تھی۔ اپنی بیٹیوں کے رشتہ کے وقت بھی دین کو ترجیح دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں داماد واقف زندگی ہیں اور اس وقت سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ نے اپنے لواحقین میں اہلیہ، ایک بیٹا، دو بیٹیاں، داماد اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے پیارے والد محترم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور ہم سب کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 21/مئی 2021ء میں بڑی محبت سے آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب ناظر اشاعت قادیان تھے جو 27/اپریل کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی والدہ کے دادا اور والد کے نانا حضرت منشی مہر دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے جن کے ذریعہ سے انکے خاندان میں احمدیت آئی اور انکا نام منارۃ المسیح کے چندہ دہنگان میں بھی درج ہے۔

قریشی صاحب نے تئیس سال پانچ ماہ جامعہ احمدیہ میں تدریس کا کام کیا، کل عرصۂ خدمت ان کا سینتیس سال سات ماہ بنتا ہے۔ اللہ کے فضل سے مرحوم موصی تھے پسماندگان میں اہلیہ اور ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔

ان کے بارے میں ناظر اشاعت مخدوم صاحب لکھتے ہیں کہ جامعہ میں جب تھے بہت شفیق استاد تھے۔ طلبہ کے ساتھ بہت محبت اور دوستی کا سلوک تھا اور نہایت ایمانداری سے اور وقف کی روح کے ساتھ کام کیا۔ ہمیشہ وقت کی پابندی کی۔ طلبہ سے بھی وقت کی پابندی کرواتے تھے۔ ہندوستان کے اکثر مبلغین ان کے شاگرد ہیں اور ان سے انہوں نے فیض پایا۔ اور طبیعت میں ان کی بہت سادگی تھی۔ کلام میں اختصار تھا، زیادہ باتیں نہیں کرتے تھے لیکن ان کی بات بڑی علمی اور ٹھوس ہوتی تھی۔ نائب صدر خدام الاحمدیہ بھارت کے طور پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ چونتیس سال کا طویل عرصہ آپ نے بطور نائب ایڈیٹر اخبار بدر خدمت کی توفیق پائی۔ ایڈیٹر مشکوٰۃ بھی رہے۔ تاریخ احمدیت بھارت کی کمیٹی کے بھی ممبر تھے۔ روحانی خزائن کا جو کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن چھپا تھا اس میں انہوں نے پروف ریڈنگ کی بعض غلطیاں نکالیں۔ اسکے بعد پھر انکے کہنے پر ان کی درستیاں کی گئیں۔ بڑی باریک بینی سے ہر چیز دیکھا کرتے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب جو علیحدہ علیحدہ شائع ہوئی ہیں ان کی مکمل پروف ریڈنگ کی۔ خصوصاً براہین احمدیہ اور آریہ دھرم اور ست بچن وغیرہ۔ اور ان کتب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانب سے دیے گئے جو حوالہ جات تھے انکے اصل ماخذ اور گرنتھوں اور ویدوں سے نہایت باریکی سے چیک کرتے ہوئے ایک ایک لفظ کے تلفظ اور ترجمہ میں جو فرق نظر آتا تھا اسکی نشاندہی کرتے تھے۔ انکی خاصیت تھی کہ ہر معاملے میں اپنی تحقیق کو کمال تک پہنچاتے۔ انہوں نے آریہ دھرم اور ست بچن کے حوالہ جات کی تلاش اور جائزہ اور چیکنگ بڑی محنت سے کی۔ یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس کتاب کو ہندوؤں اور سکھوں کیلئے بطور سند پیش کیا گیا ہے اور کتب ان دونوں مذاہب کے مقابل پر بہت اہمیت کی حامل ہیں، اس لیے بڑی باریکی سے ان کو چیک کرنا ہوگا اور حوالے درست کرنے ہوں گے۔

قرآن کریم جو شائع ہوا ہے اب ہماری طرف سے ”خط منظور“ میں اس کے سافٹ ویئر کی تیاری میں بھی ان کی بہت خدمات ہیں۔ یہ بمبئی کی کمپنی سے بنوایا گیا تھا اور اس میں انہوں نے بہت کام کیا ہے۔ دن رات انہوں نے اس کی اصلاح اور اس کی درستگی اور صحت کیلئے کام کیا۔ ”خط منظور“ میں سادہ قرآن کریم تو شائع ہو گیا ہے۔ اسی طرح اب قرآن مجید انگریزی ترجمہ حضرت مولوی شیر علی صاحب والا جو تھا اس کو تیار کرنے میں یہ مصروف تھے۔ وہ بھی تقریباً تیار ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی شائع ہو جائے گا۔ اس میں ان کا بہت کام ہے۔ اسی طرح ترجمہ حضرت میر اسحٰق صاحب والا جو ہے اس کے بھی کچھ سیپارے انہوں نے کر لیے تھے۔ قرآن کریم کے کام میں، اشاعت میں بھی بڑی محنت سے انہوں نے کام کیا ہے خاص طور پر خطِ منظور کی اشاعت میں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔“

نمازِ جمعہ کے بعد حضور انور نے والد صاحب کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے آپکے درجات بلند کرے اور ہم سب کو انکی نیکیوں کو زندہ رکھنے اور جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21/مارچ 2022ء بروز سوموار 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆عزیزہ ہبۃ الولی مبارک

بنت مکرم مبارک احمد صاحب (ساؤتھ فیلڈز، یوکے)

9/مارچ 2022ء کو 12 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ عزیزہ مکرم اظہر احمد میاں صاحب مرحوم (ناظم دفتر جلسہ سالانہ یوکے) کی نواسی تھیں۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی عزیزم مباہل احمد بعمر چھ سال شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم صوبیدار میجر فخر اقبال شبلی صاحب

ابن مکرم ملک محبوب عالم صاحب (محمودہ ضلع راولپنڈی)

21/فروری 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے مقامی جماعت میں سیکرٹری مال کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقفِ جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، مہمان نواز، خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے 1/7 حصہ کے موصی تھے۔

(2) مکرمہ امینہ فرحت صاحبہ

اہلیہ مکرم ادریس خان صاحب (انڈیا)

17/مارچ 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ خلافت کی فدائی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24/مارچ 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ ساجدہ صدیقہ منان صاحبہ (ارلز فیلڈ، یوکے)

8/مارچ 2022ء کو 57 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کا تعلق لاہور کی میاں فیملی سے تھا اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں عبدالعزیز مغل صاحب کی نواسی تھیں۔ مرحومہ بیماری کی وجہ سے تقریباً تیس سال سے وھیل چیئر پر تھیں۔ بیماری کا بڑی بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ آپ بہت دیندار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار، غریبوں کا خیال رکھنے والی، صابرہ و شاکرہ ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ حددرجہ احترام اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ نے عمرہ کرنے کی سعادت پائی۔ انہیں جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شمولیت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ مکرمہ آمنہ صدیقہ منان صاحبہ کے علاوہ چار بھائی اور تین بہنیں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم رانا عبدالرحمٰن صاحب (جرمنی)

18/فروری 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم 1990ء سے جرمنی میں مقیم تھے اور جلسہ سالانہ پر مٹھائی کا سٹال لگاتے تھے۔ خوشاب میں مخالفین نے آپ کی دکان کو آگ لگادی تھی لیکن اللہ کے فضل سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، غریب پرور، چندوں میں باقاعدہ بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(2) مکرمہ زمیلہ مقبول صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف مقبول صاحب مرحوم (ایڈیلیڈ۔ آسٹریلیا)

17/فروری 2022ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کو اپنے خاوند کے ساتھ 1963ء میں فجی میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعدازاں آپ کی تبلیغ سے خاندان کے دیگر افراد کو بھی قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ آپ کے شوہر نے جماعت فجی کے پہلے امیر اور پھر آسٹریلیا ہجرت کے بعد جماعت برسبن کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ خدمت دین کے کاموں میں اپنے شوہر کے شانہ بشانہ کام کرتی رہیں اور اسکے علاوہ صدر لجنہ برسبن کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ غریب پرور، صدقہ وخیرات کرنے والی، مہمان نواز، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بچے شامل ہیں۔

(3) مکرم محمد افضل بٹ صاحب (آف جرمنی)

18/دسمبر 2021ء کو پاکستان میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم جماعتی کاموں میں تعاون کرنے والے ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندہ جات کے علاوہ دیگر مالی قربانیوں میں بھی حسب توفیق حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بیٹیاں شامل ہیں۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/اپریل 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم محمد امجد صاحب (فارنہم، یوکے)

30/مارچ 2022ء کو 69 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے نارووال میں نائب صدر کے علاوہ ضلعی سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک، مخلص اور ایک باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مبارک امجد صاحب فارنہم جماعت کے فعال ممبر ہیں اور بیٹرسی اور ومبلڈن پارک میں قائد مجلس کے طور پر خدمت کی توفیق پا چکے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم امتیاز احمد باجوہ صاحب (ربوہ)

16/مارچ 2022ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ خدمت دین کا بہت شوق رکھتی تھیں۔ لمبا عرصہ ربوہ کے مختلف محلہ جات میں مال کے شعبہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت کا بے حد احترام کرنے والی خاتون تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت سادہ، نیک اور بے نفس وجود تھیں۔ کم وسائل کے باوجود صبر سے گزارا کرتی تھیں۔ ہمیشہ اولاد کی نیک تربیت کی کوشش کرتی رہیں۔ خلافت سے وفاداری اور فرمانبرداری ان کی نمایاں خوبی تھی۔ واقفین زندگی کی بہت زیادہ قدر کرتی تھیں۔ نظام سلسلہ کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتی تھیں۔ سلسلہ کے کام بہت ذوق شوق سے کرتی تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ سیکرٹری مال اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ چندہ جات بہت باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کی دو بیٹیاں مکرمہ لبنیٰ اظہر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اظہر منگلا صاحب (استاد جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا) اور مکرمہ شیریں فراز صاحبہ اہلیہ مکرم احمد فراز صاحب (مبلغ سلسلہ وصدر جماعت لتھوانیا) اپنے شوہروں کے ساتھ میدان عمل میں ہونے کی وجہ سے والدہ کے جنازہ اور تدفین میں شامل نہیں ہوسکیں۔

(2) مکرم اللہ بخش صاحب

ابن مکرم سلطان محمود صاحب (ربوہ)

16/دسمبر 2021ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 1973ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی اور اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ احمدیت کی وجہ سے گھر والوں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا جس کا بڑے حوصلہ اور صبر وہمت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ آپ کچھ عرصہ الفضل میں اور پھر دارالضیافت میں اور بعدازاں پانچ سال دفتر بیت المال آمد میں کام کرتے رہے۔ رمضان میں ہر سال مسجد مبارک میں بھی ڈیوٹی دیتے تھے۔ نمازوں کے پابند، سادہ مزاج، محنتی، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرم چودھری محمد اقبال گھمن صاحب (بہاولپور)

14/دسمبر 2021ء کو 72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند اور تہجد میں باقاعدہ تھے۔ چندوں کو ہمیشہ وقت سے پہلے ادا کرتے تھے۔ بہت دعا گو، اپنوں اور غیروں کا خیال رکھنے والے، خوش اخلاق، شکر گزار، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ نہایت گہرا اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ نے متعدد جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ گریڈ 18 کے انتہائی فرض شناس افسر تھے۔ اونچا عہدہ ہونے کے باوجود انتہائی سادہ اور نمود ونمائش سے بالکل پاک تھے۔ مرحوم موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد کی ادائیگی کردی ہوئی تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

(4) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب پٹواری (چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

11 مارچ 2022ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ 1960ء میں بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوئیں اور انتہائی مشکل حالات میں عہد بیعت کو بخوبی نبھایا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، بہت نرم دل، حلیم طبع، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں ۔ خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا اور اپنی اولاد میں بھی ہمیشہ خلافت سے محبت پیدا کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے دو پوتے مکرم کاشف احمد جنجوعہ صاحب (مربی سلسلہ) چیک ریپبلک میں اور مکرم اعجاز احمد جنجوعہ صاحب (مربی سلسلہ Fulda) جرمنی میں اور ایک نواسے مکرم سہیل رضا جنجوعہ صاحب (مربی سلسلہ) ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرمہ حلیمہ بشریٰ صاحبہ

اہلیہ مکرم ارشد رانا صاحب (ٹورانٹو، کینیڈا)

20/مارچ 2022ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولا بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری (درویش قادیان، سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ وسابق ایڈیٹر اخبار بدر) کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، ایک باہمت، نیک اور ملنسار خاتون تھیں۔ خلافت سے خاص محبت اور لگاؤ تھا۔ آپ نے شادی سے پہلے قادیان میں اور شادی کے بعد کراچی میں پہلے ناصرات اور پھر لجنہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ کراچی میں صدر لجنہ حلقہ گلشن مریم کے طور پر بھی خدمت بجالاتی رہیں۔ قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی پڑھاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(6) عزیزہ طیبہ اکرم بنت مکرم محمد اکرم صاحب (ربوہ)

10/دسمبر 2021ء کو 20 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور دینی اور اخلاقی لحاظ سے بہت اچھی تھیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ابوبکر کا نام سن کر عُروہ کی آنکھیں شرم سے نیچی ہوگئیں، کہنے لگا اے ابوبکرؓ! اگر میرے سر پر تمہارا ایک بھاری احسان نہ ہوتا تو خدا کی قسم میں تمہیں اس وقت بتاتا کہ ایسی بات کا جو تم نے کہی ہے کس طرح جواب دیتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 4 فروری 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال واقدی نے غزوۂ بنوقریظہ میں شامل ہونے والے کن افراد کا ذکر کیا؟

جواب حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا واقدی نے غزوۂ بنوقریظہ میں شامل ہونیوالے جن افراد کا ذکر کیا ہے وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ ہیں۔

سوال حضرت نوح علیہ السلام نے مخالفین کے شر سے بچنے کیلئے کون سی دعا کی تھی؟

جواب حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے مخالفین کے شر سے بچنے کیلئے جو دعا کی وہ یہ تھی: رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا (نوح:27) اے میرے رب! کافروں میں سے کسی کو زمین پر بستا ہوا نہ رہنے دے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی کون سی دعا کا ذکر کیا؟

جواب حضورانور نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے یہ دعا کی تھی: فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (ابراہیم:37) پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تُو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سوال جب رسول کریم ﷺ نے بنوقریظہ کا محاصرہ کیا تو آپ نے کس کو حکم دیا کہ آگے بڑھو اور ان لوگوں پر تیر چلاؤ؟

جواب حضورانور نے فرمایا: جب رسول کریم ﷺ نے بنوقریظہ کا محاصرہ کیا تھا تو حضرت سعدؓ کو حکم دیا کہ اے سعد! آگے بڑھو اور ان لوگوں پر تیر چلاؤ۔

سوال حضرت سعد بن معاذؓ نے جب بنوقریظہ کے متعلق فیصلہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی اس کے بعد سعدؓ نے کون سی دعا کی؟

جواب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت سعدؓ نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر تُو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کے ساتھ کوئی اَور جنگ مقدر کر رکھی ہے تو مجھے اس کیلئے زندہ رکھ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے تو مجھے وفات دے دے۔

سوال صلح حدیبیہ کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کس کے ساتھ معاہدہ ہوا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول کریم ﷺ کا قریش کے ساتھ معاہدہ ہوا تھا۔

سوال خیبر میں قلعوں کا محاصرہ کتنے عرصہ رہا؟

جواب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خیبر میں قلعوں کا محاصرہ دس سے زائد راتیں رہا۔

سوال ایک وسق کتنا ہوتا ہے؟

جواب حضورانور نے فرمایا کہ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع اڑھائی کلو کا ہوتا ہے۔

سوال غزوہ فتح مکہ کو اور کیا کہا جاتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: غزوۂ فتح مکہ کو غزوۃ الفتح الاعظم بھی کہتے ہیں۔

سوال غزوۂ مکہ کب ہوا؟

جواب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ غزوۂ مکہ رمضان آٹھ ہجری میں ہوا۔

سوال مرالظہران مدینہ سے کتنے فاصلے پر واقعہ ہے؟

جواب حضورانور نے فرمایا: مرالظہران مکہ سے مدینہ کے راستے پر پچیس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

سوال ابوسفیان کی کنیت کیا ہے؟

جواب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابوسفیان کی کنیت ابوحنظلہ ہے۔

سوال حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس خواب کا ذکر فرمایا؟

جواب صلح حدیبیہ کے حوالے سے لکھا ہے جیسا کہ گزشتہ خطبات میں ذکر ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس خواب کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو صحابہ کی جمعیت کے ساتھ ذوالقعدہ چھ ہجری کے شروع میں پیر کے دن بوقت صبح مدینہ سے عمرے کی ادائیگی کیلئے روانہ ہوئے۔

سوال صلح حدیبیہ کے موقع پر جب عُروہ نے آنحضرت ﷺ سے صحابہ کے متعلق کہا کہ جب ضرورت پڑی تو یہ لوگ تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائینگے تو حضرت ابوبکرؓ نے عُروہ کو کیا جواب دیا؟

جواب حضورانور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ نے عُروہ بن مسعود سے نہایت سخت الفاظ میں کہا کہ جاؤ جا کر اپنے بت لات کو چوستے پھرو یعنی اس کی پوجا کرو۔ اس پر عروہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا ابوبکرؓ۔ عروہ نے کہا دیکھو اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تمہارا مجھ پر ایک احسان نہ ہوتا جس کا میں نے ابھی تک تمہیں بدلہ نہیں دیا تو میں اس کا تمہیں جواب دیتا۔ حضرت ابوبکرؓ کا احسان یہ تھا کہ ایک معاملے میں عُروہ پر دیت جب واجب ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نے دس گابھن اونٹنیوں کے ساتھ اس کی مدد کی تھی۔

سوال حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے حضرت ابوبکر کا جواب کن الفاظ میں بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکرؓ عروہ کے الفاظ سن کر غصہ سے بھر گئے اور فرمانے لگے جاؤ جاؤ اور لات کو چوستے پھرو۔ کیا ہم خدا کے رسول کو چھوڑ جائیں گے؟ عروہ نے طیش میں آ کر پوچھا یہ کون شخص ہے جو اس طرح میری بات کاٹتا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ابوبکرؓ ہیں۔ ابوبکر کا نام سن کر عروہ کی آنکھیں شرم سے نیچی ہو گئیں۔ کہنے لگا اے ابوبکرؓ! اگر میرے سر پر تمہارا ایک بھاری احسان نہ ہوتا تو خدا کی قسم میں تمہیں اس وقت بتاتا کہ ایسی بات کا جو تم نے کہی ہے کس طرح جواب دیتے ہیں۔

سوال صلح حدیبیہ کے معاہدہ پر آنحضرت ﷺ نے کن صحابہ کرام کے دستخط کروائے۔

جواب جب صلح نامہ لکھا گیا تو اس معاہدے کی دو نقلیں تیار کی گئیں اور بطور گواہ کے فریقین کے متعدد معززین نے ان پر اپنے دستخط کیے۔ مسلمانوں کی طرف سے دستخط کرنے والوں میں سے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ تھے۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت ﷺ نے معاذ بن جبلؓ کو فرمایا: اے معاذ! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تُو ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا نہ بھولنا

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14 جنوری 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کی آیت 22 کی تلاوت فرمائی يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

سوال اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا احسان ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے اپنی عبادت کی طرف توجہ دلا کر شیطان کے پنجے سے بچنے اور رہائی دلانے کے سامان مہیا فرما دیئے اور قرآن کریم میں ہمیں مختلف طریقوں سے اس طرف توجہ دلائی ہے۔

سوال اگر تمہارے کاموں کی مصروفیات نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں روک ڈال دی تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ اگر کاموں کی زیادتی یا دوسری مصروفیات نے اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بننے میں روک ڈال دی تو پھر احمدی کا یہ دعویٰ غلط ثابت ہوگا کہ اس نے اللہ کو، اللہ کے وعدوں کو پورا ہونے سے پہچانا۔ سچی پہچان کو تو اس کے اندر ایک انقلاب پیدا کر دینا چاہئے تھا۔

سوال انسان کو شیطان کا چیلہ بننے سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر انسان جو شیطان کا چیلا کہلانا پسند نہیں کرتا، اس کا کام ہے کہ تقویٰ سے کام لے۔ اسکی خشیت، اس کی محبت، اسکے پیار کو دل میں جگہ دے اور اس کی عبادت کرے۔ اسکے بتائے ہوئے حکموں پر عمل کرے۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو کون سی دعا پڑھنے کی وصیت کی؟

جواب آنحضور ﷺ نے معاذ بن جبلؓ کو فرمایا، اے معاذ! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تو ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا نہ بھولنا کہ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ اے اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا کر کہ مَیں تیرا ذکر، تیرا شکر اور اچھے انداز میں تیری عبادت کر سکوں۔

سوال عبادت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب عبادت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مخالفت نفس بھی ایک عبادت ہے۔ انسان سویا ہوا ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ اور سو لے مگر وہ مخالفت نفس کر کے مسجد چلا جاتا ہے تو اس مخالفت کا بھی ایک ثواب ہے اور ثواب نفس کی مخالفت تک ہی محدود ہوتا ہے، ورنہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو پھر ثواب نہیں۔ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب آدمی عارف ہو جاتا ہے تو اس کی عبادت کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب نفس مطمئنہ ہو گیا تو ثواب کیسے رہا۔ نفس کی مخالفت کرنے سے ثواب تھا، وہ اب رہی نہیں۔

سوال ہر احمدی کو صحت کی حالت میں کیا کوشش کرنی چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر احمدی کو صحت کی حالت میں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنی نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرے اور نہ صرف باقاعدگی اختیار کرے بلکہ باجماعت نمازوں کی طرف بھی توجہ دے۔

سوال نمازوں کی طرف خاص توجہ دینے سے اللہ

تعالیٰ کیا اجر دیگا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر تم اس فکر سے نمازوں کی طرف توجہ دو گے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور دنیاوی معاملات ایک طرف رکھ کر اس کے حضور حاضر ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری اس نیک نیت اور اسکی عبادت کرنے کی وجہ سے تمہارے دنیوی معاملات میں بھی برکت ڈالے گا۔ ورنہ عبادت کی طرف توجہ نہ دینے سے تمہارے کاروبار میں بے برکتی رہے گی۔

سوال ایک احمدی کا معیار کیسا ہونا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک احمدی کے معیار یہ ہونے چاہئیں کہ اپنی دنیاوی ضروریات کیلئے نمازوں کو ٹال دیا جائے۔

سوال حضور قلب کے ساتھ نماز پڑھنے اور دُعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں رحم کرتا ہوں۔ بیکسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس ندا کی پرواہ نہیں کرتا۔ نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہو گا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیتِ دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے۔ کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے

سوال قبولیت دعا کیلئے کیا ضروری ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قبولیت دعا کیلئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے۔ کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

سوال باجماعت نماز ادا کرنے کا کتنے گنا ثواب ملتا ہے؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا کسی شخص کے اکیلے پڑھنے سے 25 گنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔

سوال بکاروبار میں برکت کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا نصیحت کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اپنے عبادتوں کے حق ادا کرو، نمازوں اور جمعہ کے اوقات کی طرف خاص توجہ دیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے کاروبار میں برکت بھی ڈالیگا۔

سوال مسجدیں آباد کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ (التوبۃ: 18) کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

سوال احمدی مسجدیں کس غرض کیلئے بناتے ہیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: احمدی جب مسجدیں بناتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے بناتے ہیں۔ اس لئے بناتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ عبادت گزار اُن سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس لئے بناتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس میں آکر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کر سکیں۔

سوال قیام مسجد کیلئے نیت کس طرح کی ہونی چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو نفسانی اغراض یا کسی شر کا ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

اسکو یاد رکھنا چاہئے۔ ایک مدّت کی بات ہے کہ ایک نے میرے پاس بیان کیا کہ میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ نعوذ باللہ نابینا تھے۔ مَیں نے کہا کہ تُو ابراہیم کی سُنّت کا منکر اور اسکے دیکھنے سے نابینا ہے۔ ایسا ہی ایک ہندو بڈھے نے بیان کیا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح کو میں نے مجذوم دیکھا ہے۔ مَیں نے اسکی تعبیر کی کہ تیری بد دینی نا قابل علاج ہے تو کسی عیسیٰ دم سے اچھا نہیں ہوگا۔ ایک نے میرے پاس بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نیلا تہ بند باندھا ہوا ہے اور باقی بدن سے ننگے ہیں اور دال روٹی کھا رہے ہیں میں نے اسکی یہ تعبیر کی کہ دیکھنے والے کو غم اور فقر وفاقہ آئیگا اور اُسکا کوئی دستگیر نہیں ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک مرتبہ میرے اُستاد مرحوم مولوی فضل احمد صاحب نے میرے پاس بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی کوٹھڑی میں اسیروں کی طرح بیٹھے ہیں جس میں آگ اور بہت سا دھواں ہے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ گرد اگرد اس کوٹھڑی کے پہرہ داروں کی طرح عیسائی کھڑے ہیں اور مولوی صاحب بہت متوحش تھے کہ اسکی کیا تعبیر ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے فی الفور میرے دل پر القاء کیا کہ یہ سب دیکھنے والے کا حال ہے جو اس پر ظاہر کیا گیا۔ وہ بے ایمان ہو کر مریگا اور آخر جہنم اُسکا ٹھکانہ ہوگا اور عیسائیوں میں مل جائیگا۔ مولوی صاحب اس تعبیر کو سنتے ہی باغ باغ ہو گئے اور مارے خوشی کے چہرہ روشن ہو گیا۔ اور فرمانے لگے کہ یہ خواب پوری ہو گئی اور تھوڑا عرصہ ہوا کہ وہ شخص اس خواب کے دیکھنے کے بعد عیسائی ہو گیا۔ غرض اس بات میں مَیں صاحب تجربہ ہوں۔ مولوی صاحب کو چاہئے کہ ڈریں اور توبہ کریں کہ اُن کے آثار اچھے نظر نہیں آتے۔" (ازالہ اوہام حصہ دوم، رُوحانی خزائن جلد 3 صفحہ 578)

مولوی عبد الرحمٰن محی الدین لکھو کے والے کی خواب اور خواب میں ہونے والے الہام کی جو تعبیر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی وہ ذیل میں درج ہے۔ آپؑ نے فرمایا :

"بہت لوگ اپنی خوابوں کے نا سمجھنے کیوجہ سے بھی ہلاک ہو جاتے ہیں مولوی عبد الرحمن محی الدین صاحب کی یہ دُعا اِس بناء پر تھی کہ مرزا کو جو مولوی نذیر حسین دہلوی اور اُنکے شاگرد مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی اور اُن کے باقی جنود نے کافر قرار دیا ہے کیا وہ حقیقت میں کافر ہے؟ خدا کے نزدیک اس کا کیا حال ہے؟ تب اس کے جواب میں (اگر ہم محی الدین کے الہام کو سچا سمجھ لیں) خدا نے فرمایا اِنَّ فِرۡعَوۡنَ وَھَامَانَ وَجُنُوۡدَھُمَا کَانُوۡا خَاطِئِیۡنَ۔ پس ہم اس الہام کے یہ معنے کریں گے کہ اس الہام میں خدا تعالیٰ نے دو مولویوں کو جو تکفیر کے بانی تھے فرعون اور ہامان قرار دیا اور فرمایا کہ وہ دونوں اور اُن کے متبعین تکفیر میں خطا پر تھے اور استعارہ کے رنگ میں سب سے اوّل کفر کا فتویٰ دینے والے کو فرعون قرار دیا اور جس نے استفتاء لکھا تھا اس کو ہامان ٹھہرا دیا اور باقی ہزار ہا مولوی وغیرہ جو پنجاب اور ہندوستان میں ان کی اس تکفیر میں پیرو ہوئے اُن کو ان کا لشکر قرار دیا۔ اگر مولوی محی الدین بد قسمت نہ ہوتا تو یہ معنے بہت صاف تھے کیونکہ فرعون اور ہامان کا طریق انہیں لوگوں نے اختیار کیا تھا جو بغیر تحقیق کے مجھے نابود کرنے کے درپے ہو گئے اور میرے پر ایک طوفان برپا کر دیا تھا اور اِس پر ایک اور دلیل یہ ہے کہ براہین میں آج سے چھبیس 26 برس پہلے ان دونوں صاحبوں کو بطور پیشگوئی کے فرعون اور ہامان کہا گیا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے صفحہ 510 و 511 میں یہ عبارت ہے۔ وَاِذۡ یَمۡکُرُ بِکَ الَّذِیۡ کَفَرَ - اَوۡقِدۡ لِیۡ یَا ھَامَانُ لَعَلِّیۡۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤی اِلٰہِ مُوۡسٰی وَاِنِّیۡ لَاَظُنُّہٗ مِنَ الۡکَاذِبِیۡنَ- تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّتَبَّ- مَا کَانَ لَہٗۤ اَنۡ یَّدۡخُلَ فِیۡہَاۤ اِلَّا خَائِفًا...... ترجمہ یاد کر وہ زمانہ جبکہ ایک فرعون تجھے کافر ٹھہرائے گا اور اپنے رفیق ہامان کو کہے گا کہ تو تکفیر کی آگ بھڑکا دے یعنی ایسا تیز فتویٰ لکھ کہ لوگ اُس فتوے کو دیکھ کر اُس شخص کے دشمن جانی ہو جائیں اور کافر سمجھنے لگیں تا کہ میں دیکھوں کہ اس موسیٰ کا خدا اس کی کچھ مدد کرتا ہے یا نہیں اور میں تو اس کو جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ ابی لہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے جن سے اُس نے فتویٰ لکھا تھا اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا اُس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے...... اب اس جگہ آنکھ کھول کر دیکھ لو کہ خدا نے مجھے اس جگہ موسیٰ ٹھہرایا اور مستفتی اور مفتی کو فرعون اور ہامان ٹھہرایا اور مولوی محی الدین نے تو یہ الہام 1312ھ میں ظاہر کیا جیسا کہ اُن کے خط کی تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے۔ پس بموجب مقولہ مشہورہ کہ اَلۡفَضۡلُ لِلۡمُتَقَدِّمِ زیادہ اعتبار کے لائق یہی الہام ہے پھر اس کی تائید میں میری کتاب ازالۃ الاوھام کے صفحہ 855 میں ایک اور وحی الٰہی ہے اور وہ یہ ہے نُرِیۡدُ اَنۡ نُّنَزِّلَ عَلَیۡکَ اَسۡرَارًا مِّنَ السَّمَآءِ وَنُمَزِّقُ الۡاَعۡدَآءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَنُرِیۡ فِرۡعَوۡنَ وَھَامَانَ وَجُنُوۡدَھُمَا مَا کَانُوۡا یَحۡذَرُوۡنَ۔ یعنی ہم ارادہ کرتے ہیں کہ تیرے پر آسمانی نشان نازل کریں گے اور اُن سے دشمنوں کو ہم پیس ڈالیں گے اور فرعون اور ہامان اور اُن کے جنود کو ہم وہ اپنے کرشمہ قدرت دکھائیں گے جنکے ظہور سے وہ ڈرتے تھے اب دیکھو اس جگہ بھی خدا تعالیٰ نے اوّل المکفرین کا نام فرعون اور ہامان رکھا اور یہ کتاب 1891ء میں چھپی ہے۔ پس یہ الہام بھی محی الدین کے الہام سے چار برس پہلے ہے کیونکہ اُن کے خط میں جس میں یہ الہام ہے 1312 ہجری لکھا ہے اور یہ 1891ء میں۔ پس جو مقدّم ہے اس کی رعایت مقدّم ہے اور مولوی محی الدین صاحب کے خط میں بتصریح موجود ہے کہ انہوں نے مجھے فرعون قرار دیا ہے اور اخویم حکیم نور دین صاحب کو ہامان قرار دیا ہے آپ موسیٰ صفات بنے ہیں مگر یہ تعجب کی بات ہے کہ فرعون اور ہامان تو اب تک زندہ ہیں اور موسیٰ اس جہان سے گذر گیا۔ چاہئے تھا کہ الہامی تشبیہ کو پورا کرنے کے لئے ہمیں ہلاک کر کے مرتے مگر یہ کیا ہوا کہ آپ ہی ہلاک ہو گئے۔ کیا کوئی اس کا جواب دے سکتا ہے۔ منہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 367، حاشیہ)

مولوی عبد الرحمٰن محی الدین نے جو اپنے الہام کی بنا پر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ من ذالک فرعون اور حاجی الحرمین فاضل اجل حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو ہامان قرار دیا، سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکا جو جواب دیا اور آپؑ کا انعامی چیلنج انشاء اللہ ہم اگلے شمارہ میں پیش کرینگے۔ (منصور احمد مسرور) ☆☆

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا

(سورۃ الفرقان: 64)

ترجمہ: اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں "سلام"

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر10622: مَیں ارادت احمد اعزاز ولد مکرم اقبال احمد ضمیر، تاریخ پیدائش 19.11.91، پیدائشی احمدی، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، ساکن فلک نما حیدر آباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جون 2022 وصیت کرتا ہونکہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار کی ماہانہ آمد 18000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہونکہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مزمل احمد صاحب العبد: ارادت احمد اعزاز گواہ: شگفتہ تنظیم

مسل نمبر10623: مَیں ادیبہ صدف بنت مکرم ایم۔اے۔ مجیب احمد، زوجہ مکرم ارادت احمد، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 29 اپریل 1998 پیدائشی احمدی، ساکن فلک نما حیدر آباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔(1) حق مہر ایک لاکھ روپے وصول شد۔(2) ہار طلائی وزن 60 گرام، 24 کیریٹ۔(3) ہار طلائی 20.5 گرام 22 کیریٹ۔(4) دو چوڑیاں طلائی 30 گرام 22 کیریٹ (5) دو چوڑیاں طلائی 15 گرام 22 کیریٹ (6) انگوٹھی طلائی 10 گرام 22 کیریٹ (7) پازیب نقرئی 60 گرام میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار /500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: خلیدہ بیگم الامۃ: ادیبہ صدف گواہ: ارادت احمد اعجاز

مسل نمبر10624: مَیں نسیم احمد ولد مکرم مشتاق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی ملازم، تاریخ پیدائش 8 جنوری 1991ء، پیدائشی احمدی، ساکن سعید آباد حیدر آباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/مئی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ فی الحال خاکسار کی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 14000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فیض احمد مبارک العبد: نسیم احمد گواہ: غلام طیّب احمد خان

مسل نمبر10625: مَیں محمد ریان غوری ولد مکرم محمد مجیب غوری صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم، تاریخ پیدائش 12 دسمبر 1998ء سنٹرل ہائٹس ریڈ ہلس حیدر آباد، پیدائشی احمدی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/مئی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے جب بھی حاصل ہوگی اطلاع دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: غلام طیّب احمد خان العبد: محمد ریّان غوری گواہ: رفیق احمد بیگ

مسل نمبر10626: مَیں ریحانہ بانو بنت مکرم فضل محمد صاحب، زوجہ مکرم اسماعیل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، عمر 57 سال، پیدائشی احمدی، ساکن شاہ گنج جلال کوچہ حیدر آباد تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/مئی 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور 22 کیرٹ وزن دو تولے یعنی 20 گرام، حق مہر: مبلغ /21000 روپے جو شوہر کے ذمہ ہے اسکے علاوہ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار /300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: غلام طیّب احمد خان الامۃ: ریحانہ بانو گواہ: رفیق احمد بیگ

مسل نمبر10627: مَیں رئیس احمد ولد مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ذاتی میڈیکل نرسنگ ہوم، تاریخ پیدائش 20 اکتوبر 1978ء، تاریخ بیعت 2011ء ساکن رکھشہ پورم کالونی حیدر آباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/مئی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رفیق احمد غوری العبد: رئیس احمد گواہ: غلام طیّب احمد خان

مسل نمبر10628: مَیں لئیقہ ثمرین بنت مکرم رفیق احمد غوری، زوجہ مکرم رئیس احمد، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 18 مئی 1990ء، پیدائشی احمدی، ساکن رکھشہ پورم کالونی حیدر آباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 مئی 2022 وصیت کرتی ہونکہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور 6.5 تولے 22 کیرٹ، حق مہر پچاس ہزار روپے بذمہ شوہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہونکہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہونگی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رئیس احمد صاحب الامۃ: لئیقہ ثمرین گواہ: غلام طیّب احمد خان

مسل نمبر10629: مَیں امتہ الرؤف بنت غلام نثار احمد خان صاحب مرحوم، زوجہ مکرم امتیاز احمد خان، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی ملازم، تاریخ پیدائش 5 اپریل 1981ء، پیدائشی احمدی، ساکن موسیٰ باولی حسینی علم حیدر آباد، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/مئی 2022 وصیت کرتی ہونکہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ آبائی جائیداد ایک مکان بمقام فلک نما جسکی تقسیم عمل میں آنا باقی ہے۔ حق مہر: مبلغ تیس روپے بذمہ شوہر۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہونکہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہونگی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: غلام طیّب احمد خان الامۃ: امتہ الرؤف گواہ: رفیق احمد بیگ

مسل نمبر10630: مَیں ندرت لئیق بنت مکرم سیّد لئیق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم، تاریخ پیدائش 23 جولائی 2004ء، پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ناصر آباد قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07/جون 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پانچ مرلہ کا پلاٹ ننگل باغبانہ میں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار /200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سیّد لئیق احمد الامۃ: ندرت لئیق گواہ: کلیم احمد

مسل نمبر10631: مَیں عبد الحلیم ولد مکرم عبد الرحیم صاحب، تاریخ پیدائش 4 نومبر 1999ء، پیدائشی احمدی، قوم احمدی مسلمان، طالبعلم، ساکن محلہ مسرور قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 جون 2022 وصیت کرتا ہونکہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار کی آمد ماہانہ جیب خرچ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہونکہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد الرحیم العبد: عبد الحلیم گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر10632: مَیں فوزیہ رحیم بنت مکرم عبد الرحیم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم، تاریخ پیدائش 31 اکتوبر 1996ء، پیدائشی احمدی، ساکن محلہ مسرور قادیان ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/جون 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار /1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: عبد الرحیم الامۃ: فوزیہ رحیم گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر10633: مَیں حفاظت احمد ولد مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم، عمر 37 سال، پیدائشی احمدی، قوم احمدی مسلمان، پیشہ درزی، ساکن محلہ طاہر قادیان ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ 31/مئی 2022 وصیت کرتا ہونکہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائیداد یہ ہے (1) مکان شاملاٹ زمین میں ساڑھے 6 مرلہ میں تعمیر ہے جو بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ خاکسار کی ماہانہ آمد 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہونکہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مکرم داؤد احمد ناصر صاحب العبد: حفاظت احمد گواہ: مکرم ظہیر احمد بھٹی صاحب

مسل نمبر10634: مَیں Heena بنت مکرم خورشید احمد صاحب زوجہ مکرم حفاظت احمد صاحب قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 7 جولائی 1992، پیدائشی احمدی، ساکن محلہ طاہر قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 مئی 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کان کے کانٹے 2 جوڑی طلائی اندازاً ایک تولہ 22 کیرٹ، حق مہر 50000 روپے خاوند کے ذمہ ہے۔ اسکے علاوہ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حفاظت احمد صاحب الامۃ: Heena گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر10635: مَیں فرحانہ پروین بنت مکرم محمد عبد اللہ صاحب، زوجہ مکرم سلیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 21 ستمبر 1996، پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ننگل باغبانہ قادیان گورداسپور پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اگست 2018ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات: (1) تین جوڑی کان کی بالیاں (2) دو انگوٹھیاں (3) ناک کے کوکے تمام زیورات وزن ایک تولہ 22 کیرٹ۔ حق مہر 55000 روپے بذمہ خاوند۔ اسکے علاوہ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار /500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سلیم احمد الامۃ: فرحانہ پروین گواہ: ظہیر احمد بھٹی

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 30 - June - 2022 Issue. 26

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے کی مہمات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24؍جون 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ، اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی مہمات کا ذکر ہو رہا تھا۔ ساتویں مہم کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن سعید بن عاص کے لئے جھنڈا باندھا اور ان کو شام کے سرحدی علاقے ہمپتین کی طرف بھیجا۔ حضرت خالد بن سعید بن عاص کا تعارف یہ ہے کہ آپ کا نام خالد اور کنیت ابوسعید تھی۔ حضرت خالد بہت ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ بعض کا بیان ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور آپ تیسرے یا چوتھے مسلمان تھے۔ حضرت خالد کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ یہ ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ آگ کے کنارے پر کھڑے ہیں اور ان کا باپ انہیں اس میں گرانے کی کوشش کر رہا ہے اور آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کمر سے پکڑے ہوئے ہیں کہ کہیں آپ آگ میں گر نہ جائیں۔ حضرت خالد اس پر گھبرا کر بیدار ہوئے اور کہا اللہ کی قسم یہ خواب سچا ہے۔ چنانچہ حضرت خالد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس کی طرف بلاتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی طرف بلاتا ہوں جو اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے اور یہ کہ تم اُن پتھروں کی پوجا چھوڑ دو جو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ کون اُن کی پوجا کرتا ہے اور کون نہیں کرتا۔ اس پر حضرت خالد نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خالد کے اسلام لانے پر بہت خوش ہوئے۔

جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی تو حضرت خالد بن سعید بھی ان کے ساتھ چلے گئے۔ حضرت خالد غزوہ خیبر کے زمانہ میں حبشہ سے حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ غزوہ خیبر میں شریک نہیں ہوئے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں ان کو بھی حصہ دیا۔ اس کے بعد فتح مکہ غزوہ حنین طائف اور تبوک وغیرہ سب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔ آپ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے اس محرومی پر ہمیشہ متاسف رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ آپ کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگوں کو ایک ہجرت کا شرف حاصل ہوا اور تم کو دو ہجرتوں کا۔ کاتبین وحی میں حضرت خالد بن سعید بن عاص کا نام بھی آتا ہے۔ حضرت خالد بن سعید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے صدقات وصول کرنے پر مقرر فرمایا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آپ اسی منصب پر رہے۔

حضرت ابوبکر نے جب مرتدین کی سرکوبی کے لئے جھنڈے باندھے تو ایک جھنڈا حضرت خالد بن سعید کے لئے بھی باندھا اور انہیں تیماء جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اور اطراف کے لوگوں کو اپنے سے ملنے کی دعوت دینا اور صرف ان لوگوں کو قبول کرنا جو مرتد نہ ہوئے ہوں اور کسی سے لڑائی نہ کرنا سوائے اس کے جو تم سے لڑائی کرے یہاں تک کہ میرے احکام پہنچ جائیں۔ حضرت خالد نے تیماء میں قیام کیا اور اطراف کی بہت سی جماعتیں ان سے آملیں۔ رومیوں کو مسلمانوں کے اس عظیم الشان لشکر کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے زیر اثر عربوں سے شام کی جنگ کے لئے فوجیں طلب کیں۔ حضرت خالد نے رومیوں کی تیاری اور عرب قبائل کی آمد کے متعلق حضرت ابوبکر کو مطلع کیا۔ حضرت ابوبکر نے جواب لکھا کہ تم پیش قدمی کرو۔ ذرا مت گھبراؤ اور اللہ سے مدد طلب کرو۔ حضرت خالد یہ جواب ملتے ہی دشمن کی طرف بڑھے اور جب قریب پہنچے تو دشمن پر کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ سب اپنی جگہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ حضرت خالد دشمن کے مقام پر قابض ہو گئے۔ اکثر جو لوگ حضرت خالد کے پاس جمع تھے مسلمان ہو گئے۔ اس کامیابی کی اطلاع حضرت خالد نے حضرت ابوبکر کو دی۔ حضرت ابوبکر نے لکھا کہ تم آگے بڑھو مگر اتنا آگے نہ نکل جانا کہ پیچھے سے دشمن کو حملہ کرنے کا موقع مل جائے۔ حضور انور نے فرمایا: کتب تاریخ سے حضرت ابوبکر کے دور میں مرتدین کے خلاف حضرت خالد بن سعید کی کارروائیوں کا صرف اتنا ہی ذکر ملتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آٹھویں مہم مرتد باغیوں کے خلاف حضرت طریفہ بن حاجز کی تھی۔ حضرت ابوبکر نے ایک جھنڈا حضرت طریفہ بن حاجز کے لئے باندھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ بنوسلیم اور بنوہوازن کا مقابلہ کریں۔ حضرت ابوبکر نے خلیفہ مقرر ہونے کے بعد حضرت طریفہ بن حاجز کو سلیم کے ان عربوں پر جو اسلام پر قائم تھے والی بنایا تھا۔ یہ مخلص اور جوشیلے کارکن تھے۔ انہوں نے ایسی مؤثر تقریریں کیں کہ بنو سلیم کے بہت سے عرب ان سے آملے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ سلیم کی یہ حالت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان میں سے بعض مرتد ہو گئے اور کفر کی طرف لوٹ گئے اور ان کے بعض افراد اپنے قبیلے کے امیر معن بن حاجز یا بعض کے نزدیک ان کے بھائی طریفہ بن حاجز کے ساتھ اسلام پر ثابت قدم رہے۔ حضرت عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ بنوسلیم کا ایک شخص حضرت ابوبکر کے پاس آیا۔ اسے فجاء کہا جاتا تھا اس کا نام ایاس بن عبداللہ تھا۔ اس نے کہا کہ میں مسلمان ہوں میں ان لوگوں کے خلاف جہاد کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ارتداد اختیار کر لیا ہے۔ آپ مجھے سواری عطا کیجئے اور میری مدد کیجئے۔ حضرت ابوبکر نے اس کو سواری دی اور اسلحہ دیا اور دس مسلمان ہتھیاروں سے مسلح ان کے ساتھ کر دیئے۔ فجاء اپنے قبیلے کی طرف چلا اور راستے میں مرتد عربوں کو اپنے ساتھ ملاتا رہا۔ جب اس کی جمعیت بڑھ گئی تو اس نے پہلے اپنے مسلمان ساتھیوں کو قتل کیا اور ان کا سب مال لوٹ لیا پھر اس نے غارت گری شروع کر دی کبھی اس قبیلے پر چھاپہ مارتا کبھی اس قبیلے پر۔ حضرت ابوبکر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت طریفہ بن حاجز کو لکھا کہ تم اپنے پاس موجود مسلمانوں کو ساتھ لے کر جاؤ اور اسے قتل کر دو یا گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو۔ حضرت طریفہ بن حاجز اس کے مقابلے پر گئے۔ دونوں گروہوں کی آپس میں مڈھ بھیڑ ہوئی حضرت طریفہ نے فجاء کو گرفتار کر کے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت طریفہ کو حکم دیا کہ اسے بقیع میں لے جاؤ اور آگ میں جلا ڈالو۔ حضور انور نے فرمایا: یہ سلوک اس لئے اس سے کیا گیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ یہی سلوک کرتا رہا تھا۔

نویں مہم مرتد باغیوں کے خلاف حضرت علاء بن حضرمی کی تھی۔ حضرت ابوبکر نے ایک جھنڈا حضرت علاء بن حضرمی کو دیا اور ان کو بحرین جانے کا حکم دیا۔ حضرت علاء بن حضرمی کا تعارف یہ ہے کہ آپ کا تعلق یمن کے علاقہ حضرموت سے تھا۔ دعوت اسلام کے آغاز میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط ارسال فرمائے تو منذر بن ساوا حاکم بحرین کے پاس خط لے جانے کی خدمت حضرت علاء بن حضرمی کے سپرد ہوئی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بحرین کا عامل مقرر فرما دیا۔ حضرت علاء بن حضرمی نے جب انہیں دعوت اسلام دی تو منذر بن ساوا نے اسلام قبول کر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات تک حضرت علاء بحرین کے عامل رہے۔ بعد میں حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں بھی اسی عہدے پر قائم رہے اور حضرت عمر نے بھی اپنی خلافت میں انہیں اسی کام پر مقرر کئے رکھا یہاں تک کہ حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کی وفات ہو گئی۔ حضرت علاء مستجاب الدعوات مشہور تھے۔ قبولیت دعا کے متعلق ان کے بارے میں مختلف روایات آتی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ کہا کرتے تھے ان کی خوبیوں اور قبولیت دعا کے بارے میں میں ان سے بڑا متاثر ہوں۔

بحرین کے جو حالات ہیں اس کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ بحرین شاہان حیرہ کی عملداری میں تھا اور شاہان حیرہ کسریٰ بادشاہوں کے ماتحت تھے۔ حیرہ اسلام سے پہلے شاہان عراق کی تخت گاہ تھی۔ بحرین کے ساحلی اور تجارتی شہروں میں مخلوط آبادی تھی۔ ساحلی شہروں کے عقب میں تین بڑے قبیلے اور ان کی بہت سی شاخیں آباد تھیں۔ ایک بکر بن وائل دوسرا عبدالقیس اور تیسرا ربیعہ۔ قبیلہ عبدالقیس کا دو وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک وفد پانچ ہجری میں جس میں تیرہ یا چودہ افراد شامل تھے اور دوسرا وفد نو ہجری میں جس میں چالیس افراد شامل تھے۔ بحرین کے علاقہ حجر کے فارسیوں عیسائیوں اور یہودیوں نے نہایت ناگواری سے جزیہ دینا منظور کیا تھا۔ بحرین کی باقی بستیاں اور شہر غیر مسلم رہے اور یہ لوگ جب بھی موقع ملتا وقتاً فوقتاً بغاوت کرتے رہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد قبیلہ عبدالقیس ثابت قدم رہا اور ارتداد کی وبا ان تک نہ پہنچی۔ باقی عرب اور غیر عرب سب نے مدینہ کا اقتدار ختم کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ لی۔ ایرانی حکومت نے ان کی حوصلہ افزائی کی اور بغاوت کی کمان ایک بڑے عرب لیڈر منذر بن نعمان کو سونپ دی۔ کسریٰ نے منذر بن نعمان کو خلعت سے نوازا اور تاج پہنایا اور ایک سو گھڑ سوار دیئے اور مزید سات ہزار پیادے اور سوار دیئے اور اسے قبیلہ بکر بن وائل کے ہمراہ بحرین جانے کا حکم دیا۔ سب سے پہلے انہوں نے قبیلہ عبدالقیس کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ لہٰذا طاقت کے زور سے انہیں زیر کرنا چاہا۔ عبدالقیس قبیلے کے لوگ اپنے سردار حضرت جاروت بن معلّٰی کے پاس چار ہزار کی تعداد میں اپنے حلیفوں اور اپنے غلاموں کے ہمراہ اکٹھے ہوئے اور قبیلہ بکر بن وائل اپنے نو ہزار ایرانیوں اور تین ہزار عربوں کے ساتھ ان کے قریب ہوئے۔ پھر فریقین کے درمیان شدید جنگ ہوئی اور قبیلہ بکر بن وائل کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ پھر انہوں نے دوسری مرتبہ شدید قتال کیا۔ اس مرتبہ عبدالقیس کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ اسی طرح وہ ایک دوسرے سے انتقام لیتے رہے اور ان کے درمیان کئی دنوں تک جنگ جاری رہی یہاں تک کہ بہت سے لوگ قتل ہو گئے اور عبدالقیس قبیلے کے عوام نے بکر بن وائل سے امن کی درخواست کی۔ عبدالقیس نے جان لیا کہ اب وہ بکر بن وائل کے خلاف کوئی طاقت نہیں رکھتے چنانچہ انہوں نے شکست کھائی یہاں تک کہ وہ حجر کی سرزمین میں اپنے جواسہ نامی قلعہ میں محصور ہو گئے۔ بنوبکر بن وائل نے اپنے ایرانی لوگوں کے ساتھ پیش قدمی کی اور ان کے قلعہ تک پہنچ گئے اور ان کا محاصرہ کر لیا اور خوراک ان سے روک لی۔

جب حضرت ابوبکر کو عبدالقیس کی حالت کا علم ہوا تو آپ کو شدید غم پہنچا۔ آپ نے حضرت علاء بن حضرمی کو طلب فرمایا اور لشکر کی کمان ان کے سپرد کی اور دو ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ بحرین کی طرف عبدالقیس کی مدد کے لئے روانگی کا حکم دیا اور ہدایت فرمائی کہ عرب کے قبائل میں سے جس قبیلے کے پاس سے تم گزرو تو اسے بنوبکر بن وائل سے جنگ کی ترغیب دلانا کیونکہ وہ ایران کے بادشاہ کسریٰ کے مقرر کردہ منذر بن نعمان کے ساتھ آئے ہیں۔ انہوں نے یعنی اس بادشاہ نے اس کے سر پر تاج رکھا ہے اور اللہ کے نور کو مٹانے کا ارادہ کیا ہے اور اولیاء اللہ کو قتل کیا ہے۔ پس تم لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے ہوئے روانہ ہو جاؤ۔ حضرت علاء بن حضرمی حضرت ابوبکر کے حکم کی تعمیل میں روانہ ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا باقی حصہ انشاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔

......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad